

تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

التاریخ الکامل للعلاسی بن الحسن بن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الوہاب الشیبانی
المعروف بابن الاثیر الجعفی الملقب بعماد الدین جلالہ

جس میں ابتدا سے خلقت اور انبیاء الہود اور اقسام عرب و عجم کا، عربی و فارسی و خلیفہ سے راشدین و سنی اس سے
بنی عباس اور غیر تمام روئے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین کا بیان شدہ ہے کہ کتاب
اسے شیعہ و سنیوں کے واسطے لکھا گیا ہے کہ وہ اپنی اپنی کچاس جلدوں میں یہ کتاب ختم ہوگی

جلد دوم

میں میں حضرت برحق علی علیہ السلام سے لیکر تمام انبیاء اور سلاطین بنی اسرائیل کا بیان حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی وفات تک کا اور غیر شاہان ایران و روم و افریقہ و ہندوستان اور مال و اوقاف و عہدہ و کچاس

ادب کا

موسیٰ محمد عبد العزیز خان صاحب ستون رام پور نے ترجمہ ہر شے علم و فنون سرکار نظام

سے

عربی سے اردو کے سلیس میں ترجمہ کیا

اس طبع مضیہ اگر ہمیں باہتمام محمد قادر علی خان صاحب فی حیا

۱۵۰۱ھ مطابق ۱۳۲۰ھ

تایخ عروج الاسلام

ترجمہ

التایخ الکامل للعلامة ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکرم بن عبد الوہد اشعری

المعروف بابن الاثیر الجوزی الملقب بعماد الدین حرالد

جس میں ابتدا سے خلقت اور انبیاء و اقسام عرب و عجم کا نبی صلعم و خلفائے راشدین و بنی امیہ
بنی عباس اور نیز تمام روئے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین کا بیان ۳۸۸ حصہ تک کا
ایسے مشحون و مبسط سے لکھا گیا ہو کہ تقریباً ایسی ایسی پچاس جلدوں میں یہ کتاب ختم ہوگی

جلد دوم

جس میں ختم سے پہلے اسلام سے لیکر تمام انبیاء اور سلاطین بنی اسرائیل کا بیان حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی وفات تک کا اور نیز شاہان ایران و توران و چین و مصر و یابل و یونان و اقوام عرب کا بیان
اور جس کا

مولوی محمد عبدالغفور خان صاحب متوطن رام پور نے ترجمہ سرشتہ علوم و فنون سرکار نظام
نے

عربی سے اردو سے سلیس میں ترجمہ کیا

اور مطبع مفیدم اگرہ میں باہتمام محمد قادر علی خان صفوری چھپا

۱۹۰۱ء مطابق ۱۳۱۸ھ

فہرست مضامین تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

تاریخ کامل مصنفہ علامہ ابن الاثیر الجزری

جلد دوم

صفحہ	مضمون	صفحہ	فقہہ	مضمون	فقہہ
	بچے ایک سال قتل ہوئے اور	۳		فہرست مضامین ہذا - - -	
	دوسرے سال نون اور حضرت	۱۹		دیباچہ مترجم - - - -	
۲۵	ہارون اور موسیٰ کی پیدائش	۲۱		اصل کتاب - - - -	
	حضرت موسیٰ کی مان کا حضرت	۴		حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ	
"	موسیٰ کو دریا میں ڈال دینا۔			نسب اور ان کے زمانہ کی حواشی	
	فرعون کی بی بی آسیہ کا حضرت	۵		حضرت موسیٰ کی عمر اور ان کے مان باپ	۱
	موسیٰ کو دریا سے نکالنا اور			بی بی اور ان کا فرعون اور ان کے	
	فرعون سے سفارش کر کے	۲۱		مددگار حضرت ہارون - - -	
۲۷	اونین قتل سے بچانا۔	۲۲		فرعون کا بنی اسرائیل کو بچو کہ قتل کرنا	۲
	حضرت موسیٰ کی مان کا اپنے	۶		فرعون کا حکم کہ بنی اسرائیل کے	۳

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
	حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت	۱۳	بیٹے کی آنا مقرر ہونا اور فرعون کا	
	شعیب کا اوسے حضرت موسیٰ	۲۷	اور مین اپنا بیٹا کرنا۔۔۔۔۔	
۳۶	کو دینا۔۔۔۔۔		حضرت موسیٰ کا فرعون کی ڈاڑھی	۷
	حضرت موسیٰ کا اپنی بی بی کو لیکر	۱۴	کسوٹنا اور اوس کا بیچ کرنے کا	
	مدین سے روانہ ہونا اور سر دی		حکم دینا کہ حضرت موسیٰ کے ہاتھ	
	میں آگ کی تلاش میں نکلنا اور	۲۸	جلالینہ پر او مین چھوڑ دینا۔۔	
۳۷	ایک عجیب آگ دکھانا۔		حضرت موسیٰ کا ایک اسرائیلی	۸
	حضرت موسیٰ کے ساتھ آگ	۱۵	کی حمایت میں ایک قطبی کو قتل کرنا۔	۲۹
	میں سے خدا کا بامین کرنا اور		اس اسرائیلی کا غلطی سے حضرت	۹
	عصا اور یہ بھینا کا معجزہ دیکھ		موسیٰ کو قاتل بیان کرنا اور اون کا	
	اور مین فرعون پاس جانے کا	۳۱	مص سے بھاگنا۔۔۔۔۔	
	حکم دینا اور اون کی درخواست پر		حضرت موسیٰ کا راستہ کی لکھنا	۱۰
۳۸	حضرت ہارون کو ہی اون کا شریک کرنا	۳۲	جھیل کر مدین پہنچنا۔۔۔۔۔	
	حضرت موسیٰ کا مصر جانا اور حضرت	۱۶	حضرت موسیٰ کا شعیب کی بیٹیوں	۱۱
۳۹	ہارون کو اپنے ساتھ لینا۔۔۔		کے جانوروں کو پانی پلانا اور اون	
	حضرت موسیٰ اور ہارون کا فرعون	۱۷	کے گھر جانا۔۔۔۔۔	
	پاس جانا اور حضرت موسیٰ کا عصا اور	۱۸	حضرت شعیب کا اپنی بیٹی سے	۱۲
۴۰	یہ بھینا کا معجزہ اوسے دکھانا۔۔	۳۴	حضرت موسیٰ کا نکاح کرنا۔۔۔۔۔	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	نفرہ
۵۸	لیکڑ فرعون کے ملک کو لوٹنا۔	۲۵	حضرت موسیٰ کو تبلیغ رسالت میں نرمی کا	۱۸
۱۴	حضرت موسیٰ کا نصرت لینے کے لئے	۲۵	سکھ اور فرعون کا اونگی ایذا کا ارادہ کرنا۔	۱۹
۱۵	کوہ طور پر روزہ رکھ کر جانا۔ - -	۲۶	حضرت موسیٰ کا اور ساحرون کا مقابلہ	۲۰
۲۸	سامری کا بنی اسرائیل کے لوٹکے	۲۸	اور حضرت موسیٰ کا غالب رہنا۔ -	۲۱
۵۹	زمیور سے گوسالہ بنانا اور بنی اسرائیل	۲۸	ساحرؤں کا حضرت موسیٰ پر ایمان لانا اور فرعون	۲۲
۵۹	کا اوسے پوجنا۔ - - -	۲۹	کا نوین فرعون اور اسکی بی بی کو قتل کرنا	۲۳
۲۹	گوسالہ کی پرستش کی نسبت حضرت	۵۰	آسیہ کا حضرت موسیٰ پر ایمان لانا اور	۲۴
	موسیٰ اور خدا تعالیٰ کی گفتگو اور	۵۱	فرعون کا اوسے بھی قتل کرنا۔ - - -	۲۵
	حضرت موسیٰ کا خدا کو دیکھنے کی	۵۱	فرعون کا بنی اسرائیل کو تنگ کرنا اور حضرت	۲۶
۴۱	درخواست کرنا مگر نہ دیکھنا۔	۵۲	موسیٰ کا اوسمیں تسلی دینا۔ - -	۲۷
۳۰	حضرت موسیٰ کا تختیاں لانا اور	۵۳	خدا تعالیٰ کا فرعونین پر عذاب کا	۲۸
	بچھڑے کی عبادت کی وجہ سے	۵۵	نازل کرنا مگر بہرہی اون کا ایمان لانا	۲۹
۴۲	حضرت ہارون پر غصہ کرنا اور سامری	۵۶	حضرت موسیٰ کا مصر میں بنی اسرائیل کو لیکر	۳۰
	کو نکالنا اور بچھڑے کو جلا کر سپیک بنانا	۳۱	سبانا اور دریابی نیل کے پار پہنچنا	۳۱
۳۱	گوسالہ پرستی کی سزا میں قتل اور پھر	۵۷	فرعون کا اور اوس کے ساتھیوں کا	۳۲
۴۳	خطا کا مساف ہونا۔ - - -	۳۲	دریابی نیل میں غرق ہونا۔	۳۳
	حضرت موسیٰ کا ستر آدمیوں کو	۳۳	بنی اسرائیل کی بتوں کے پرستش	۳۴
	لیکڑ میقات پر جانا اور ان لوگوں		کی آرزو اور یوشع اور کالب کا فوج	

صفحہ	مضمون	فقہہ	صفحہ	مضمون	فقہہ
۴۲	حضرت ہارون کی وفات -	۳۷	۴۴	کا خدا کی بابتیں سننا اور مرکز پر جی اٹھنا	۳۳
	حضرت موسیٰ علیہ السلام			بنی اسرائیل کا موسیٰ کی شریعت کے	
	کی وفات			ماننے سے انکار اور پھر خوف سے	
	حضرت موسیٰ کی آندھپی کے آنے	۳۸		قبول کرنا اور حضرت موسیٰ کے	
	سے وفات اور یوشع پر اون کے		۴۵	چھوڑ کا نور -	
	قتل کا الزام اور دوسری روایت			ایک اسرائیلی کا اپنے بنی عم کو	۳۴
	حضرت یوشع کی نبوت کے حصد			مار کر کسی دوسرے پر دعویٰ کرنا اور	
۴۳	سے اون کا مرنا -			قاتل کی تحقیقات کے لئے	
	حضرت موسیٰ کی وفات کی نسبت	۳۹		الدنالی کا ایک گامی فوج کروانا	
۴۵	دوسری دو روایتیں -		۴۶	اور مقتول کا زندہ ہو کر قاتل کو بتانا -	
	حضرت موسیٰ کی عمر اور اون کا	۴۰		بنی اسرائیل کے وہ حالات	
۴۶	زمانہ اور یوشع کی نبوت -			جو تیرہ مین گزرے اور حضرت	
	یوشع بن نون علیہ السلام			ہارون کی وفات	
	اور مدینۃ الجبارین کی فتح			حضرت موسیٰ کا ارادہ اریحا پر قبضہ کرنا	۳۵
	اس باب میں اختلاف ہے کہ اریحا	۴۱	۴۹	اور وہاں جاسوس بھیج کر خبر لگانا -	
۴۷	کو موسیٰ نے فتح کیا یا یوشع نے			بنی اسرائیل کا اریحا پر حملہ کر نیسے	۳۶
	حضرت موسیٰ کی چڑھائی جبارین	۴۲		انکار اور بیابان مصر میں بے شکتا پہنا	
	پر اور لعجم کا بنی اسرائیل پر بددعا		۷۰	اور حضرت موسیٰ کا عجب کو قتل کرنا -	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
۹۷	نام اور مدت حکومت - اشموئیل اور طالوت کا ذکر	۹۲	حضرت الیاس علیہ السلام حضرت الیاس کی نبوت اور انخاب	۵۴
۹۹	بنی اسرائیل کی دعا سے اشموئیل بنی کاپیدا ہونا - - -	۹۳	بادشاہ کامومن ہو کر بت پرست ہو جانا انخاب کی بی بی کا الیک مومن ہمسایہ	۵۵
۱۰۰	حضرت اشموئیل کی نبوت اور اون کا بنی اسرائیل کا منظم مقرر ہونا - - -	۹۴	کو قتل کر کے اوسکا باغ لے لینا حضرت الیاس کی قوم کی بت پرستی	۵۶
۱۰۱	جالوت کا ظلم اور بنی اسرائیل کی فوج بادشاہ کے لئے اور اشموئیل کا طاوٹ	۹۵	اور اون پر غلط کی مصیبت اور الیاس کا فرشتہ صفت بننا اور اون کے	
	کو بادشاہ کرنا اور تابوت سکینہ کا بنی اسرائیل کو ملنا اور اون پر حجاج کا	۹۶	شاگرد یسع - - -	
۱۰۲	حکم ہونا - - -	۹۷	حضرت یسع علیہ السلام کی نبوت اور بنی اسرائیل سے	
	طاوٹ کا بنی اسرائیل کو لیکر جالوت کے مقابلہ کو جانا اور بنی اسرائیل	۹۸	تابوت سکینہ کا چہن جانا حضرت یسع کی نبوت اور تابوت	۵۷
۱۰۳	کے اکثر آدمیوں کا میدان جنگ سے ہباگ جانا اور باقیوں کا	۹۹	سکینہ کی حقیقت اور اوس کی بکرت بنی اسرائیل سے تابوت کا چہن جانا	۵۸
	میدان مین حجار ہنا - - -	۱۰۰	اور اون کی حکومت کا تزلزل اور اون مین نبوت کا پھر قائم ہونا - -	
	حضرت داؤد اور اون کی نبوت کی نشانیاں اور اون کا جالوت کو مارنا	۱۰۱	اشموئیل بنی ملک اسرائیل کو حکام کے	۵۹

صفحہ	مضمون	فقہہ	صفحہ	مضمون	فقہہ
۱۱۲	عورت سے نکاح - - -			طاہوت کا داؤد کو بیٹی دینا اور سلطنت	۶۵
	فرشتوں کا حضرت داؤد سے ایک سوال	۷۱		مین شریک کر لیا مگر حسد سے ان کے	
۱۱۳	پیش کرنا اور انہیں اپنی خطا پر متنبہ ہونا		۱۰۶	قتل کے درپے ہونا اور نو کا بھاگنا	
	حضرت داؤد کی دعا کا اس کو اپنے گناہ	۷۲		طاہوت کا اعلیٰ کو قتل کرنا اور ظلم کی مذمت	۶۶
	کی مغفرت کے لئے اور اوس کا			سے رونا اور توبہ کے قبول ہونیکے	
۱۱۳	قبول ہونا - - - -		۱۰۷	لئے جہاد کر کے مرجانا - - -	۶۷
	حضرت داؤد کے بیٹے ایشاک کی	۷۳		حضرت داؤد کی بادشاہی	
۱۱۶	بنیاد اور اوس کا قتل - -			حضرت داؤد کی بادشاہی اور اون کی	۶۷
	بیت المقدس کی تعمیر		۱۰۹	خوش الحامی اور عبادت - - -	
	اور حضرت داؤد کی وفات		۱۱۰	الیہ والون کا بندہ ہونا - - -	۶۸
	حضرت داؤد کا بیت المقدس کی	۷۴		حضرت داؤد کی آزمائش اور یا	
	حکیم تجویز کر کے اوس کی تعمیر کی			کی بی بی کے ذریعے	
۱۱۷	ابتدا کرنا اور سلیمان کا اوس سے بنانا			حضرت داؤد کے اوقات کی تقسیم	۶۹
	حضرت داؤد کی وفات اور اون	۷۵		اور بیبیون کی تعداد اور اللہ تعالیٰ سے	
۱۱۸	کی اولاد اور عمر وغیرہ - - -			اون کا اپنے آزمائے کی درخواست	
	سلطنت سلیمان بن داؤد		۱۱۱	کرنا - - - -	
	علیہ السلام			داؤد کا اور یا کی بی بی پر فریفتہ ہونا	۷۰
	حضرت سلیمان کی سلطنت اور جنوں	۷۶		اور اور یا کا قتل اور داؤد کا اوس کی	

صفحہ	مضمون	فقہہ	صفحہ	مضمون	فقہہ
۱۲۷	اور اوس کی خبر لاکر سلیمان کو دینا		۱۱۹	یوون ہوا اور پندون کا اونکا تابع ہونا	
	حضرت سلیمان کا بلقیس کو اطاعت	۸۴		بکریوں سے ایک کہیت کے	۷۷
	کے لئے لکھنا اور اوسکا سلیمان			نقصان میں حضرت داؤد کا فیصلہ اور	
۱۲۹	کو تحفہ بھیجنا۔			حضرت سلیمان کی رائے سے اوس	
	بلقیس کا حضرت سلیمان کے پاس	۸۵	//	میں اصلاح۔	
	آنا اور ایک شخص کا بلقیس کے			سلیمان کے عادات اور ہوا کا اون	۷۸
۱۳۰	تخت کو سلیمان کے پاس لے آنا		۱۲۱	کی اطاعت کرنا۔	
	حضرت سلیمان کا بلقیس سے	۸۶		سلیمان اور بلقیس کا قصہ	
۱۳۱	شیش محل میں ملاقات کرنا۔			بلقیس کے نسب کا ٹیک معلوم	۷۹
	حضرت سلیمان اور بلقیس کے نکاح	۸۷	//	نہ ہونا۔	
۱۳۲	کی روایتیں۔			بلقیس کے باپ کا جنات میں پہنچنا	۸۰
	سلیمان کا اپنی بی بی جبروہ			اور اونکی بیٹی سے بیاہ کرنا اور بلقیس	
	کو باپ پر چڑھائی کرنا اور جبروہ سے		۱۲۲	کی پیدائش کی جو بیٹھی گمانی۔	
	نکاح اور اون کے گھر میں		۱۲۵	بلقیس کا بادشاہ ہونا۔	۸۱
	بت پرستی اور اون کے			بلقیس کے کثرت لشکر کی جو بیٹھی	۸۲
	خاتمہ کا مہو جانا اور پھر اون کی		۱۲۶	روایتیں۔	
	حکومت واپس ہونا			حضرت سلیمان کے ہرہ کی غیر حاضری	۸۳
	سلیمان کا جبروہ کو بکرا کر لانا اور نکاح	۸۸		اور اوس کا بلقیس کے بیان جانا	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	نفرہ
۱۳۱	نہ ہونے کا ثبوت	۹۴	دیوون کا ویک کے لئے مٹی پانی	
۱۳۲	لاکروٹیا۔	۱۳۳	کرنا۔	
۱۳۲	دیوون پر سلیمان کے زمانہ میں سختی	۸۹	آصف کا سلیمان کو بت پرستی کی	
۱۳۲	اور سلیمان کی عمر وغیرہ۔		خبر دینا اور سلیمان کا اللہ تعالیٰ کی جناب	
۱۳۲	کیقتباد کے بعد فارس کو	۱۳۵	میں توبہ کرنا۔	
۱۳۲	بادشاہ	۹۰	صحرا یعنی کا سلیمان کی مہر لکیر بادشاہ	
۱۳۲	کیکاؤس کا بادشاہ ہونا اور اپنی بیٹی		ہونا اور سلیمان کا چھلیان ڈھونا اور	
۱۳۲	سیاوش کو افراسیاب سے لڑنے	۱۳۶	اپنا پیٹ پانا۔	
۱۳۳	کے لئے بھیجنا۔	۹۱	صحرا کی نسبت بنی اسرائیل کا شہر اور	
۱۳۳	سیاوش کا افراسیاب سے لڑنے		اوس کا باگنا اور خاتم دریا میں ڈالنا	
۱۳۳	کو جاننا مگر کیکاؤس کے خلاف		اور سلیمان کا چھلی کے پیٹ سے	
۱۳۳	اوس سے جا ملنا اور اوس کی بیٹی	۱۳۷	نکا لکراؤ سے پہننا اور بادشاہ ہونا	
۱۳۳	سے بیاہ کرنا۔		حضرت سلیمان کی وفات	
۱۳۳	افراسیاب کا سیاوش کو قتل کرنا	۹۲	دیوون کا سلیمان کے لئے مکانات	
۱۳۳	اور کنیہہ کو کلید ہونا اور کیکاؤس کا		بنانا اور ایک دخت کا اون کی	
۱۳۳	رستم اور موس کو انتقام کے لئے	۱۴۰	موت کی خبر دینا۔	
۱۴۵	بھیجنا۔	۹۳	سلیمان کی وفات اور جنون کا غیب	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	فقہہ
۱۵۱	ہونہار جسم وایا داسا کی پادشاہی - - - - -	۱۳۶	کیکاؤس کے لئے جنوں اور دیوتا کا مسخر ہونا اور آسمان پر چڑھنا اور اس کی حکومت میں ضعف کا آنا اور میں پر جانا اور وہاں قید ہونا اور رستم کا اوسے چھڑانا - - - - -	۹۹
۱۵۲	اسا بن افیا اور رخ ہندی (یا راجہ ہند) کی لڑائی بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں کا ہند میں آنا اور بیان کے ایک راجہ کو اس پر چڑھ کر لے جانا - - -	۱۳۷	کیخسرو بن سیاوش بن کیکاؤس کی پادشاہی	۱۰۰
۱۵۳	اسا کا جناب باری میں دعا کرنا اور غیب سے مدد کا وعدہ ہونا -	۱۳۸	کیخسرو کا بادشاہ ہونا اور سیاوش کے انتقام کے واسطے تلوس کو افراسیاب پر بھیجا اور فرود کا قتل اور ایرانوں کی شکست - - - - -	۱۰۱
۱۵۴	رخ اور اسا کی لڑائی اور ہندی فوج کی بالکل تباہی - - - - -	۱۳۹	کیخسرو کی افراسیاب پر کمر چڑھائی اور افراسیاب کی شکست اور گرفتار ہو کر قتل ہونا - - - - -	۱۰۲
۱۵۵	عزلیا اور یو اسش اور غوزیا اور یوشام اور زرقیا کی بادشاہی - -	۱۴۰	کیخسرو کا سلطنت ترک کر کے غائب ہوجانا اور لہر سپ کا بادشاہ ہونا -	۱۰۳
۱۵۶	حضرت شعیبا اور بنی اسرائیل کا وہ بادشاہ جو اون کے وقت میں تھا اور سحراب کا بنی اسرائیل پر جانا	۱۴۱	بنی اسرائیل کا حال حضرت یسوع بنی اسرائیل کی سلطنت کے دو کٹرے	۱۰۴
۱۵۷	بنی اسرائیل کے دو مرتبہ بڑے بڑے	۱۴۲		۱۰۵

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	فقہ
	بخت نصر کا بنی اسرائیل حملہ	۱۵۷	فساد کرنے پر اون کی سزا۔۔۔	
	بخت نصر کا زمانہ اور اوس کے	۱۱۵	صدقہ پر سنجاریب کی لشکر کشی اور	۱۰۹
۱۵۶	ابتدائی حالت کی ایک کہانی۔	۱۵۸	اوس کے لشکر کا غارت ہونا۔۔۔	
	بخت نصر فقیر کا باو شاہ بابل کے	۱۶۰	اسی قصہ کی دوسری روایت۔۔۔	۱۱۰
	جاسوس کے ساتھ شام کو جانا اور		حرم قیام و منشا و امون و پوشیا و	۱۱۱
۱۶۷	وہاں کی خبریں لاکر بادشاہ کو دینا		یا ہوا حاز و یو یا تمیم و یو یا حین و صد قیا	
	قدس پر بخت نصر کی چڑھائی کی	۱۶۱	کی بادشاہی۔۔۔۔۔	
۱۶۸	ظاہری وجہ۔۔۔۔۔		شعبان بنی کا ایک وخت میں گھر جانا	۱۱۲
	بنی اسرائیل کی معصیت اور اللہ تعالیٰ	۱۶۲	اور بنی اسرائیل کا اوسے چہر ڈالنا۔	
	کا ارباب بنی کے ذریعہ سے انہیں		لہر اپ اور اوس کے بیٹے	
	وڑانا مکران کا معاصی سے باز		بشتاسب (یا گشتاسب)	
۱۶۹	رہنا۔۔۔۔۔		کی بادشاہی اور زروشت	
	فرشتہ کا حضرت ارباب کے	۱۱۹	کا نظاہر ہونا۔	
	پاس آنا اور اوتکا بنی اسرائیل پر		لہر اپ کی بادشاہی اور بلخ شہر	۱۱۳
۱۷۱	بد و عا کرنا۔۔۔۔۔		کا بسانا اور اوس کی سلطنت کی عظمت	
	بخت نصر کا بیت المقدس کو خراب	۱۲۰	زروشت کا ظہور اور بشتاسب کا اوسکا	۱۱۴
	اور بنی اسرائیل کو گرفتار کر کے بابل		معتقد ہونا اور دین مجوس کا رواج	
۱۷۳	کو لیجانا اور ارمیا کی عمر بڑی ہونا۔	۱۶۳	اور کتاب استا و زند۔۔۔۔۔	

صفحہ	مضمون	فقہ	صفحہ	مضمون	فقہ
۱۸۴	کامد لوٹ آنا اور نزار کی پیدائش		۱۴۱	بخت نصر کا خواب اور دانیال کا اوس	
	بشتاسپ اور اوس کے		۱۴۲	کی تعبیر بتانا۔	
	زمانہ کے واقعات اور اوس کے		۱۴۳	بخت نصر کا دانیال وغیرہ اسرائیلیوں	
	باپ لہراسپ کا قتل			کی عزت کرنا اور بابلیوں کا خستہ اور	
	بشتاسپ اور جزاسپ کی لڑائی	۱۴۹		بخت نصر کی موت ایک مچھر کے	
۱۸۵	اور ترکون کی شکست۔		۱۴۵	ذریعہ	
	بشتاسپ کا اسفندیار کو قید کر کے	۱۳۳	۱۴۷	دانیال کی وفات۔	
	گوشہ نشین ہو جانا اور جزاسپ کا		۱۴۲	بنی اسرائیل کی واپسی شام کو اور بیت المقدس	
	حملہ بشتاسپ پر۔	۱۸۴	۱۴۸	کی تعمیر۔	
	اسفندیار کا قید سے نکل کر جزاسپ کو	۱۳۱		حضرت ارمیا کا اور اون کے گدھے	۱۴۵
۱۸۷	وضع اور قتل کرنا اور توران پر قبضہ		۱۴۹	کا سو برس تک مکر رہنے پر زندہ ہونا۔	
	رستم کا اسفندیار کو قتل کرنا اور بشتاسپ	۱۳۲		عزیز کا زندہ ہونا اور از سر نو قوت بن کر	۱۴۶
	کی موت اور ایک اسرائیلی کا اوس کے		۱۸۱	بنی اسرائیل کو دینا۔	
۱۸۸	پاس جانا۔			بخت نصر کی چڑھائی عرب پر	
	ایام کی کاوس سے بہمن			بخت نصر کا عربوں کو انبار اور حبشہ	۱۴۷
	بن اسفندیار کے زمانہ تک		۱۸۳	مین بسانا اور معد بن عدنان کا حراج جانا	
	مین کے بادشاہ			بخت نصر کی چڑھائی نجد اور حجاز پر اور	۱۴۸
	یاسر مین کے بادشاہ کا وادی	۱۳۳		عدنان سے لڑائی اور معد بن عدنان	

صفحہ	فقہہ	مضمون	صفحہ	فقہہ	مضمون
۲۰۰	۱۸۱	سکندر کو کام ایران اور ہندوستان میں اور اسکے	۱۸۹	۱۸۱	الرحل تک جانا اور وہاں پہلا بنا کر نصب کرنا
	۱۸۲	چین کو بادشاہ کا سکندر پاس آنا اور ایک لکھ		۱۸۲	تبع اسعد ابو کرب اور چین تک اوسکی
۲۰۱		مجلس چلے گیا اور پہلی قوت دکھا کر دینا	۱۹۰		چڑھائی کے لئے بے سرو بار وایت
۲۰۲	۱۸۳	ذوالقرنین کا باج و حاجہ کو دیکھ کر اسطو و باج		۱۹۰	اروشیر ہمن اور اوسکی مٹی ہمائی
	۱۸۴	سکندر کا تجلیات کی تلاش میں جانا اور وہاں	۱۹۲	۱۳۵	اروشیر ہمن اور اوس کی حکومت -
۲۰۵		پہنچا اور حضرت خضر کا تجلیات پنا -		۱۹۲	ہمائی بنت ہمن کی سلطنت اور
	۱۸۵	سکندر کی وفات - - -	۱۹۳		دارا کا بادشاہ ہونا - - -
	۱۸۶	سکندر کی موت پر دانشمندی کے		۱۹۳	بیت المقدس کے خراب رہنے کی
۲۰۶		نقصیت آمیز اور عبرت انگیز اقوال -	۱۹۴		مدت کی تعداد - - - - -
۲۰۹	۱۸۷	لڑائی میں سکندر کی جلال کیا ان مردانوں کا		۱۹۴	دارا اکبر اور دارا اصغر اور
۲۱۱	۱۸۸	اپنی قدیم دشمنوں کو دوست بنانے کی تدبیر		۱۹۴	ذوالقرنین کے حال کیساتھ
	۱۸۹	سکندر کا اسطو کی راعی سے ایران میں		۱۹۴	اوس کی ہلاکت کی کیفیت
۲۱۲		طوائف الملوکی کروینا - - - - -		۱۹۴	دارا کی بادشاہی اور اوس کی خوش
		سکندر کو بعد اسکی قوم میں کنی بادشاہ	۱۹۵		انتظامی اور دارا ابن دارا کی بد انتظامی
۲۱۳	۱۹۰	سکندر کو بعد یونان کے بادشاہ بطلمیوس		۱۹۵	سکندر ذوالقرنین
۲۱۴	۱۹۱	شام میں رومیوں کی حکومت کا آغاز		۱۹۵	سکندر اور اوس کا دارا کو خراج دیجنا
		سکندر کو بعد فارس کو بادشاہ	۱۹۶		اور دارا اور سکندر کی مراسلت
		جنہیں ملوک طوائف کہتے ہیں	۱۹۸		دارا اور سکندر کی لڑائی اور دارا کا قتل

صفحہ	مضمون	فقہہ	صفحہ	مضمون	فقہہ
	بنی بی مریم کا پیدا ہونا اور حضرت زکریا کے پاس اون کا بیت المقدس میں	۱۵۸	۲۱۴	سکندر کے بعد فارس میں طوائف کو	۱۵۲
۲۲۲	حضرت زکریا کی اولاد کی درخواست پر فرشتہ کا اونہیں بھیجی کے پیدا ہونے کی بشارت دینا اور اوس کی نشانی بتانا	۱۵۹	۲۱۵	سوا و عراق میں سکندر کے بعد کربا و شاہ اشک بن اشکان کی حکومت انطیجنس کو قتل کر کے اشک کا اور	۱۵۳
۲۲۳	حضرت یحییٰ کی پیدائش اور اون کا زہر اور عبادت اور خوف خدا۔۔۔	۱۶۰	۲۱۶	پہر شاہ پور کا بادشاہ ہونا۔۔۔	۱۵۴
۲۲۵	ہیرودس بادشاہ بنی اسرائیل کا حضرت یحییٰ کو قتل کرنا۔۔۔	۱۶۱		گورز کی بادشاہی	
۲۲۷	حضرت یحییٰ کے قتل بچت نصر کی چڑھائی بنی اسرائیل پر اور اس روایت کی غلطی۔۔۔	۱۶۲		گورز کا بیت المقدس کو خراب کرنا اور بلاش کے زمانہ میں روسیون کا فارس پر چڑھنا اور شکست کھانا اور قسطنطنیہ کی آبادی۔۔۔	۱۵۵
۲۲۸	گورز کی بیت المقدس پر چڑھائی اور حضرت یحییٰ کے خون کا جوش قتل سے فرو ہونا۔۔۔	۱۶۳	۲۱۷	اشکانی بادشاہوں کی مدت حکومت اور اون کے نام۔۔۔	۱۵۶
۲۳۰	بنی اسرائیل میں دو بڑی بے فسادوں کی مکران میں خبر اور اون کا زمانہ۔۔۔	۱۶۴	۲۱۸	ملوک الطوائف کے زمانہ کو واقعات حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم اور یحییٰ ابن زکریا علیہ السلام حنا اور ایشاع اور حسنہ کا حامل ہونا اور بچے کو محرم کرنا۔۔۔	۱۵۷
۲۳۲			۲۲۱		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	فقہ
۲۴۰	عمل کی مدت - - -	۱۴۰	حضرت زکریا کا متل	۱۶۵
۲۴۱	بی بی مریم کا روزہ کے وقت ایک کھجور کے دخت کے پاس چلا جانا۔ - - -	۱۴۱	حضرت زکریا کا خوف سے باگنا اور ایک دخت میں گس جانا اور بنی اسرائیل کا اذنین چیر کر مارنا۔	۲۳۵
۲۴۲	حضرت عیسیٰ کے پیدا ہونے پر اسرائیلیوں کا بی بی مریم کو مطعون کرنا	۱۴۲	حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت و نبوت اور اخیر وقت تک کے حالات	۱۶۶
۲۴۳	یوسف بنمار کا مریم اور اون کے بچے کو مسخر لہجنا۔ - - -	۱۴۳	حضرت مسیح کی پیدائش کا زمانہ اور اون کی اور اون کی مانیم کی عمر وغیرہ۔ - - -	۲۳۶
۲۴۴	حضرت عیسیٰ کی ولادت سے شیا طین کی حالت۔ - - -	۱۴۴	مریم کا یوسف سے منسوب ہونا اور ساتھ ساتھ رہنا اور فرشتہ کا ایک تالاب پر آکر اون میں حاملہ کرنا۔	۲۳۷
۲۴۵	بی بی مریم کے مسخر جانے کا سبب حضرت مسیح کی نبوت اور اون کے بعض معجزات	۱۴۵	یوسف کا مریم کے حاملہ ہونے پر پریشان ہونا اور مریم سے اس کا حال پوچھنا۔ - - -	۲۳۸
۲۴۶	حضرت عیسیٰ کا بے دیکھے چور کو بتانا اور خالی مشکون میں شراب پیدا کرنا۔ - - -	۱۴۶	زکریا کی بی بی کے حمل کا مریم کے حمل کو سمجھ کرنا اور مریم کے	۱۶۷
۲۴۷	حضرت عیسیٰ کا ایک مقتول کو زندہ کرنا۔ - - -	۱۴۷		
۲۴۸	کرنا۔ - - -	۱۴۸		

صفحہ	مضمون	فقہہ	صفحہ	مضمون	فقہہ
۲۵۴	سخ ہو جانا۔ - - -			حضرت عیسیٰ کا ایک ہی رنگ	۱۷۷
	حضرت مسیح کا آسمان پر اٹھ جانا		۲۴۸	سے مختلف رنگوں کے کپڑے رنگنا۔	
	اور اپنی ماں کے پاس آنا			حضرت مسیح کی نبوت اور مریضوں	۱۷۸
	اور پھر آسمان پر چلا جانا		۲۴۹	کا علاج کرنا اور ان کے حواری۔۔	
	یہودیوں کا حضرت مسیح اور اون کی	۱۸۳		حضرت عیسیٰ کا زمین سے روٹی	۱۷۹
	ماں پر تہمت لگانا اور عیسیٰ کا آسمان پر اٹھنا			پانی نکالنا اور چنگا دہ کی موت میں	
۲۵۵	اور کسی کا اون کی صورت بنکر مصلوب ہونا			جان ڈالنا اور اندھوں کو رہیوں کو	
	حضرت عیسیٰ کا موت سے ڈرنا اور جہنم	۱۸۴		اچھا کرنا اور عازر اور ایک عورت	
۲۵۶	سے دعا چاہنا اور اون پر نیند کا غلبہ		۲۵۰	اور سام اور عزیر اور یحییٰ وغیرہ کا زندہ	
	حضرت عیسیٰ کے ایک حواری کا	۱۸۵	- - - -	کرنا۔	
	انکار اور ایک حواری کا انہیں بکڑھانا			مائدہ کا نازل ہونا	
	اور یہودیوں کا حضرت عیسیٰ کو دھوکہ دینا			حضرت عیسیٰ کی دعا سے خوان	۱۸۰
۲۵۷	اور شخص کو صلیب پر چڑھانا اور قتل کرنا		۲۵۲	کا آسمان سے نازل ہونا۔۔	
	حضرت عیسیٰ کا اپنی ماں کے پاس	۱۸۶		مائدہ کے انکار سے لوگوں کا	۱۸۱
	آسمان سے اُتر کر آنا اور حواریوں کو			خنزیر کی صورت بن جانا اور حضرت	
۲۵۸	رسول کر کے ملک میں بھیجا۔			مسیح اور اون کے حواریں کا دوسری	
	یہودیوں کا حواریوں کو تکلیف دینا اور	۱۸۷	۲۵۳	نہ کہنا۔۔۔۔	
۲۵۹	ہیروڈس کا انہیں بچانا اور نصرانی ہو جانا			مائدہ سے امیروں کا انکار اور صورت	۱۸۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حادثہ اومصلیٰ

جلد اول اور اس جلد دوم میں اونیز جلد ہوم کو چند صفحات میں جو شخص بیان ہوئی ہیں وہ وہی ہیں کہ جس کی بنا اکثریات قرآنہ اور احادیث نبویہ پر۔ یا جو بیون اور اہل کتاب کو قدیم زمانہ کی گمانیان اور حکایات ہیں اور بت باتیں انہیں ایسی ہی بیان لگتی ہیں۔ کہ جو مافوق العادت ہیں عقل سلیم انہیں باور نہیں کر سکتی اور کج کل کو تاریخی مذاق والے ان کو کچھ پہنچے ہے کچھ لطف نہیں اڑھا سکتے۔ اس کو مناسب تو یہی تھا کہ میں اون دونوں جلدوں کو نہ چھاپتا۔ مگر چونکہ آئندہ کتاب کا بیان ان کو دیکھنے بغیر کچھ بے لطف ہو جاتا۔ اور جب کسی کے ہاتھ میں جلد ہوم آتی تو وہ فوراً پہلے جلد اول اور دوم کو دیکھنے کی خواہش کرتا۔ اس لئے اس کتاب کو ایک نہایت خفیل حصہ کے مترک کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اور اس کو سونپنا ہیذا ناظرین کر دیا۔

سوامی کے مسلمانوں کا ایک بڑا حصہ ایسا ہی ہے۔ کہ جو ایسی طرح انبیاء اللہ کی حالات پر سن ہو اور جو کہ موجب حسرت اور باعث بکا آخری تصور کرتا ہے۔ اور ان کو بڑے بڑے اخلاقی فوائد اہل اسلام کو حاصل ہو تو ہیں۔ فی الواقع کو کہ یہ قصہ کہانیاں اور چند مافوق العادت باتیں ہیں۔ مگر جو اخلاقی اور روحانی فوائد کو قریب ہو تو ہیں وہ نہایت بڑا ہیں۔ کوئی اون کو انکار نہیں کر سکتا۔ پہر اسی کے ساتھ یہی ہے۔ کہ انہیں قصہ کہانیوں میں تاریخ کر ایسے ہم واقعات ہی منہج ہیں۔ کہ جو اپنا بعد کی دنیا کو واقعات منوعہ اور انقلابات عظیمہ کا سبب ہو تو ہیں۔ اون کو کسی ایسی تاریخ کا جیسی کہ یہ کتاب ہے خالی نہ ہوا ظہر ہو جانے کے برابر ہے اس لئے ان دونوں جلدوں کو چھاپنا نہ مناسب بلکہ سخت ضروری تھا۔

ہیں طبقہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر ایسی ہی ان قصص و حکایات کا چھاپنا ہی ضروری تھا تو سمیرا کی حواشی مفید لگائی جانی چاہئے تھیں جن سے ان کا مافوق العادت ہونا منہج ہو جاتا۔ اور تاریخی مذاق والے انہیں پسند کرنے لگتے اور یہ قصہ کہانیاں واقعات حقیقیہ بنکر نہایت دلچسپ اور پر لطف ہو جاتے۔ سمین شک نہیں کہ اگر محنت کو ادا کیجاتی تو یہ امر ممکن تھا مگر جس قدر محنت میں یہ حواشی اور نوٹ اوس پر لگانے کا جانی اوجی تھا محنت میں ایک جدید اور عمدہ مستقل کتاب ہی طیار

ہو سکتی تھی۔ جس کا ان حواشی سے مکمل معاوضہ کر دینا ناممکن تھا۔ دوسری یہ کہ اگرچہ اس طرح کام کرنا چاہیوں تو جو کام اصل کتاب کو ترجیح کا یہی نہ شروع کیا ہو اور اس کا ختم کرنا بالکل دشوار ہو جائے۔ اس لیے میں نے بعینہ اصل کا ترجمہ ہی کر دینا مناسب تصور کیا۔ اور اس اصلاح کو دوسری اہل علم پر جو اسکے لئے مجھے بہ جبار بڑا کھلائیق میں محمول کر دیا۔ بہر حال تیسری جلد کے چند صفحات کو سوا آئندہ یہ قصبے اب نہیں ہرین۔ تیسری جلد کی تاریخ شروع ہو گئی ہے اور وہ ہی حالات باقی تمام کتاب میں لکھے گئے ہیں جو حقیقت دنیا میں واقع ہوئے ہیں یا ہو کرے ہیں۔

میں نے اس کتاب کو مضامین کو فقرات میں جدا جدا لکھا ہے۔ اور ان فقرات پر نمبر لگا کر ان کو مضامین کا خلاصہ ہی بوج کر دیا ہے جس سے واقعات کو اسباب و نتائج اور مفید ایسے ہی کمال ایجاز و اختصار معلوم ہوتے ہیں۔ اور کتاب کے مضامین ایک آئینہ کی طرح روشن ہو گئے ہیں۔ اور جو عبارتیں اصل کتاب کی پوری پوری مفصل نہیں ہیں اور بعض جگہ مسئلہ اور پیچیدہ طور پر بیان کی گئی ہیں ان کو مطالب ہی اکثر اونسے سمجھ میں آجاتے اور ان کی تفصیل و تشریح بھی ہو جاتی ہے ناظرین کو چاہیے کہ کتاب کو پڑھتے وقت خلاصہ کو ہی ضرور دیکھ لیا کریں۔

اس کتاب کو چھاپ کر شہر کریمین میں حتی الامکان نہایت جلدی کر رہا ہوں۔ روپے کی قلت کے سبب سے دیر ہوتی ہے تاہم میری جو حالت اس وقت ہے اس سے یہ امید ہے کہ اگر کوئی جدید سوانح پیش نہ آگئے تو کل کتاب دو سال کی مدت میں چھپ کر طبع ہو جائیگی۔ آئندہ کسی کام کا پورا کرنا فاعل حقیقی کی یہ قدرت میں ہے جو وہ چاہے گا وہ ہی ہوگا۔ آخر پر میں شمس العلماء مولوی سید علی صاحب بلگرامی بی۔ اے۔ بی۔ ایل مسٹر سرشتہ تعمیرات و آبپاشی و سرشتہ ریلوے و سرشتہ صفائی و سرشتہ معدنیات و سرشتہ علوم و فنون کا شکر یاد آگئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جن کو سایہ عاطفت و گرمین میری اوقات بسر ہی ہوتی ہے اور اپنے مفوض سرکاری کام انجام دینے کے بعد اس قدر فرصت مل جاتی ہے کہ میں اس کتاب کی تکمیل میں اپنی اوقات کسی قدر صرف کر سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جناب ممدوح کو جزا و خیر عطا فرمائے۔

محمد عبید العفور خان رامپوری

ہشمان ۱۳۱۸ھ ہجری



حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ اور نسب اور ان کے زمانہ کے حوادث

۱۔ حضرت موسیٰ کی سوا اور ان کے مان باب بی بی اور ان کا نسب
بن یعقوب بن لاوی بن قاہت بن لاوی بن یعقوب بن اسمعیل

بن ابراہیم ہے۔ اور لاوی حضرت یعقوب کے ۸۵ برس کی عمر میں پیدا ہوا تھا۔ اور قاہت
لاوی کی ۴۶ برس کی عمر میں پیدا ہوا تھا۔ اور قاہت کا بیٹا یصھر تھا۔ اور یصھر کا بیٹا
عمران جب پیدا ہوا ہے تو اس کی عمر ساٹھ برس کی تھی۔ اور اس کی کل عمر ۴۷ برس کی تھی
اور عمران کے شتر برس کی عمر میں حضرت موسیٰ پیدا ہوئے اور عمران کی کل عمر ۱۳۷ برس
کی ہوئی تھی۔

حضرت موسیٰ کی مان لوماندہ تھی اور ان کی بی بی صفورا بنت شعیب علیہ السلام تھی۔ اور
ان کے زمانہ میں مصر کا فرعون قابوس بن مصعب بن معاویہ تھا جو یوسف ثانی کے زمانہ میں

تھا۔ اور اس فرعون کی بی بی کا نام آسیہ بنت مزاحم بن عبید بن الریان بن الولید تھا۔ اور یہ ریان حضرت یوسف اول والا فرعون تھا۔ اور بعض یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ یہ فرعون کی بی بی بنی اسرائیل میں سے تھی۔ پہر جب حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ کے یہاں سے نڈائی تو اونہیں معلوم ہوا کہ قابوس مصر کا فرعون مر گیا۔ اور اوس کا بھائی ولید بن معب اوس کا جانشین ہوا۔ اس کی بڑی عمر ہوئی تھی۔ اور قابوس سے بھی زیادہ ظالم اور بدکار تھا۔ اس لیے حضرت موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ وہ اور ہارون دونوں اوس کے پاس رسول ہو کر جائیں کہتے ہیں۔ کہ اس ولید نے آسیہ سے اپنے بھائی کے بعد نکاح کر لیا تھا۔

پھر حضرت موسیٰ فرعون کی طرف حضرت ہارون کے ساتھ رسالت پر گئے۔ ان واقعات کے سلسلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ کی پیدائش سے اسی برس بعد بنی اسرائیل مصر سے نکلے ہیں۔ پھر وہ وہاں سے گزر کر اور دریا کو عبور کر کے تیہ میں پہنچے۔ اور وہاں سے وہ جس وقت حضرت یوشع بن نون کے ساتھ نکلے ہیں تو چالیس برس گورے تھے۔ اس طرح حضرت موسیٰ کی پیدائش سے اون کی وفات تک ایک سو تیس برس ہوئے ہیں یعنی حضرت موسیٰ کی ایک سو تیس برس کی عمر ہوئی ہے۔

۲۔ فرعون کا بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کرنا۔ حضرت ابن عباس وغیرہ کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص کی باتیں دوسرے کی باتوں میں داخل ہو گئی ہیں۔ جب حضرت یوسف نے وفات پائی۔ اور اون کے زمانہ کا پادشاہ مر گیا۔ اور اوس کے بعد مصر میں فرعون یکے بعد دیگرے تخت نشین ہوتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو بڑھایا تو اس زمانہ میں ہمیشہ وہ فرعونوں کے ماتحت رہے۔ مگر جو اون کا دین حضرت یوسف اور یعقوب اور اسحاق اور ابراہیم نے مقرر کر دیا تھا اوس پر چلتے تھے۔ اور اسلام کو مانتے

تے۔ پھر جب حضرت موسیٰ کا فرعون ہوا۔ جو اس کا بڑا ہی نافرمان اور اپنے ماسبقونین سے سب سے زیادہ بد زبان اور بڑی عمر والا تھا۔ اور جس کا نام ولید بن مصعب بتاتے ہیں تو اس نے بنی اسرائیل کو بڑی ایذا دینا شروع کی۔ اور اونہیں غلام بنالیا۔ اور ان پر بڑی مصیبت ڈال دی۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ کہ وہ اونہیں اس بلا سے نجات دے۔ تو حضرت موسیٰ بڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اونہیں رسول کیا۔ حضرت موسیٰ کی ولادت سے پہلے فرعون نے ایک خواب دیکھا تھا۔ کہ ”بیت المقدس کی طرف سے ایک آگ آئی ہے۔ اور مصر کے تمام مکانات پر پھیل گئی ہے۔ اور اوس سے قبلی جل رہے ہیں۔“ مگر بنی اسرائیل کو اوس سے کچھ نقصان نہیں پہنچا ہے۔ بلکہ مصر والوں کے گم تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔ اس واسطے اوس نے اپنے ساحرون اور مجمون اور کاهنون کو بلایا۔ اور ان سے اپنے خواب کی تعبیر پوچھی۔ اونہوں نے کہا۔ کہ اس شہر یعنی بیت المقدس سے جہان سے بنی اسرائیل آئے ہیں ایک شخص نکلے گا اور اوس کے ہاتھ سے مصر کی تباہی ہوگی۔ اس لیے فرعون نے حکم دیدیا۔ کہ بنی اسرائیل کے جو بچے پیدا ہوں اوس میں سے لڑکے ذبح کر دے جائیں اور لڑکیاں رکھ لی جائیں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ کا زمانہ قریب آیا۔ تو فرعون کے پاس اوس کے منجم و ستارہ شناس آئے اور کہا۔ کہ ہلکو معلوم ہوا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کا زمانہ بیت نزدیک آگیا ہے وہ تیرا ملک چھین لے گا اور تیرے اوپر غالب ہو جائے گا۔ اور تیرے دین کو بدل دیگا۔ اس لیے اوس نے حکم دیدیا تھا کہ بنی اسرائیل کے بچے مار ڈالے جب یا کریں۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	فقہ
۲۵۴	سخ ہو جانا۔ - - -	۲۴۸	حضرت عیسیٰ کا ایک ہی رنگ سے مختلف رنگوں کے کپڑے رنگنا۔	۱۷۷
	حضرت مسیح کا آسمان پر اٹھ جانا اور اپنی ماں کے پاس آنا اور پھر آسمان پر چلا جانا	۲۴۹	حضرت مسیح کی نبوت اور رضیوں کا علاج کرنا اور ان کے حواری۔۔	۱۷۸
	یہودیوں کا حضرت مسیح اور اون کی ماں پر بت لگانا اور عیسیٰ کا آسمان پر اٹھنا اور کسی کا اون کی صورت بنکر مصلوب ہونا	۱۸۳	حضرت عیسیٰ کا زمین سے روٹی پانی لگانا اور چنگا در کی موت میں جان ڈالنا اور اندھوں کو ڈھیروں کو	۱۷۹
۲۵۵	حضرت عیسیٰ کا موت سے ڈرنا اور جو ان میں سمیوعا چاہتا اور اون پر نیند کا غلبہ	۱۸۴	اچھا کرنا اور عازر اور ایک عورت اور سام اور عزیر اور یحییٰ وغیرہ کا زندہ	
۲۵۶	حضرت عیسیٰ کے ایک حواری کا انکار اور ایک حواری کا انہیں بکڑنا اور یہودیوں کا حضرت عیسیٰ کو دھوکہ دینا ایک اشخص کو صلیب پر چڑھانا اور قتل کرنا	۱۸۵	کرنا۔ - - - - مائدہ کا نازل ہونا	۲۵۰
	حضرت عیسیٰ کا اپنی ماں کے پاس آسمان سے اتر کر آنا اور جو ایون کو رسول کر کے ملک میں بھیجا۔ -	۱۸۶	حضرت عیسیٰ کی دعا سے خوان کا آسمان سے نازل ہونا۔ - -	۲۵۱
۲۵۷	یہودیوں کا حواریوں کو تکلیف دینا اور ہیرودس کا انہیں بچانا اور نصرانی ہو جانا	۱۸۷	مائدہ کے انکار سے لوگوں کا خنزیر کی صورت بن جانا اور حضرت مسیح اور اون کے حواریں کا دوسرے	۲۵۲
		۲۵۳	نہ کہنا۔ - - - -	۱۸۰
۲۶۰		۱۸۷	مائدہ سے امیروں کا انکار اور صورت	۱۸۱
				۱۸۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حادثہ اومصلیٰ

جلد اول اور اس جلد دوم میں اور نیز جلد سوم کو چند صفحات میں جو قصص بیان ہوئے ہیں وہ وہی ہیں کہ جس کی بنا اکثریات قرآنہ اور احادیث بخوبی پرہی۔ یا مجوسوں اور اہل کتاب کو قدیم زمانہ کی کہانیاں اور حکایات ہیں اور بہت باتیں انہیں ایسی ہی بیان لگتی ہیں۔ کہ جو مافوق العادت ہیں عقل سلیم انہیں باور نہیں کر سکتی اور ان کی کلامی مذاق و لہجہ اور لہجہ ہنس سے کچھ لطیف نہیں اوشا سکتے۔ اس سے مناسب یہی تھا کہ میں اون دونوں جلدوں کو نہ چھاپتا۔ مگر چونکہ آئندہ کتاب کا بیان اون کو دیکھنے کے لئے بے لطف ہو جاتا۔ اور جب کسی کے ہاتھ میں جلد ہو آتی تو وہ فوراً پہلے جلد اول اور دوسری کو دیکھنے کی خواہش کرنا۔ اس لئے اس کتاب کی ایک نہایت نفیس حصہ کہ متروک کرنا مناسب نہ تھا۔ اور اس کو بے نیاز ہونا ناظرین کو دیا۔

سوائے اسکے مسلمانوں کا ایک بڑا حصہ ایسا ہی ہے۔ کہ جو اسی طرح انبیاء اللہ کی حالات پر ہنس اور ہنس کو موجب حسنت اور باعث برکت انہی تصور کرتا ہے۔ اور انہی کو بڑی بڑی اخلاقی فوائد اہل اسلام کو حاصل ہوئے ہیں۔ فی الواقع گو کہ یہ قصہ کہانیاں اور چند مافوق العادت باتیں ہیں۔ مگر جو اخلاقی اور روحانی فوائد اور شہرتیں ہوئے ہیں وہ نہایت بڑی ہیں۔ کوئی دن سو انکا نہیں کر سکتا۔ اسی کے ساتھ یہ بھی ہے۔ کہ انہیں قصے کہانیوں میں تاریخ کو ایسے اسم واقعات ہی منبج ہیں۔ کہ جو اپنی مابعدہ کی دنیا کو واقعات منورہ اور انقلابات عظیمہ کو اسباب ہوئے ہیں۔ اور ان کو کسی ایسی تاریخ کا حصہ ہے کہ کتاب بہرہ خالی نہ ہو۔ ہوجانے کے برابر ہے اس لئے ان دونوں جلدوں کا چھاپنا نہ صرف مناسب بلکہ سخت ضروری تھا۔

ہن البتہ بعض لوگ یہ کہیں گے۔ کہ اگر ایسے ہی ان قصص حکایات کا چھاپنا ہی ضروری تھا تو سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا یہ قصہ بھی چھاپنا چاہئے۔ جو کہ جن سوانح مافوق العادت ہونا منع ہو جاتا۔ اور تاریخی مذاق والی باتیں پسند کرنے لگتے اور یہ قصہ کہانیاں واقعات صحیحہ ہیں نہ کہ نہایت دلچسپ اور پر لطف ہو جاتا۔ اس میں شک نہیں کہ اگر محنت گوارا کی جاتی تو یہ امر ممکن تھا کہ جس قدر محنت میں یہ حواشی اور نوٹ اوس پر لگائے جاتے جو حق محنت میں ایک جلد بہرہ عمدہ مستقل کتاب ہی طیار

ہو سکتی تھی۔ جس کا ان حواشی سے کامل معاوضہ کر دینا ناممکن تھا۔ دوسری یہ کہ اگر میں اس طرح کو کام کرنا چاہوں تو جو کام اصل کتاب کے ترجمہ کا میں نے شروع کیا ہے اس کا ختم کرنا بالکل دشوار ہو جائے۔ اس لیے میں نے بعینہ اصل کا ترجمہ ہی کر دینا مناسب تصور کیا۔ اور اس اصلاح کو دوسری اہل علم پر جو اسکے لئے مجھے بہ جہاد بکالایق میں محول کر دیا۔ بہر حال تیسری جلد کے چند صفحوں کو سوائیدہ یہ قصے اب نہیں ہیں۔ تیسری جلد سے تالیف شروع ہو گئی ہے اور وہ ہی حالات باقی تمام کتاب میں لکھے گئے ہیں جو حقیقت دنیا میں واقع ہوئے ہیں یا ہو کرے ہیں۔

میں نے اس کتاب کو مضامین کو فقرات میں جدا جدا لکھا ہے۔ اور ان فقرات پر خبر بکالایق کو مضامین کا خلاصہ ہی وجہ کر دیا ہے جس سے واقعات کو اسباب و نتائج اور مفید رائے ہی بکمال ایجاز و اختصار معلوم ہو سکیں۔ اور کتاب کے مضامین ایک آئینہ کی طرح روشن ہو گئے ہیں۔ اور جو عبارتیں اصل کتاب کی پوری پوری مفصل نہیں ہیں اور بعض جگہ محکمہ اور پیچیدہ طور پر بیان کی گئی ہیں ان کو مطالب ہی اکثر اونسے سمجھ میں آجائے اور ان کی تفصیل و تشریح ہی ہو جاتی ہے ناظرین کو چاہیے کہ کتاب کو پڑھتے وقت خلاصہ کو ہی ضرور دیکھ لیا کریں۔

اس کتاب کو چھاپ کر شہر کریمین میں حتی الامکان نہایت جلدی کر رہا ہوں۔ روپیہ کی قلت کے سبب دیر ہوتی ہے مگر ہم میری جو حالت اس وقت ہے اس سے امید ہے کہ اگر کوئی جدید سوانح پیش نہ آگئے تو کل کتاب دو سال کی مدت میں چھپ کر طبع ہو جائیگی۔ آئندہ کسی کام کا پورا کرنا فاعل حقیقی کی یہ قدرت میں ہے جو وہ چاہے گا وہ ہی ہو گا۔ آخر پر میں شمس العلماء مولوی سید علیہ صاحبہ البکرمی بی۔ اے۔ بی۔ ایل معتمد شریعت تعلیمات و آبپاشی و شریعت ریلوے و سرشتہ صفائی و سرشتہ مدنیات و سرشتہ علوم و فنون کا شکریہ ادا کرتے بغیر نہیں رہ سکتا کیونکہ سایہ عاطفت و کرم میں میری اوقات بسر ہوئی ہے اور اپنے مفوض سرکاری کام انجام دینے کے بعد اس قدر فرصت لمبا تھی ہے کہ میں اس کتاب کی تکمیل میں اپنی اوقات کسی قدر صرف کر سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جناب ممدوح کو جزا و نفع عطا فرمائے۔

محمد عبید الغفور خان اسپوری

ہشبان ۱۳۱۸ھ ہجری



حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ اور نسب اور ان کے زمانہ کے حوادث

۱۔ حضرت موسیٰ کی عمر اور ان کے مان باپ بی بی اور ان کا نسب
 نبی عربون اور اون کے مددگار حضرت ہارون
 بن ابراہیم ہے۔ اور لاوی حضرت یعقوب کے ۸۵ برس کی عمر میں پیدا ہوا تھا۔ اور قاہست
 لاوی کی ۴۶ برس کی عمر میں پیدا ہوا تھا۔ اور قاہست کا بیٹا یصھر تھا۔ اور یصھر کا بیٹا
 عمران جب پیدا ہوا۔ ہے تو اوس کی عمر ساٹھ برس کی تھی۔ اور اوس کی کل عمر ۴۷ برس کی تھی
 اور عمران کے ستر برس کی عمر میں حضرت موسیٰ پیدا ہوئے اور عمران کی کل عمر ۱۳۷ برس
 کی ہوئی تھی۔

حضرت موسیٰ کی مان لوعانہ تھی اور ان کی بی بی صفورا بنت شعیب علیہ السلام تھی۔ اور
 ان کے زمانہ میں مہر کا فرعون قابو بس بن مصعب بن معاویہ تھا جو یوسف ثانی کے زمانہ میں

تھا۔ اور اس فرعون کی بی بی کا نام آسیہ بنت مزاحم بن عبید بن الریان بن الولید تھا۔ اور یہ ریان حضرت یوسف اول والا فرعون تھا۔ اور بعض یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ یہ فرعون کی بی بی بنی اسرائیل میں سے تھی۔ پہر جب حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ کے یہاں سے نڈا آئی تو انہیں معلوم ہوا کہ قابوس مصر کا فرعون مر گیا۔ اور اوس کا بھائی ولید بن معب اوس کا جانشین ہوا۔ اس کی بڑی عمر ہوئی تھی۔ اور قابوس سے بھی زیادہ ظالم اور بدکار تھا۔ اس لیے حضرت موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ وہ اور ہارون دونوں اوس کے پاس رسول ہو کر جائیں کہتے ہیں۔ کہ اس ولید نے آسیہ سے اپنے بھائی کے بعد نکاح کر لیا تھا۔

پھر حضرت موسیٰ فرعون کی طرف حضرت ہارون کے ساتھ رسالت پر گئے۔ ان واقعات کے سلسلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ کی پیدائش سے اسی برس بعد بنی اسرائیل مصر سے نکلے ہیں۔ پھر وہ وہاں سے گزر کر اور دریا کو عبور کر کے تیہ میں چلے گئے۔ اور وہاں سے وہ جس وقت حضرت یوشع بن نون کے ساتھ نکلے ہیں تو چالیس برس گزرے تھے۔ اس طرح حضرت موسیٰ کی پیدائش سے ان کی وفات تک ایک سو تیس برس ہوئے ہیں یعنی حضرت موسیٰ کی ایک سو تیس برس کی عمر ہوئی ہے۔

۲۔ فرعون کا بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کرنا۔ حضرت ابن عباس وغیرہ کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص کی باتیں دوسرے کی باتوں میں داخل ہو گئی ہیں۔ جب حضرت یوسف نے وفات پائی۔ اور اون کے زمانہ کا بادشاہ مر گیا۔ اور اوس کے بعد مصر میں فرعون یکے بعد دیگرے تخت نشین ہوتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو بڑھایا تو اس زمانہ میں ہمیشہ وہ فرعونوں کے ماتحت رہے۔ مگر جو ان کا دین حضرت یوسف اور یعقوب اور اسحاق اور ابراہیم نے مقرر کر دیا تھا اوس پر چلتے تھے۔ اور اسلام کو مانتے

تے۔ پھر جب حضرت موسیٰ کا فرعون ہوا۔ جو اس کا بڑا ہی نافرمان اور اپنے ماسبقونین سے سب سے زیادہ بد زبان اور بڑی عمر والا تھا۔ اور جس کا نام ولید بن مصعب بتاتے ہیں تو اس نے بنی اسرائیل کو بڑی ایذا دینا شروع کی۔ اور اونہیں غلام بنالیا۔ اور ان پر بڑی مصیبت ڈالی۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ کہ وہ اونہیں اس بلا سے نجات دے۔ تو حضرت موسیٰ بڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اونہیں رسول کیا۔ حضرت موسیٰ کی ولادت سے پہلے فرعون نے ایک خواب دیکھا تھا۔ کہ ”بیت المقدس کی طرف سے ایک آگ آئی ہے۔ اور صحرے کے تمام مکانات پر پھیل گئی ہے۔ اور اوس سے قبلیٰ جل رہی ہے ہین“ مگر بنی اسرائیل کو اوس سے کچھ نقصان نہیں پہنچا ہے۔ بلکہ مصر والوں کے گم تباہ و برباد ہو گئے ہین۔ اس واسطے اوس نے اپنے ساحرون اور جھمکوں اور کاهنوں کو بلایا۔ اور ان سے اپنے خواب کی تعبیر پوچھی۔ اونہوں نے کہا۔ کہ اس شہر یعنی بیت المقدس سے جہان سے بنی اسرائیل آگے ہین ایک شخص نکلے گا اور اوس کے ہاتھ سے مصر کی تباہی ہوگی۔ اس لیے فرعون نے حکم دیدیا۔ کہ بنی اسرائیل کے جو بچے پیدا ہوں اوس میں سے لڑکے فرج کر دے جائیں اور لڑکیاں رکھ لی جائیں۔ یہ بھی کہتے ہین کہ جب حضرت موسیٰ کا زمانہ قریب آیا۔ تو فرعون کے پاس اوسکے منجم اور ستارہ شناس آئے اور کہا۔ کہ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کا زمانہ بیت نزدیک آگیا ہے وہ تیرا ملک چہین لے گا اور تیرے اوپر غالب ہو جائے گا۔ اور تیرے دین کو بدل دیگا۔ اس لیے اوس نے حکم دیدیا تھا کہ بنی اسرائیل کے بچے مار ڈالے جب یا کرین۔

اور اس طرح بھی بیان کرتے ہیں۔ کہ فرعون اور اس کے ہمنشین بیٹھے ہوئے تھے۔ کہیں ذکر آگیا۔ کہ ابراہیم سے خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے۔ کہ اون کی اولاد میں انبیا اور ملوک ہوں گے۔ اور کسی نے یہ بھی کہا۔ کہ بنی اسرائیل کو اس بات کا انتظار ہو رہا ہے۔ اور پہلے وہ اس پیشین گوئی کے مصداق حضرت یوسف بن یعقوب کو سمجھتے تھے مگر جب وہ مر گئے۔ تو اونہوں نے کہا۔ کہ جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم سے کیا ہے اس کے مصداق یہ نہیں تھے۔ فرعون نے اون سے پوچھا کہ تو پھر اس کا کیا علاج کیا جائے۔ بولے کہ کچھ لوگ مقرر کئے جائیں جو بنی اسرائیل کے نومولود بچوں کو قتل کر دیا کریں۔

اور فرعون نے قبطیوں سے کمدیا تھا۔ کہ اپنے مالیک کو دیکھو جو باہر کام کیا کرتے ہیں اونہیں تم بیان بلاؤ اور بنی اسرائیل کو اون کی جگہ سبجو۔ اس طرح ہر اس نے بنی اسرائیل کو اون کے غلاموں کی جگہ مقرر کر دیا تھا۔ چنانچہ یہی بات اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمائی ہے۔ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلٰی فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلُهَا شِیْعًا۔ یَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِّنْهُمْ یُلْیِمْ اِبْنَاءَهُمْ وَاَسْتَحْیِیْ نِسَاءَهُمْ فِرْعَوْنُ مَلِكٌ مِّصْرَیْنِ سَبْتَ بَرَّہُ پڑھا تھا۔ اور اس نے وہاں کے لوگوں کے الگ الگ گروہ قرار دیے تھے۔ اون میں سے ایک گروہ بنی اسرائیل کو اس قدر کم زور کر رکھا تھا۔ کہ اون کے بیٹوں کو ذبح کروا دیتا اور اون کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا تھا اور اس نے ایسا دستور کر دیا تھا کہ جو بچا پیدا ہو اسے ذبح کر دیا جائے۔ اور حاملہ عورتوں کو ایذا دیتا تھا۔ کہ اون کے بچے گر جاتے تھے۔ وہ لکڑیاں چرواتا اور اون پر عورتوں کو کھڑا کرتا کہ جس سواؤ کو بانوں زخمی ہو جاتے اور بیٹ گر جاتے تھے۔ اور بچوں کو گرا کر وہ لکڑی کے صدمہ سے اپنی جان بچاتی تھیں۔

۴۴۔ فرعون کا حکم کہ بنی اسرائیل کے بچے ایک سال قتل ہوں اور دوسری سال نمون اور ہارون اور موسیٰ کی پیدائش۔ اور بزرگان بنی اسرائیل پر اس نے موت کو بھیجا جس سے وہ مرنے لگے اس سے قبطیوں کو فکڑ ہوئی۔ کہ اون کا کام کرنے والے مفقود

ہونے لگے اس واسطے قبطیوں کے سردار فرعون کے پاس گئے۔ اور اس سے اس باب میں گفتگو کی۔ اور کہا۔ کہ ان لوگوں میں موت پہلی ہے۔ اور اگر ایسے ہی بچوں کو آپ ذبح کرتے رہے اور اون کے بڑے بوڑھے مرنے چلے گئے۔ تو کوئی دن میں کام دہندے کا جو جھہ ہمارے غلاموں پر پڑ جائے گا۔ اگر آپ حکم دیدیں کہ اونکی اولاد باقی رکھی جائے تو بہت بہتر ہو۔ اس واسطے اس نے حکم دیا کہ ایک سال کے بچے رکھ لیں اور ایک سال کے بچے قتل کر دے جایا کریں۔ جس سال میں اون کے بچوں کے رکھنے کی اجازت دی تھی اسی سال حضرت ہارون پیدا ہوئے تھے۔ لیکن حضرت موسیٰ اس سال پیدا ہوئے تھے جس میں کہ قتل کرنے کی باری تھی اور یہ سال دوسرا سال تھا۔

۴۵۔ حضرت موسیٰ کی ماں کا موسیٰ کو دریا میں ڈال دینا جب حضرت موسیٰ کی ولادت کا وقت آیا۔ تو اونکی ماں کو اپنے بچے کی طرف سے بڑی فکڑ ہوئی۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بھیجی۔ اَنْ اَرْضِیْعَہٗ فَاِذَا اَخْفَتْ عَلَیْہِہٖ فَلِیْقِیْہِ فِی الْیَمِّ وَلَا تَخَافُوْا اَنْ یَّخْرُجَ فِیْکُمْ رَاۤوۡدٌ وَّ اِلَیْکُمْ وَجَاۤءُ عَلُوۡہٗ مِنْ الْمَرْسَلِیۡنَ (کہ بچے کو دودھ پلاؤ جب تجھے اس کی طرف سے خوف ہو تو اوست دریا میں ڈال دینا اور کچھ خوف اور رنج نہ کرنا۔ ہم اسے پہر تیرے پاس پہنچا دیں گے۔ اور اسے پیغمبر بنائیں گے۔) اس واسطے جب اس کا بچا پیدا ہوا۔ تو حضرت موسیٰ کی ماں نے اسے دودھ پلایا۔ پہر ایک بڑی ہی کو بلایا اور ایک صندوق بنوایا اور اسکی کنبی صندوق کے اندر ہی کی طرف رکھی۔ اور حضرت موسیٰ کو اس میں رکھا اور دریا میں جا کر ڈال دیا۔

جب صندوق اوس کی نگاہ سے چب گیا۔ تو اُن کے پاس ابلیس آیا۔ اور اودن کی مان کے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ میں نے یہ کیا کیا۔ اگر میں اوس سے فرج کر کے اور کفن دیکر دفن کر دیتی تو بہت اچھا ہوتا۔ اب تو میں نے اپنے ہاتھ سے اوسے دریا کی مچھلیوں اور بجانورون کا کما جانا دیا ہے۔

۵ فرعون کی بی بی آسیہ کا حضرت موسیٰ کو دیا ہے حضرت موسیٰ کی مان نے اونہیں دریا میں ڈال دیا نکالتا اور فرعون سے سفارش کر کے قتل سے بچانا **قَالَتْ لَا خِيبَةَ لِقُصِيَّتِهِ تَوَّاسُ** نے اوکلی بن مریم سے کہا۔ کہ اوس کے پیچھے پیچھے جا (فَبَصَّوْا يَهُ مِنْ جُنْبٍ وَهُمْ لَا يَسْعُرُونَ) (تو وہ گئی اور دو بہی دور سے دیکھتی ہی۔ اور فرعون کے لوگوں کو اس کی مطلق خبر نہ ہوئی۔) کہ وہ اس بچے کی بہن ہے۔ پھر موجین اس تابوت کو مارنے لگیں کہی تو اوسے پانی کے اوپر لے آئیں اور کہی نیچے لیجا تیں۔ اور اس طرح یہ موجین اوسے بہا کر اودن درختوں کے درمیان میں لے گئیں جو فرعون کے گھروں کے پاس تے وہاں فرعون کی بی بی آسیہ کی لونڈیاں نہانے کو نکلی تھیں۔ جب اونہوں نے اس تابوت کو دیکھا۔ تو اوسے آسیہ کے پاس اس خیال سے لیگئیں کہ اوس میں کچھ مال ہے جب اس صندوق کو وہاں کھولا گیا۔ تو آسیہ نے حضرت موسیٰ کو دیکھا۔ اور دیکھا کہ اوس کا دل نرم پڑ گیا اور پیار کرنے لگی۔ پھر جب اوس نے فرعون کو اوس کی خبر کی۔ اور اوس کے سامنے حضرت موسیٰ کو لے گئی تو اوس سے کہا۔ **قَرَّةٌ عَلَيَّ لَوْلَا تَقْتُلُوهُ** (یہ میرے اور تیرے دونوں کے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے تو مت مار۔) فرعون نے کہا۔ کہ تیرے لیے ٹھنڈک ہو تو ہو۔ لیکن مجھے تو اس کی کچھ حاجت نہیں ہے۔ نبی صلعم فرماتے ہیں کہ جیسے اوس کی بی بی نے کہا تھا۔ اگر فرعون ہی یہ کہہ دیتا کہ وہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک

ہوگا تو خدا تعالیٰ اسے ہدایت کر دیتا جیسے کہ اوس کی بی بی کو خدا نے ہدایت کر دی تھی۔ لیکن اوس نے بجائے اس کے ارادہ کیا۔ کہ اونہیں ذبح کر ڈالے۔ مگر آئینے اون کی سفارش کی۔ اور برابر اوس سے اس کی استدعا ہی کی گئیں۔ جس سے آخر کو اوس نے اونہیں چھوڑ دیا اور کہا۔ کہ مجھے خوف ہو کہ میں یہ بنی اسرائیل میں سے نہوں۔ اور اسی کے ہاتھ سے میری کمین موت نہ آئی ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے یہ اشارہ نکلتا ہے۔ **فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا** (جب حضرت موسیٰ کی والدہ نے اونہیں دریا میں ڈال دیا۔ تو فرعون کے لوگوں نے اونہیں اٹھا لیا کہ ایک دن یہی موسیٰ اون کے دشمن اور اون کی پریشانی کے باعث ہوں)

۴۔ حضرت موسیٰ کی ماں کا اپنے بچے کی نامقرر بچہ اور نہوں نے بچے کے دودھ پلانے کے ہونا اور فرعون کا اونہیں اپنا بیٹا کرنا۔

کسی عورت کے پستان منہ میں نہ بکڑی اور کسی کا دودھ نہ پیا۔ چنانچہ یہی بات اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول میں فرمائی ہے **وَحَمَّامَتَا عَلَيْهِمَا الْمَصْعَمُ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَبِيتِكُمَا وَتَكُمَا لَنَكُمُوهُمْ لَكُمَا نَصْحُونَ** (اور ہم نے ان پر پہلے ہی دایمیں کے دودھ موقوف کر رکھے تھے کہ وہ کسی کی چھاتی منہ میں پیتے ہی نہ تھے، اس پر حضرت موسیٰ کی بہن (مریم) نے کہا کہ تم دو بہن تم کو ایک گمانے کا بتا رہی ہو کہ وہ تمہارے اس بچے کی پرورش ہی کریں گے اور وہ اسے اچھی طرح ہی رکھیں گے۔) وہ بولے کہ تجھے کس طرح معلوم ہوا۔ کہ وہ اسے اچھی طرح رکھیں گے کیا وہ اسے جانتے ہیں۔ کیونکہ اونہیں مریم کے اس کہنے سے کچھ شک گزر گیا تھا۔ مریم نے کہا۔ کہ اچھے رکھنے سے میرا مطلب یہ ہے کہ وہ اس بچے کو شفقت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اور پادشاہ کا کام ہوتا ہی

اور اوس کے بجالانے میں اپنی منفعت کی بھی امید ہوتی ہے۔ پھر وہ ادن کی مان کے پاس گئی۔ اور اوسے خبر دی۔ ادن کی مان سنکر آئی۔ جب ادن کی مان نے اپنے پستان ادن کو دیا تو ادنوں نے فوراً اوسے منہ میں لے لیا۔ اور ادن کی مان کہنے کو ہوئی۔ کہ یہ میرا بچا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اوسے روک دیا۔

ادن کا نام موسیٰ اس واسطے رکھا گیا ہے۔ کہ وہ پانی میں اور درختوں میں پائے گئے تھے۔ قبلی زبان میں موبانی کو اور سادہ زبنت کو کہتے ہیں۔

اس قصہ کا اشارہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح کیا ہے ﴿وَدَا۟ءُ ظَاہِرِیْ اُمِّیۡہِۙ کِیۡ تَقَرَّ عَیۡنُہٗا وَتَسۡخَرَنَّ﴾ غرض ہم نے موسیٰ کو ادن کی مان کے پاس پہنچایا تاکہ اوسکی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور آرزوہ خاطر نہ رہے ہا وہ منہ تین دن اپنی مان سے جدا رہے۔ بعد ازاں وہ ادن میں اپنے گھر کو لی گئی۔ اور فرعون نے ادن میں بیٹا بنا لیا۔ اور عام لوگ ادن میں فرعون کا ہی بیٹا کہنے لگے۔

۷۔ حضرت موسیٰ کا فرعون کی ڈاڑھی کسٹھنا اور اسکا بچہ کرنے کا حکم دینا مگر موسیٰ کے ہاتھ جھلاسنے پر ادن میں جھوڑ دینا۔ جب یہ لڑکا چلنے پھرنے لگا۔ تو اوس کی مان اوسے آسید کے پاس لی گئی۔ اور آسید نے حضرت موسیٰ کو اپنے پاس رکھ لیا۔ وہ ادن سے کیلا

کرتی اور ادن میں کوداتی اور کھلاتی تھی۔ اور فرعون کو بھی دیدیا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ جب فرعون نے ادن میں لیا تو اس لڑکے نے اوس کی ڈاڑھی پکڑ لی۔ اور اوسے کسٹھ لیا۔ فرعون نے کہا کہ ذبح کرنے والوں کو بلاؤ۔ کہ اسے ذبح کر ڈالیں۔ یہ وہی ہے دجونی اسرائیل میں سے میرے قتل کو پیدا ہو گا، آسید نے کہا لَا تَقْتُلُوْهُ عَسَیْ اَنْ یَّبْفَعَنَا اَوْ یَمۡخِذَنَا وَکَدَّۙۤاۤءُۙ اوسے قتل مگر عجب نہیں کہ اوس سے ہمیں کچھ فائدہ ہوئے۔ یا ہم اوسے اپنا بیٹا ہی

بنالین) وہ نہنا بچہ ہے کچھ جانتا ہی نہیں ہے یہ اوس نے نادانی سے کیا ہے۔ تجھے معلوم ہے کہ مصر ہر مین ایسی کوئی عورت نہیں ہے کہ جس کے پاس مجھ سے زیادہ زیور ہو۔ مین اوس کے پاس اپنا زیور رکھتی ہوں جس مین یا قوت مین اور آگ بھی رکھتی ہوں اگر اوس نے یا قوت کو لیا اور آگ کو نہ لیا تو اوسے عقل ہے تو اوس وقت چاہے تو ذبح کر ڈالتا۔ اور اگر اوس نے آگ کو لیا۔ تو جان لے کہ وہ بچہ ہے۔ پھر اوس نے اپنا یا قوت رکالا۔ اور ایک طشت مین منگا کر آگ رکھی۔ پھر حضرت جبریل آئے اور اونہوں نے حضرت موسیٰ کا ہاتھ پکڑ کر آگ مین رکھ دیا۔ جس سے حضرت موسیٰ نے اوسے پکڑ کر منہ مین لے لیا۔ اور اوس سے اون کی زبان جل گئی۔ چنانچہ یہی بیان ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس قول مین مذکور ہوا ہے۔ **وَأَخْلَلَ عُنُقَهُ مِّنْ لِّسَانِي يُفْقَهُ قَوْلِي** (جس وقت حضرت موسیٰ کو فرعون نے پاس جانے کا حکم ہوا۔ تو حضرت موسیٰ نے جناب باری مین عرض کیا کہ میری زبان مین جو کلمت کی گرہ پڑی ہوئی ہے۔ اوسکو کول دے تاکہ لوگ میری بات کو سمجھیں) اس طرح سب بی بی آئیے اس قتل کو حضرت موسیٰ سے دفع کر دیا۔

۸۔ حضرت موسیٰ کا ایک اسرائیلی کی حمایت مین ایک قبیلہ کو قتل کرنا۔ کی سواری پر سوار ہونے اور اوس کے سے

کپڑے پہننے لگے۔ اور لوگوں مین فرعون کے ہی بیٹے مشہور ہو گئے۔ اور بنی اسرائیل کو اودن سے مدد پہنچنے لگی۔ اور اودن کے ڈر سے کسی قبیلہ کی مجال نہ رہی کہ اسرائیلیوں پر ظلم کرے۔

ایک مرتبہ فرعون کین سوار ہو کر گیا تھا۔ اس وقت حضرت موسیٰ اوس کے پاس نہ تھے۔ پھر جب حضرت موسیٰ آئے تو معلوم ہوا کہ فرعون کین گیا ہوا ہے حضرت موسیٰ

بھی اوس کے پیچھے سوار ہو گئے۔ اور اوس کے پاس چلے مگر اسمین جب وہ منف
 میں پہنچے تو دوپہر کے قیلوہ کرنے کا وقت آگیا۔ یہ منف مصر قدیم ہے جہاں حضرت
 یوسف الصدیق رہا کرتے تھے۔ اب وہ صرف ایک بڑا گاونہ رہ گیا ہے۔ حضرت
 موسیٰ وہاں دوپہر کے وقت پہنچے۔ لوگ بازاروں سے اپنے اپنے
 گھروں کو چلے گئے تھے۔ اور دروازہ بند کر لئے تھے۔ عَلٰیٰ جُنْ عَقْلٍ مِّنْ اَهْلِهَا
 (وہ وقت تھا دوپہر کا کچھ لوگ گھر میں بڑے ہوئے سو رہے تھے۔ وَجَدَ فِيْهَا جَلْدَتِ
 يٰقَتْلَانِ هٰذَا مِنْ شَيْعَتِهِ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهِ فَاَسْتَعَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شَيْعَتِهِ
 عَلٰی الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهِ) وہاں حضرت موسیٰ نے دیکھا کہ دشمن آپس میں لڑ رہے ہیں۔ ایک
 تو اُن کی قوم بنی اسرائیل میں کا ہے۔ اور ایک اُن کے دشمن فرعونین میں کا ہے۔ تو جو حضرت
 موسیٰ کی قوم کا تھا اوس نے اوس کے مقابلہ میں جو اُن کے دشمنوں میں کا تھا حضرت موسیٰ
 سے فریاد کی۔ (یہ سنکر حضرت موسیٰ کو غصہ آیا۔ کیونکہ قبطنی نے اسرائیلی کو بڑا سبّا تھا
 اور اوستے یہ بھی معلوم تھا کہ حضرت موسیٰ کے نزدیک بنی اسرائیل کا ایسا مرتبہ ہے
 اور وہ اُن کی حفاظت کرتے اور قبطنیوں کے مقابلہ میں اُن کی حمایت کیا کرتے ہیں
 لیکن لوگ یہ نہیں جانتے تھے۔ کہ وہ بنی اسرائیل میں سے ہیں بلکہ یہ جانتے تھے۔
 کہ وہ اُن کی اطاعت کے سبب سے طرداری کیا کرتے ہیں۔

پھر جب حضرت موسیٰ کو بڑا غصہ آگیا۔ وَكَرِهًا فَقَفِضَ عَلَيْهِ دُتَاوَانُونَ
 نے اوس کے ایک گھوٹا مارا۔ اور اوس کا کام تمام کر دیا۔ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ
 اِنَّهُ عَدُوٌّ مُّبِينٌ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهُ اِنَّهٗ
 هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (جب حضرت موسیٰ نے دیکھا کہ قبطنی اُن کے مارنے سے مر گیا

تو کہا کہ یہ مجھے ایک شیطانی حرکت مسرود ہو گئی۔ کچھ شک نہیں کہ شیطان آدمی کا دشمن اور کلمہ
کلمہ گمراہ کرنے والا ہے اور کہا کہ اسے پروردگار یہ تو میں نے اپنے اوپر بڑا ہی ظلم کیا۔ تو میرا
قصور معاف کر چنانچہ خدا تعالیٰ نے اون کا گناہ بخش دیا۔ اور وہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے
اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی بھیجی۔ اور فرمایا کہ بٹھ اپنی عزت کی قسم ہے
کہ جسے تو نے قتل کیا ہے۔ اگر وہ ایک سماعت کے لیے بھی مجھے اپنا خالق اور
رازق جانتا تو بیشک میں تجھے اوس کے عیوض عذاب کا مزہ اچکاتا۔ قَالَ رَبِّ بِمَا
أَنْتُمْ عَلَيَّ كَاذِبِينَ أَفَظَهِّرَ الْبُحْرَيْنِ ۚ (حضرت موسیٰ نے کہا اسے پروردگار جیسا تو نے
مجھے یہ احسان کیا ہے میں ہی اسے سطح آئندہ سریر آدمیوں کا مددگار نہ ہوں گا۔

۹۔ اس اسرائیلی کا غلطی سے حضرت موسیٰ خیرات تو گزری فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا
كَوَقَاتِلِ بَيَانَ كَرْنَا اور اون کا مسرت سے ہانکا يَرْقُبُ فَإِذَا الَّذِي سَخِّنَا بِالْأَمْسِ يَسْخِنُهُ
قَالَ لَهُ مُوسَىٰ لَعْنَتِي مُبِينٌ ط فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَبْطِشَ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَهُمَا ط قَالَ يَا
مُوسَىٰ أَتَرِيدُ أَنْ تَقْتُلَنِي كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ لَنْ تُرِيدَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ جَبَّارًا
فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ ۚ (جب صبح ہوئی تو ڈرتے ڈرتے وہ شہر میں گئے
کہ دیکھ کیسے کیا ہوتا ہے۔ اتنے میں دیکھتے کیا ہیں کہ وہ ہی شخص جس نے کل ان سے مدد مانگی تھی
آج بہانہ کو بکار رہا ہے حضرت موسیٰ نے اوس سے کہا۔ کہ تو بڑا ہی بد آدمی ہے۔ ہر کسی سے
لڑا کرتا ہے۔ پہر جب حضرت موسیٰ اوس کی مدد کے لیے متوجہ ہوئے اور اوس کی طرف آگے
بڑھے اور چاہا کہ اوس قبلی کو جو دو حضرت موسیٰ اور اوس اسرائیلی کا دشمن تھا پکڑیں۔ تو وہ اسرائیلی
اس وجہ سے کہ اوسے وہ ابھی بڑا بھلا کہ چلے تھے اس خوف سے کہ میں وہاں سے ماراؤں والین
دچلا اٹھا۔ کہ موسیٰ جس طرح تو نے کل ایک شخص کو مار ڈالا ہے۔ مجھے ہی کیا مار ڈالنا چاہتا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ بس تو یہ چاہتا ہے کہ ملک مین تو زور ظلم کرتا پھرے اور یہ نہیں چاہتا کہ بلا آدمی بن کر رہے۔

یہ سنتے ہی حضرت موسیٰ نے قبلی کو چھوڑ دیا۔ اور اوس نے جا کر لوگوں سے کہدیا۔ کہ جس شخص نے اوس آدمی کو مارا ہے وہ موسیٰ ہے۔ اس پر فرعون نے اونہیں بلوایا۔ اور حکم دیا کہ اوسے پکڑ کر لائین۔ یہ وہ ہی ہمارا دشمن معلوم ہوتا ہے۔ اس کے بعد ایک شخص حضرت موسیٰ کے پاس آیا۔ اور کہا۔ کہ بڑے بڑے لوگ مشورہ کر رہے ہیں کہ پکڑ کر تم کو مار ڈالیں۔ چاہیے کہ تم کمین کو نکل جاؤ۔ کہتے ہیں کہ یہ شخص ایک مومن تھا جو فرعون بنو نین سے تھا۔ اور دین ابراہیمی پر چلتا تھا۔ مگر اپنے مذہب کو چھپا رہتا تھا۔ اور اوس کا نام حزقیل تھا۔ یہی شخص ہے جو سب سے پہلے حضرت موسیٰ پر ایمان لایا تھا۔ جب حضرت موسیٰ نے یہ بات سنی تو وہ وہاں سے ڈرتے ڈرتے نکلے۔ کہ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّمُوسَىٰ الْقُوَّةَ النَّظَّارَةَ ۝ (اور اللہ تعالیٰ اس کو پروردگار مجھے ان ظالموں کے پسند سے بچا۔)

۱۰۔ حضرت موسیٰ کا راستہ کی تکالیف جب حضرت موسیٰ اور لوگوں کے پاس سے نکلے جیل کر مدین پہنچنا۔

تو کوہستانی راستوں میں ہو کر چلے۔ راستہ میں اونہیں ایک فرشتہ گھوڑے پر سوار ملا۔ جس کے ہاتھ میں ایک عنبر تھا۔ جو ایک چوٹا ہتھیار یا نیزہ ہوتا ہے۔ جب حضرت موسیٰ نے اسے دیکھا۔ تو اسے خوف سے سجدہ کیا۔ فرشتہ نے کہا۔ مجھے سجدہ مت کر۔ بلکہ میرے پیچھے پیچھا۔ پھر اوس نے مدین کا راستہ بتایا اور موسیٰ ادھر کو چلے۔ قَالَ عَسَىٰ رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَ لِّيْ سُبُوْلًا عَلَیْهِ ۝ (مگر جو کہ راستہ معلوم نہ تھا۔ اس لیے اونہوں نے اپنے دل میں کہا۔ کہ میرا پروردگار مجھے سیدھا

راستہ بتائے گا۔) پھر فرشتہ اودن کے ساتھ ساتھ چلتا رہا اور مدین تک پہنچا گیا۔

حضرت موسیٰ حبیب نکلے تھے۔ تو اودن کے پاس کچھ کمانے کو نہ تھا۔ راستہ میں اس نے اودنوں نے درختوں کے پتے کھا کر اپنا پیٹ پالا۔ اور چلنے سے ایسے تھک گئے کہ بھر اودن میں چلنے کی قوت نہ رہی اور ابھی مدین پہنچے ہی نہ تھے کہ اودن کے تلوے کی کمال اڑ گئی۔

۱۱۔ حضرت موسیٰ کا شعیب کی بیٹیوں کے جانوروں کو پانی پلانا اور اُن کے گھر جانا۔

وَلَمَّا وَرَا دَمَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمْ إِنْمًا أُتْلِفُوا إِذْ قَالَ مَا خَطْبُكُمْ أَقَالْنَا لَاسْقِيْنَا لِيُصْدِرَ الرَّعَاءُ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ فَسَقَى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّى إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لَمَّا أَنزَلْتَ إِلَى مَدْيَنَ خَيْرٌ فَقِيرٌ فَلَمَّا أَتَى مَدْيَنَ وَجَدَ بِهَا بَنَاتٍ يَصْعَدْنَ الْغُرُبَاتَ يَأْتِيَنَّاهُمْ وَيَأْتِيَنَّاهُنَّ سَاعًا فَسَقَى لَهُنَّ وَلَمَّا أَتَيْنَهُمْ يَحْكُمُ مِنْهُمْ وَهُمْ لَمْ يَأْمُرُوا بِالْعَدْلِ وَالْغَيْرِ الْمَعْرُوفِ فَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ رَاقِبًا أَمَّا إِذْ هُوَ قَائِمٌ بِأَشْجَارِهِمْ لِيُجِيبُوا نَادِيَهِمْ فَبَدَّلَ الْأَشْجَارَ أَكْثَرُهَا وَلَمَّا رَاقَبَهُنَّ لَمَّ بِهِنَّ لَأْمٌ بِمَا يُنَادِيْنَهُنَّ لِصُغُرِهِنَّ يَوْمَ يَخْرُجْنَ مِنْ تَحْتِهَا لَئِنْ أَنتُمْ لَنَزَكِيٌّ عَنْهُمْ فَقَالْنَ يَا أَبَدُومَ ثَبِّرْ وَاصْبِرْ وَلَمَّا أَتَاهَا فَلَمَّ بِنَزْلِهِمْ فَمُضِيَ يَوْمَ ذَلِكَ نَبَإٌ إِلَى رَبِّهِمْ فَوَسَّيْنَا لَهُمْ تُجَّارَتَهُمْ بِأَنَّ لَهُمْ مَدْيَنَ بِأَمْرِ رَبِّهِمْ فَلَمَّا أَتَاهَا فَلَمَّ بِهِنَّ لَأْمٌ بِمَا يُنَادِيْنَهُنَّ لِصُغُرِهِنَّ يَوْمَ يَخْرُجْنَ مِنْ تَحْتِهَا لَئِنْ أَنتُمْ لَنَزَكِيٌّ عَنْهُمْ فَقَالْنَ يَا أَبَدُومَ ثَبِّرْ وَاصْبِرْ وَلَمَّا أَتَاهَا فَلَمَّ بِهِنَّ لَأْمٌ بِمَا يُنَادِيْنَهُنَّ لِصُغُرِهِنَّ يَوْمَ يَخْرُجْنَ مِنْ تَحْتِهَا لَئِنْ أَنتُمْ لَنَزَكِيٌّ عَنْهُمْ فَقَالْنَ يَا أَبَدُومَ ثَبِّرْ وَاصْبِرْ

لڑکیوں کی بکریوں کو پانی بلا دیا اور وہ جلدی سے اپنے گھر کو لوٹ گئیں۔ حالانکہ ہمیشہ اون کا یہ دستور تھا کہ حوض میں جو پانی بچا کرتا تھا۔ اوس میں سے پانی جانوروں کو بلایا کرتی تھیں (پھر حضرت موسیٰ پلٹے اور سایہ کے واسطے ایک درخت کے نیچے جا کھڑے ہوئے۔ اور دعا کی اسے پروردگار تو اپنے خوانِ کرم سے جو نعمت پسند سے من اور کاسخت حاجت مند ہوں) حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت موسیٰ نے یہ بات کہی ہے اوس وقت اون کی بوک کے باعث یہ حالت ہو رہی تھی۔ کہ اگر کوئی انسان دیکھتا تو اون کے آنٹوں کی سبزی دکھائی دیتی تھی۔ اور اسی باعث سے اونہوں نے جو اس وقت مانگے تھا۔ وہ ایک وقت کا کھانا تھا۔

جب یہ لڑکیاں اپنے باپ پاس جلدی سے لوٹ کر گئیں تو اونہوں نے حضرت شعیب سے یہ سارا قصہ بیان کیا۔ اور اون میں سے ایک حضرت موسیٰ کے پاس اون کو بلا نے آئی۔ اور اون کے پاس آکر کہا کہ اِنِّیْ بِدُخُوْنٍ لِّجَزِيْكَ اَجْرٌ مَّآ سَقَيْتَ لَنَا (میرا باپ تجھے بلاتا ہے۔ کہ تو نے جو ہمارے جانوروں کو پانی بلا دیا اوس کا تجھے بدلہ دیو) جب حضرت موسیٰ اُٹھے اور اوس کے ساتھ چلے۔ لڑکی آگے آگے ہوئی۔ اور وہ پیچھے پیچھے ہوئے۔ مگر ہوا سے اوس لڑکی کا کپڑا اٹھ گیا۔ جس سے اوس کا سر زین نظر آ گیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا۔ کہ تو پیچھے چل۔ اور مجھے راستہ بتاتی جا۔ کیونکہ ہمارا یہ خاندان زمین جو غورتوں کے پیچھے ہی نہیں دیکھتے ہیں۔ فَلَمَّا جَاءُوْهُ وَقَفَّ عَلَی الْقُصْعِ (اَتَخَفْتُ حُجُوْتَ مِنَ الْقُصُوْمِ الظَّالِمِيْنَ) دیکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے حضرت شعیب کے پاس پہنچے۔ اور اپنا سارا حال بیان کیا۔ تو حضرت شعیب نے کہا۔ کہ دستِ ڈور تو ظالم لوگوں سے بچ کر گیا۔

۱۷۔ حضرت شعیب ہ اپنی بیٹی سے حضرت موسیٰ کو ملنے کرنا۔ قَالَتْ اِحْدِثْ لِّمَا بَا اَبْتِ اسْتَا جِسْرًا

اِنْ خَيْرٌ مِّمَّا لَبِثْتَ اَجَرْتُ الْقَوِيَّ الْكَامِلُ ۝ (پھر ادن و دونو کیون مین
 سے ایک نے کہا کہ باوا جان اسے نوکر کہہ لیجئے۔ کیونکہ جو میرے بہتر آدمی جسے آپ رکنا چاہیں گے
 وہ ہوگا جو قوی اور امانت دار ہو اور اس میں یہ دونو صفتیں بظاہر موجود ہیں۔) اوس کے باپ نے
 کہا کہ قوت کا حال تو تو نے بیشک دیکھ لیا ہے۔ مگر یہ تجھے کیسے معلوم ہوا۔ کہ یہ امانت
 دار بھی ہے۔ اس پر اوس نے اوس قصہ کا بیان کیا جس میں حضرت موسیٰ نے اوسے
 اپنے پیچھے چلنے کے واسطے کہا تھا۔ قَالَ اِنْ لِيْ بِكَ اَنْ اُنْكَحْتَ اِحْدٰى
 اَبْنَتَيْ هٰتَيْنِ عَلٰى اَنْ اُخْرٰى فِيْ نَفْسِكَ ثَمًا لِّيْ حُجَّ فَاِنْ اُلْقَمْتُ عَشْرًا فَمِنْ ثَمْنِكَ
 وَمَا اُرِيدُ اَنْ اَشْعُرَ عَلَيْكَ سِتْعَدُ فِيْ اَنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ط قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ
 وَبَيْنَا اَيُّمَا اَلْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدُوْا وَ اَنْ عَلَيَّ اللّٰهُ عَلٰمُ الْقَوْلِ وَ كَيْلُ ۝
 (پھر اوس لڑکے کے باپ نے حضرت موسیٰ سے کہا۔ میں چاہتا ہوں کہ ان اپنی دونو لڑکیوں میں سے ایک
 کا تہنہ سے اس بھر پر نکاح کر دوں۔ کہ تو میری آٹھ برس نوکری کرے۔ اور اگر تو دس برس پوری
 کر دے تو میرا احسان ہوا مجھ کو تہہ پرز یا وہ نعمت اور شرف و امانا منظور نہیں ہے تو دیکھے گا
 تو معلوم ہو جائیگا کہ میں سبلا آدمی ہوں۔ حضرت موسیٰ نے کہا۔ کہ اچھا میرے اور تمہارے درمیان
 بات چلی ہو چکی۔ یہ مجھے اختیار ہے۔ کہ ان دونو تون میں سے جوں سی مجھے ہو سکے
 میں پوری کر دوں مجھے کسی طرح کا جز نہیں اور اس قول قرار پر خدا گواہ ہے۔)

پھر حضرت موسیٰ ادن کے پاس دن بھر رہے۔ جب شام ہوئی۔ تو حضرت شعیب نے
 کہا نامنکا یا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ میں نہیں کہتا۔ پوچھا کیون حضرت موسیٰ نے کہا۔
 کہ ہم ایسے خاندان والے ہیں کہ آخرت کے ذرا سے ثواب کے عوض ہی تمام دنیا کو
 نہیں لیتے ہیں۔ حضرت شعیب نے کہا کہ یہ بات نہیں ہے۔ میں تمہیں اس نیکی کے

عوض نہیں کلاتا ہوں۔ بلکہ یہ میری اور میرے باپ دادون کی ہمیشہ سے عادت ہے کہ جو کوئی مسافر آئے اسے کمانا کھلایا کرتے ہیں۔ پھر حضرت موسیٰ نے کمانا کمایا۔ اور حضرت شعیب کو حضرت موسیٰ کی یہ باتیں بہت ہی پسند آئیں۔ اور اپنی ایک بیٹی کا جواونمین بلا کر لائی تھی اور جس کمانا م صفورا تھا اون سے نکاح کر دیا۔

۱۳۴۔ حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت شعیب اور حضرت شعیب نے اوس لڑکی سے کہا کہ موسیٰ کا اد سے حضرت موسیٰ کو دینا۔ اے واسطے ایک عصا لائے۔ چنانچہ وہ ایک عصا لائی

یہ عصا اونمین ایک فرشتہ نے آدمی کی صورت میں اگر امانت کے طور پر دیا تھا۔ اوس نے وہ اونمین دیدیا۔ جب اوس کے باپ نے دیکھا کہ یہ امانت ہے تو اوس سے کہا کہ اسے لے جاؤ۔ اور کوئی اور عصا لاؤ اوس نے جا کر جہان سے لائی تھی وہاں ڈال دیا۔ اور چاہا کہ کوئی اور عصا لے آئے۔ پھر جب اوس نے دوسرا عصا اٹھایا تو اوس کے ہاتھ میں وہ ہی عصا آیا۔ بہرہی وہ ٹوٹا کر لے گئی۔ لیکن جب لاتی تو اوس کے ہاتھ میں وہ ہی عصا آتا تھا۔ اور دوسرا عصا اوس کے ہاتھ میں آتا ہی نہ تھا۔ اس واسطے حضرت موسیٰ نے وہ ہی عصا لے لیا۔ کہ اوس سے بکران جبرائیل۔ جب وہ عصا حضرت موسیٰ نے لے لیا تو حضرت شعیب کو اوس سے بڑی ندامت ہوئی۔ اور نکلے کہ جا کر اوس سے حضرت موسیٰ سے لے آئیں۔ کیونکہ وہ ایک امانت تھی جب حضرت موسیٰ نے دیکھا کہ وہ اوس عصا کو لینے آئے ہیں تو کہا۔ کہ میں تو یہ عصا نہیں دیتا۔ اور اس کے رد و بدل میں دونوں نے اوس شخص کو بیچ دیا کہ چشت اون کو پھلے ملے۔ پھر اون کے پاس آدمی کی صورت میں ایک فرشتہ آیا۔ اور اوس نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ موسیٰ اوس عصا کو زمین پر رکھ دیں۔ پھر موسیٰ اور

شعیب او سے دونوں الگ الگ اٹھائیں۔ جو اون میں سے اٹھائے وہ ہی او سے لے
 لے حضرت موسیٰ نے اس لیے او سے رکھ دیا۔ اور او سے لڑا کیوں کے باپ نے اٹھایا
 تو وہ عصا اون سے نہ اٹھا اور حضرت موسیٰ نے او سے ہاتھ پکڑ کر اٹھالیا۔ اس
 لیے شعیب نے وہ عصا اونہیں ہی دیدیا۔

یہ عصا عوج لایک قسم کی اونٹ لکٹیا کا تھا جس کے پہلوں پر تین مین خوشبو آتی ہے۔ اور جس کا
 پیر آٹھ دس فیٹ اونچا اور اوپر گیسے دار ہوتا ہے۔ قدیم زمانہ میں وہ بڑا متبرک سمجھا جاتا تھا
 اور عصا کا سر خمیدہ اور دو شاخہ تھا اور کہتے ہیں۔ کہ جنت کے آس کا تھا۔ جسے حضرت
 آدم اپنے ساتھ لائے تھے۔ اور اس عیصج کی لوگ اور بھی روایتیں بیان کرتے ہیں۔

۱۴۔ حضرت موسیٰ کا اپنی بی بی کو لیکر مدین
 سے روانہ ہونا اور سردی میں آگ کی تلاش میں
 نکلتا اور ایک عجیب آگ دیکھنا۔
 اور حضرت موسیٰ حضرت شعیب کے پاس دین
 برس تک اون کی بکریاں چراتے رہے و سارا
 یا اھلیم اور جب یہ مدت پوری ہو گئی تو حضرت

موسیٰ اپنی بی بی کو ایام سردی میں وہاں سے لیکر وہ روانہ ہوئے۔ جب وہ رات آئی
 کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو کرامت دینا چاہا۔ اور اوس میں اون کی نبوت
 کی ابتدا ہوئی۔ اور خدا تعالیٰ نے اون سے کلام کیا۔ تو وہ راستہ بول گئے۔ اور یہ نہ
 معلوم ہوا کہ ہر کو بجائیں۔ اوس وقت اون کی بی بی معاملہ تھی۔ اسی میں کہ بھارتوں کی رات
 تھی اور بارش اور برق و رعد کا زور ہو رہا تھا اور اون کی بی بی کے دروازہ شروع ہوا۔ اس پر
 اونہوں نے زند کو یعنی لکڑی کے چھماق کو نکالا۔ کہ اوس سے اپنی بی بی کے لیے آگ
 جلا لیں۔ اور اوس سے تا پین اور رات بسر کریں۔ اور صبح ہونے پر کسی حسن راستہ معلوم
 کریں۔ پھر اونہوں نے اپنا سوختہ نکالا۔ اور آگ نکالی۔ مگر وہ نہ نکلی اور نکلتے نکلتے

عاجز ہو گئے۔ اسی میں اونہیں آگ دکھائی دی۔ جب اونہوں نے اسے دیکھا تو سمجھے کہ آگ ہے۔ مگر وہ اندک نور تھا۔ تو اونہوں نے اپنی بی بی سے کہا۔ اِنِّیْ اَکْسَفْتُ تَاْمَرًا لِّعَلَّیْ اَیُّکُمْ مِنْهَا یَخْبِرُ اَوْ جَدَّوۃٌ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّکُمْ تَصْطَلُوْنَ اور مجھے آگ سی دکھائی دی ہے۔ میں وہاں جاتا ہوں شاید وہاں سے تمہارے پاس راستہ کی کچھ خبر ہے آؤں یا ہو سکے تو آگ کی ایک چنگاری ہی لیتا آؤں تاکہ تم اس سے تاپو۔ جب حضرت موسیٰ اس طرف گئے تو دیکھا کہ ایک نور ہے جو آسمان سے ایک عو سج کے درخت تک پھیلا ہوا ہے جو بہت ہی بڑا ہے بعض اس درخت کو عذاب کا درخت بھی بتاتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کو یہ دیکھ کر ایک حیرت ہو گئی۔ اور اس بڑی آگ کو جس میں وہاں مطلق نہ تھا دیکھ کر نہایت ڈرے۔ وہ آگ اس سبز درخت میں جل رہی تھی۔ اور برابر بڑھتی جاتی تھی اور وہ درخت سرسبز ہوتا جاتا تھا۔ جب حضرت موسیٰ اس کے قریب گئے تو وہ آگ پیچھے ہٹ گئی۔ اس سے وہ گہرائے اور لوٹے۔ پھر اوسمین سے آواز آئی۔ اس آواز کو سنکر اون کی تسلی ہوئی۔ اور اس کی طرف لوٹے۔

۱۵۔ حضرت موسیٰ سے آگ میں سے خدا کا بیان۔ قُلْنَا اِنَّا هَاؤُنَّ مِنْ مَّاءٍ حَلِیْلٍ وَّاِلَیْمِیْنَ کرنا اور عصا اور یہ بیضا کا معجزہ دیکر اونہیں فرعونؑ نے اس آواز کو سنا اور وہ اس آواز سے ڈر کر فرعونؑ کے پاس جانے کا حکم دینا اور اون کی درخواست پر حضرت ہارونؑ کو بھی اون کا شریک کرنا۔ اِنِّیْ اَنَا لِلّٰهِ سَرَبٌ الْعَلَمِیْنَ

اور جب حضرت موسیٰ آگ پاس پہنچے۔ تو اس مبارک مقام میں وادی کے دہنے کنارے جو ایک درخت تھا اس میں سے اون کو آواز آئی۔ کہ مبارک ہے وہ ذات جو اس آگ میں جلوہ فرما ہے اور مبارک ہیں وہ لوگ جو اس کے ارد گرد ہیں۔ اور اسے موسیٰ یہ تو ہم الہین سارے جہان کے

کی طرح بنجایا کرتا تھا اور اوسمین پانی آجایا کرتا تھا۔ اور جب کسی سیوے کی ضرورت ہوتی تو اوسے زمین میں گاڑ دیتے اور اوس میں شافین نکل آتی تھیں۔ اور اوسی وقت پہل لگ جاتے تھے۔

قَالَ اَلْقَهَا يَا مُوسٰى فَلَقَهَا فَاِذَا هِيَ جَنَّةٌ مَّسْكُوۡةٌ ۚ وَفَرَّيَا مُوسٰى
 کہ اس عصا کو ڈال دو چنانچہ موسیٰ نے اوسے زمین میں ڈال دیا۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ایک سانپ
 ہے اور دوڑ رہا ہے۔ اور اوس کا بڑا جسم ہے اور سانپ کی طرح بڑی تیزی سے چلتا ہے۔
 فَلَمَّا سَاۡرَاَهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّى مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ ۚ يَا مُوسٰى
 لَا تَخَفْ اِنَّكَ اِنۡتَ خَافَ كَذٰىۤى الْمُرْسَلُوۡنَ ۚ اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ اِنَّكَ
 مِنَ الْاٰمِنِيۡنَ ۚ قَالَ خُذْهَا وَ لَا تَخَفْ ۚ سَنُعِيۡدُهَا
 سَبِيۡرَہَا ۚ اِلَآ اَوَّلَ ۙ
 کہ جیسے زندہ سانپ چلتا ہو۔ تو بیٹھ پیر کر بیٹھا گے۔ اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اوسے
 موسیٰ اور نمین۔ ہمارے حضور میں ہو چکر پیغمبر مطہرین ہو جاتے ہیں ڈرا نہیں کرتے۔ آگے آؤ اور
 کسی بات کا خوف نہ کرو۔ تم ہر طرح سے امن میں ہو۔ اور فرمایا کہ اوسے پکڑ لو ڈرا نہیں۔ ہم اسی
 وقت اوس کی وہی پہلی حالت کر دیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر عصا ڈالنے کا حکم اوسے
 اس لیے دیا تھا کہ جب وہ فرعون کے سامنے ڈالیں تو ڈرا نہیں۔ جب حضرت موسیٰ
 آگے آئے تو فرمایا کہ اوسے پکڑ لو اور ڈرا نہیں۔ اور اوس کے منہ میں اپنا ہاتھ ڈال دو۔
 اس وقت حضرت موسیٰ ایک پٹمی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ اور ہاتھ آستین میں لپیٹ لیا
 تھا۔ اور وہ اوس سانپ سے ڈر رہے تھے۔ اس لیے حضرت موسیٰ کو خدا تعالیٰ نے اپنے
 ہاتھ سے اپنی آستین الگ ڈال دو۔ چنانچہ اوسہوں نے ڈال دی۔ اور اوس کے منہ میں

اپنا ہاتھ ڈال دیا۔ جبھی اون کا ہاتھ اوس کے منہ میں گیا ہے۔ تو دیکھتے کیا ہیں۔ کہ وہ جس طرح کا عصا پہلے تھا ویسا ہی ہو گیا۔ کچھ بھی سرق نہ رہا۔

پھر کہا۔ اَدْخُلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخَرُّجُ رَيْصًا ۚ وَمِنْ غَيْرِ سُورٍ ۚ واپنا ہاتھ اپنے گریبان میں رکھ لو وہ بہلا چنگا بے روگ سفید نکلے گا۔ (یعنی مرض جس نہ ہو گا۔ چنانچہ اونہوں نے اپنا ہاتھ گریبان میں رکھ لیا اور نکالا تو سفید برف کی طرح نکلا۔ اور اوس میں نور چمکتا تھا اور وہ کوئی مرض نہ تھا۔ پھر جب اونہوں نے اوسے پھر اندر رکھ لیا تو وہ بھی پہلے کی طرح کا ہو گیا۔ فَاذْلِكْ بُرْهَانًا مِنْ رَبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَامَلِيْكَ ۚ وَاللّٰهُمُّ كَا نُوْا قَوْمًا فَاسِقِيْنَ ۝ پھر فرمایا کہ یہ عصا اور یہ بیضا دونو معجزہ تھے تیرے پروردگار کی طرف سے

ملے ہیں۔ جو تیرے ذریعے فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں۔ وہ بڑے ہی نافرمان لوگ ہیں۔) قَالَ رَبِّ اِنِّیْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْا وَاَخْرَجُوْا هٰرُوْنَ هُوَ اَوْفَوْصَحْ ۚ مِّنِّیْ لِسَانَ اِنَّا رُسُلُهُ مَعِیْ سِرًا ۙ یُّصَدِّقُوْهُ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِیْكَ وَنَجْعَلُ لَّکَ اَسْلٰطًا ۙ فَلَا یَصِلُوْنَ اِلَیْکُمْ اَبَا یٰتٰنَا اَنْتُمْ اَوْ مِنْ اَتْبَعُکُمْ اَلْعٰرِلِیُّوْنَ ۝ (جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو فرعون کے پاس جانے کا حکم دیا۔ تو اونہیں اپنے بھائی کے کا سبب یاد ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ پروردگار

میں نے تو اون کا ایک آدمی مار ڈالا ہے۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ مجھے اس کے روض میں قتل نہ کر دیں۔ اور میرے بھائی ہارون گفتگو میں مجھے زیادہ بہتر ہیں۔ تو اون کو بھی میرا مددگار بنا کر میرے ساتھ بھیج کہ وہ میری تصدیق کریں۔ فرمایا کہ اچھا ہم تمہارے بھائی کو تمہارا قوت بازو بنائینگے اور تم دونو کو ایسا غلبہ دیں گے کہ فرعون کے لوگ ایذا رسانی کی غرض سے تم تک پہنچ نہ سکیں۔

نہ سکیں گے۔ تم ہمارے معجزہ لیکر جاؤ۔ تم دونو اور جو تمہاری پیروی کریں گے سب غالب رہو گے۔

۱۶۔ حضرت موسیٰ کا مصر جانا اور
حضرت ہارون کو اپنے ساتھ لیتا۔
آئے اور اد سے لیکر مصر کی طرف چلے گئے۔ اور
وہاں رات میں جا کر داخل ہو گئے اور اپنی مان کے یہاں جا کر مہمان ہو گئے۔ لیکن
اونہیں یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ میری مان ہے اور نہ مان کو معلوم تھا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔
پھر حضرت ہارون آئے۔ اور اپنی مان سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے۔ ادس نے
کہا کہ یہ کوئی مہمان ہے۔ پھر اونہوں نے حضرت موسیٰ کو بلایا۔ اور ادن کے ساتھ
کھانا کھایا۔ اور ادن سے حضرت ہارون نے پوچھا کہ تم کون ہو۔ کما میں موسیٰ ہوں
یہ سنتے ہی وہ اٹھے اور دونو باہم بنگلیہ ہو گئے۔

یہی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو وہاں سات روز تک چھوڑ دیا تھا
پھر سات روز بعد ادن سے کہا کہ جو تیرے رب نے تجھ سے کہا ہے ادس کا جواب دے۔
قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي اَمْرِي وَاَحْلِلْ عُقْدًا مِّنْ
لِّسَانِي وَيُفْقَهُو قَوْلِي ط وَاَجْعَلْ لِّي وِزْرًا مِّنْ اَهْلِي هَاسِرُونَ
اَخْرَجُ ط اَشَدُّ حَسْرَةً اَنْزِلْنِي ط وَاَشْرِكْ لِي فِيْ اَمْرِيْ كَيْتَبَعَكَ كَيْتَبَعَكَ كَيْتَبَعَكَ
جناب باری میں عرض کیا۔ کہ میرا دل کھول دے اور میرے کام کو آسان کر اور میری زبان میں جو کلمت
کی گڑبڑ ہوئی ہے او سے بھی داکر دے۔ تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھیں اور میرے
خاندان والوں میں میرے بہائی ہارون کو میرا وزیر بنا اور ادن سے میری ہمت بندھا اور میرے
کام میں ادن کو میرا شریک کر۔ تاکہ ہم دونو یکدل ہو کر کثرت سے تیری تسبیح و تقدیس کریں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اونہیں فرعون پاس جانے کے لیے حکم دیا۔ ان ایام میں جب کہ حضرت موسیٰ اللہ تعالیٰ کے پاس تھے اور ان کی بی بی وغیرہ اپنی جگہ پر پڑے رہے اور انہیں یہ نہیں معلوم تھا۔ کہ حضرت موسیٰ کمان بہن۔ اتنے میں کوئی مدین کا چرواہا آیا۔ اور اونہیں پہچانکر مدین کو بلا لے گیا۔ اور وہ اس وقت تک حضرت شعیب کے ہی پاس رہی۔ جہتک کہ دریا نہ چرا۔ (جب کا ذکر آئندہ آتا ہے) پھر وہ حضرت موسیٰ کے پاس چلے آئے۔

اور حضرت موسیٰ مصر کو گئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ہارون پر وحی بھیجی اور ان کو بتایا کہ حضرت موسیٰ سفر سے واپس آتے ہیں اور ان سے جا کر ملو۔ اس لیے وہ مصر سے نکلے۔ اور ان سے جا کر ملے حضرت موسیٰ نے ان کو کہا۔ کہ ہارون اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرعون کی طرف رسول کر کے بھیجا ہے۔ تم میرے ساتھ چلو۔ کہا۔ بہت بہتر بسر و چشم۔

پھر جب وہ حضرت ہارون کے گھر آئے۔ اور انہوں نے ذکر کیا۔ کہ وہ فرعون کے پاس جائیں گے تو حضرت ہارون کی بیٹی نے یہ بات سن پائی۔ اور حضرت موسیٰ اور ہارون کی ماں کو خبر ہو گئی۔ یہ سنتے ہی وہ چلا پڑی اور اونہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دلائی۔ کہ فرعون کے پاس مت جاؤ۔ نہیں تو وہ تم دونوں کو مار ڈالے گا۔

۱۷۔ حضرت موسیٰ اور ہارون کا فرعون پاس جانا مگر انہوں نے کچھ پروا نہ کی۔ اور شب کے اور حضرت موسیٰ کا عصا اور پیر بیضا کا معجزہ اوروں کو کھانا

بجایا۔ فرعون نے دربان سے کہا۔ کہ یہ کون شخص ہے جو اس وقت میرے دروازہ پر لپکارتا ہے۔ دربان ان کے پاس آئے اور ان سے دریافت کیا۔ کہ وہ کون ہیں

ہیں۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ ہم دونوں شخص پروردگار عالم کے پیچھے ہوئے ہیں۔ دربان نے یہ جا کر فرعون سے اس کی اطلاع کی۔ اور اوس نے حضرت موسیٰ کو اندر بلا لیا اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ موسیٰ اور ہارون دو سال تک فرعون کے دروازہ پر صبح شام جاتے اور اندر جانے کی اجازت چاہتے تھے۔ مگر کسی کی جبارت نہیں پڑتی تھی۔ کہ اون کا حال کوئی فرعون سے عرض کرتا۔ آخر کار ایک مسخرہ نے جو فرعون کو اپنی باتوں سے خوش کیا کرتا تھا ان کا حال اوس سے کہ دیا۔ اور فرعون نے اونہیں اندر بلا لیا۔

جب یہ اندر اوس کے پاس گئے۔ تو حضرت موسیٰ نے اوس سے کہا۔ میں پروردگار عالم کی طرف سے بھیجا ہوا آیا ہوں۔ کہ آپ نبی سر ایل کو ہمارے ساتھ رخصت کر دیں۔ فرعون نے اونہیں پہچان لیا۔ قَالَ اَلَمْ تَرْبَّيْنِيْ فِتْنًا وَّلَيْدًا اَوْ كَبَتْتَ فِتْنًا مِّنْ عَمْرِئِكَ سَنِيْنٌ مَّا فَعَلْتَ وَفَعَلْتُكَ اَللّٰهُمَّ فَعَلْتَ طَوَّأَنْتَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ قَالَ فَعَلْتُهَا اِذَا وَاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ فَقَرَّرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَٰبِيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

اور کہا۔ کہ موسیٰ تمہیں ہم نے کیا بچہ سامنےں پالا تھا۔ اور کیا تم نے اپنی عمر کے کتنے ہی سال ہمارے درمیان میں بسر نہیں کیے ہیں۔ اور تم نے ایک اور بھی حرکت کی تھی یعنی ایک قبلی کا خون کیا تھا اور تم بڑے ہی ناشکرے ہو۔ حضرت موسیٰ نے کہا۔ کہ میں دن دن وہی یہ غلطی کر بیٹھا تھا اور بیشک میں نے بڑا کیا تھا اور اسی لئے جب مجھ کو تم سے خوف ہوا۔ تو میں تمہارے یہاں سے بہاگ گیا۔ لیکن اوس کے بعد میرے پروردگار نے مجھے دانائی یعنی نبوت (عطا فرمائی ہے۔ اور پیغمبروں میں سے مجھے بھی ایک پیغمبر بنایا ہے۔ فرعون نے اون سے کہا۔

کہ اگر تم کوئی اپنے پیغمبری کا ثبوت لائے ہو۔ قَاتِ بِهَآ اِنْ كُنْتُمْ الصّٰدِقِیْنَ
فَاَلْقُوْا عَصَاكُمْ فَذَا اِهْلُ تَعْنٰنٍ مُّبِیْنٌ ۝ اور اگر ہے ہو تو لاؤ کماؤ اس پر حضرت موسیٰ
نے اپنے عصا کو ڈال دیا۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ وہ ایک کلمہ کلام از دہا ہو گیا۔ اور نہ کہ لاوا تو اس
نیچے کا جبر اتور میں پر رہا۔ اور اوپر کا قلعے اور پر ہونچ گیا۔ اور فرعون کی طرف چلا
کہ اوسے پکڑے۔ فرعون اوس سے ڈر کر اور گبر کر اٹھا۔ اور کپڑوں میں ہگ رہا۔
پھر اسی خوف سے بیٹل روز سے زیادہ اوسے دست آستے رہے۔ اور مرنے کے
قریب ہو گیا۔ غرض فرعون نے حضرت موسیٰ کو پروردگار عالم کی قسم دلائی۔ کہ وہ اپنے
اثر وہے کو ہٹالین۔ حضرت موسیٰ نے اوسے پکڑ لیا۔ اور وہ پھر عصا ہو گیا۔

پھر حضرت موسیٰ نے اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال لیا۔ وَتَوَعَّدُهُ فَاِذَا اِهْلُ بَصَا
اور پر اپنے ہاتھ کو وہاں سے نکالا۔ تو وہ نکالنے کے ساتھ ہی پسیدہ کماؤ دیا۔ جیسے برف ہو
اور اوس میں نوجھکتا تھا۔ پھر اوسے گریبان میں لوتا لے گئے تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا کہ پہلے
تھا۔ پھر مکر اوسے نکالا۔ تو اوس کا نور آسمان میں ایسا چمکنے لگا۔ کہ اوس پر نظر نہیں ٹھیرتی
تھی۔ اور اوس کے چاروں طرف روشنی ہو گئی تھی۔ اور لوگوں کے گھروں کے اندر
اوس کی روشنی پہنچ گئی تھی۔ اور کھڑکیوں سے اور پردوں کے پرے سے نظر آتا
تھا۔ اور ایسا چمکتا تھا۔ کہ فرعون کی نظر اوس پر نہیں ٹھیر سکی۔ پھر حضرت موسیٰ نے اوس
اپنے گریبان میں کر لیا۔ اور نکالا تو اوس کا وہ ہی رنگ ہو گیا جو پہلے تھا۔

۸ حضرت موسیٰ کو تبلیغ رسالت میں نرمی کا حکم اور اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور ہارون پر

نہ عمن کا اودن کے ایذا کا مشورہ کرنا۔ وحی بھی فقوٰک لہ قولاً لِنَبِّا لَعَلَّہ

یَسْتَذِکْرُوْا وَیَحْشٰوْا ۝ اور نہ بایا کہ اوس سے جا کر نرمی سے بات کرنا شاید وہ سمجھ جائے

کہ نہیں بلکہ تم ہی ڈالو۔ اس پر ساحرون نے اپنی رسیاں اور اپنی لائٹیاں ڈال دیں۔ تو دیکھتے
 کیا ہیں۔ کہ وہ آنکھوں کے سامنے ایسے بڑے بڑے سانپ ہو گئے کہ جیسے
 پہاڑ ہوں اور تمام میدان اون سے بھر گیا۔ ایک دوسرے کے اوپر چڑھ چڑھ کر چلنے
 لگے۔ **فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيفَةً مُّوسٰی** اس سے حضرت موسیٰ کو اپنے دل میں
 خوف معلوم ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بھیجی۔ **اَلْقِ مَآثِرَیْہِمْ**
تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اور فرمایا کہ جو عصا تمہارے دہنے ہاتھ میں ہے اس سے زمین پر ڈال دو کہ انہوں
 نے جو یہ (گڈا) بنا کر کھڑا کر دیا ہے اسے ایک دم میں ہرپ کر جائے۔ حضرت موسیٰ نے
 اپنے ہاتھ سے اپنا عصا ڈال دیا۔ تو دیکھتے کیا ہیں کہ وہ ایک بڑا اثر دبا ہو گیا۔ اور جو
 اونہوں نے اپنی رسیاں اور اپنی لائٹیاں ڈالی تھیں اور وہ نظروں میں سانپوں کی طرح
 معلوم ہوتی تھیں۔ انہیں ہرپ ہرپ کر کے کمانے اور ننگلے لگا۔ اور اس قدر کمایا۔
 کہ وہ بالکل ہو چکے کچھ باقی نہ رہا۔ پھر حضرت موسیٰ نے اپنے عصا کو پکڑ لیا۔ پکڑتے
 ہی وہ جیسا پہلے تھا ویسا ہی ہو گیا۔

۴۵۔ ساحرون کا حضرت موسیٰ پر ایمان لانا اور فرعون
 کا اونہیں اور قریل اور اس کی بی بی کو قتل کرنا۔ آدمی تھا۔ اس سے اس کے ساتھیوں نے

کہا۔ کہ موسیٰ کا عصا ایک عظیم اثر دبا ہو گیا ہے۔ اور ہماری بیبیوں اور لائٹیاں کو ہرپ
 کئے جاتا ہے۔ اس نے پوچھا۔ تو کیا ابھی تک وہ نیت و نابود نہیں ہوا۔ اور نہ اپنی
 پہلی حالت پر آیا۔ کہا۔ کہ نہیں۔ تو کہا۔ کہ یہ جادو نہیں۔ پھر یہ کمر وہ سجدہ میں گر پڑا اور جتنے
 ساحر تھے اون سب نے اس کی تقلید کی۔ **وَقَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ**
مُوسٰی وَہٰٓرُوْنَ اور بول اٹھے کہ ہم پروردگار عالم پر جو موسیٰ اور ہارون کا پروردگار ہے

ایمان لائے۔) قَالَ فِرْعَوْنُ اَمْسِكْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اَذْلَكَ لَكُمْ لَهٗ لَكِبْكُمُ الَّذِي تَعْبُدُوْنَ
 السَّمٰوٰتِ فَلَا قَطْعَ اَيْدٍ لِّكُمْ وَاَسْرُجْكُمْ مِنْ خِلَافٍ وَّاَصْلَبْكُمْ فِرْعَوْنُ لَمْ يَخْلُ
 دفرعون نے کہا۔ کیا اس سے پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں تم موسیٰ پر ایمان لے آئے۔ ہونہ ہو
 موسیٰ ہی تھا۔ اظہار کرو ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے۔ ہم تمہارے ہاتھ پانوں اُنٹے میں دبے
 کاٹیں گے۔ اور تم سب کو سولی پر چڑھا دیں گے۔)

چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا۔ اور اون کے ہاتھ پانوں کاٹے۔ اور اون کو قتل کر ڈالا
 اور وہ کمر ہے تے سَکَبَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَدْرًا وَّقَوْنَا مُسْلِمِيْنَ ہر پروردگار
 ہمارے اب ہم پر تو صبر کر دے کہ وہ سے اور ہم کو ایسا کر کہ تیری ہی اطاعت میں مین۔) اس لیے
 یہ لوگ جو صبح کو کفار میں سے تھے شام کو شہید ہو کر مرے۔

اور خرقیل جو فرعونین میں تھا مومن تھا۔ اور اپنا ایمان چھپاے ہوئے تھا۔ اور بعض
 لوگ کہتے ہیں کہ وہ نبی اسرائیل میں سے تھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ وہ قبیلہ تھا۔ اور کوئی
 کوئی یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ وہ بڑبڑی تھا جس نے وہ تابوت بنایا تھا۔ جس میں حضرت
 موسیٰ کو رکھ کر دیا۔ نیل میں اون کی مان نے ڈال دیا تھا۔ جب اوس نے دیکھا کہ حضرت
 موسیٰ کو ساحر و جادو غلبہ حاصل ہو گیا۔ تو اوس نے ایمان ظاہر کر دیا۔ بعض کہتے ہیں کہ اوس نے اپنا ایمان اس سے پہلے ہی ظاہر
 کر دیا تھا۔ غرض جب اوس نے اپنا ایمان ظاہر کر دیا تو وہی ساحر و جادو ساختم قتل کر دیا گیا۔ اور صلیب اوس پر دی گئی۔
 اُس کی ایک بلبل بھی تھی وہ بھی مومن تھی اور اپنے ایمان کو چھپاے ہوئے تھی۔ اور
 وہ فرعون کی بیٹی کی مشاطہ تھی۔ ایک مرتبہ وہ اوس کے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی۔
 کہ کہیں کنگھی اوس کے ہاتھ سے گر گئی۔ تو اوس نے کہا بسم اللہ۔ فرعون کی بیٹی نے
 کہا۔ کہ کیا اللہ سے مراد تیری میرے باپ سے ہے۔ اوس نے کہا نہیں بلکہ اوس سے

امرا میری میرے پروردگار اور تیری اور تیرے پاس کے پروردگار سے ہر فرعون کی بیٹی نے یہ بات اپنے باپ سے کہی فرعون
 اوسے اور اوسکے بچوں کو بلایا۔ اور پوچھا کہ تمہارا کون پروردگار ہے کہا میرا پروردگار اور تیرا پروردگار اوسد ہے
 اس فرعون نے حکم دیا۔ کہ ایک تنور لائیں پھر اوس اور اوسکی اولاد کو عذاب دیجی کیلئے اوس کو گرم کرایا۔ وہ بولی۔ کہ میری ایک زوجہ
 ہے اگر آپ مائین تو بڑی مہربانی ہوگی۔ فرعون نے پوچھا وہ کیا ہے۔ کہا کہ میری اور
 میرے بچوں کی بڑیاں جمع کر دی جائیں اور انہیں دفن کر دیا جائے۔ کہا اس کی
 اجازت ہے۔ اور اوس کی اولاد کو حکم دیدیا۔ کہ ایک ایک کر کے تنور میں ڈال دین
 چنانچہ اس کی قمیص کی گئی۔ ان میں سے سبے آخرین ایک ننا بچا تھا۔ اوس نے
 اپنی ماں سے کہا کہ امان تو اس مصیبت پر صبر کر تو ہی حق پر ہے۔ اس پر ماں اور وہ بچہ
 دونو تنور میں ڈال دئے گئے۔

۲۱۔ آسیہ کا حضرت موسیٰ پر ایمان لانا اور آسیہ فرعون کی بی بی بنی اسرائیل میں سے
 فرعون کا اوسے ہی قتل کرنا۔ تھی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ادون میں سے
 نہ تھی۔ لیکن یہ مومن ہو گئی تھی۔ اور اپنا ایمان چھپاے ہوئے تھی۔ جب اوس کی مشاطہ
 قتل کر دی گئی تو آسیہ نے دیکھا۔ کہ فرشتے اوس کی روح کو اوپر لیے جا رہے ہیں۔ اوس
 تعالیٰ نے اوس کی عبارت ایسی کر دی تھی کہ جس سے اوس نے فرشتوں کو دیکھ لیا تھا۔
 اور جس وقت کہ اوس مشاطہ پر ظلم ہو رہا تھا۔ تو آسیہ اوسے دیکھ رہی تھی۔ جب اوس نے
 فرشتوں کو دیکھا تو اوس کا ایمان اور بھی مضبوط ہو گیا۔ اور اوسے خوب یقین آ گیا کہ موسیٰ
 سچے پیغمبر ہیں۔ وہ اسی سوچ بچار میں تھی۔ کہ فرعون گھر میں آیا۔ اور اوس سے مشاطہ کا حال
 بیان کیا۔ آسیہ نے کہا کہ تیری شامت آئی ہے۔ جو تو اوسد تعالیٰ سے لڑائی لڑتا ہے
 فرعون نے کہا۔ کہ تجھے بھی کچھ اسی جنون نے لیل کیا کہ جو مشاطہ کو ہو گیا تھا۔ کہا مجھے

تو جنوں نہیں ہو گیا۔ بلکہ میں اپنے ادتیرے اور تمام عالم کے پروردگار پر ایمان لائی ہوں یہ سنتے ہی فرعون نے اپنی ساس کو بلایا۔ اور کہا کہ تیری بیٹی پر بھی وہ ہی بلا نازل ہوئی ہے جو مشاطہ پر ہوئی تھی۔ اور قسم کھائی کہ اگر اوس نے موسیٰ کے خدا سے کفر نہ کیا تو میں اوسے موت کا مژہ چکھاؤں گا۔ اس واسطے اوس کی مان اوسے غلوت میں لیگئی۔ اور اوس سے کہا کہ فرعون کی بات کو مانے آئیے کہ خدا کے ساتھ تین اب کفر نہیں کروں گی۔ جب فرعون نے یہ سنا تو اپنے سامنے چار یمنین لڑھکائیں۔ اور آئیے کو عذاب دے دے کر مرادیا۔

جب اس بی بی نے موت کو دیکھا۔ تو کہا۔ رَبِّ بِنِّسْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنَ قَرْعُونَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ۔ اسے پروردگار میرے واسطے اپنے پاس جنت میں تو ایک مکان بنا۔ اور مجھے فرعون اور اوس کے عمل سے بچا۔ اور نیز مجھے ان ظالم لوگوں سے نجات دے۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے اوس کی بعثت قبول دی اور اوس نے فرشتوں کو اور نیز اوسے اغراض اکرام کی چیزیں کو دیکھا جو اوس کے لیے وہاں تیار ہوئی تھیں۔ اور یہ دیکھ کر خوش ہوئی۔ اور ہنسی۔ فرعون نے کہا دیکھو اس کے جنوں کی بیان تک نوبت پہنچ گئی ہے۔ کہ اس عذاب کی حالت میں بھی ہنستی ہے پھر اس کے بعد وہ مر گئی۔

۲۲ فرعون کا بی اسرئیل کو تنگ کرنا اور حضرت موسیٰ کا اوس میں تسلی دینا۔

۲۳ فرعون نے دیکھا کہ اوس کی قوم پر حضرت موسیٰ کا رعب جھا گیا۔ تو وہ اس اندیشہ سے بڑا متردو ہوا۔ کہ اوس کے لوگ اوس کی عبادت چھوڑ کر کہیں حضرت موسیٰ پر ایمان نہ لے آئیں۔ تو اوس نے ایک حیلہ بنایا۔ اور اپنے وزیر سے کہا۔ یا ہامان اِنْسِ لِي صَرْحًا

لَعَلَّيْكُمْ السَّبَابَ السَّمُوتِ فَاطْلَمَ الْوَالِدِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّكَ كَاذِبًا
 اسے ہامان تو میرے لیے ایک ستارہ بنوا۔ شاید ہمیں وہ راستے جو آسمان کے چڑھنے کے مین لمجائن۔
 پھر ہم موسیٰ کے خدا ملک پہنچ جائیں۔ لیکن ہم تو اسے جھوٹا سمجھتے ہیں۔ اس لیے ہامان نے
 چونہ بنوایا۔ اور یہی شخص ہے جس نے سب سے پہلے چونہ بنوایا ہے۔ پھر اس نے
 کاریگروں کو جمع کیا۔ اور سات برس میں اسے بنوایا۔ اور اتنا بلند کرایا۔ کہ اس کے
 مقابلہ کی اور کوئی عمارت نہ رہی۔ یہ بات حضرت موسیٰ پر نہایت گران گزری۔ اس واسطے
 اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بھیجی۔ کہ موسیٰ تم اسے جو وہ چاہتا ہے کرنے دو۔ میں نے
 ڈھیل چھوڑ دی ہے۔ اور ایک آن واحد میں اس کے تمام کام میٹ دوں گا۔ پھر
 جب یہ عمارت بن کر مکمل ہو گئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا۔ اور اونہوں نے وہ مکان
 گرا دیا۔ اور جو جو کاریگر اور کارپرداز وہاں تھے انہیں سب کو مار ڈالا۔ جب فرعون نے
 اللہ کی یہ حکمت دیکھی۔ تو اپنے لوگوں کو حکم دیا۔ کہ بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰ کے
 ساتھ سختی سے پیش آئیں۔ چنانچہ اونہوں نے ایسا ہی کرنا شروع کیا۔ اور بنی اسرائیل
 سے ایسے کام لینے لگے کہ جو ان کی طاقت سے بھی باہر تھے۔ اور مرد اور عورتوں دونوں
 سے سختی کا برتاؤ ہونے لگا۔ پہلے یہ دستور تھا۔ کہ جب بنی اسرائیل سے کوئی کام لیتے
 تو انہیں کہانے کو دیا کرتے تھے۔ لیکن اب اونہوں نے کہنا دینا ہی چھوڑ دیا۔ اس لیے
 جب وہ کام کر کے آتے تو ان کا بُرا حال ہو جاتا تھا۔ اور پھر اپنی قوت حاصل کرنے کے واسطے
 انہیں محنت کرنا پڑتی تھی۔ اس لیے بنی اسرائیل نے اس امر کی حضرت موسیٰ سے
 شکایت کی حضرت موسیٰ نے کہا۔ اَسْتَعِينُوا بِاللّٰهِ اَصْبِرُوا ط اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَيْسُ تَهَا
 مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ عَسَىٰ اَنْ يَّكُنْ مِنْكُمْ رَجُلٌ يَهْدِيكُمْ اِلَىٰ سَبِيلِكُمْ

﴿الَّذِينَ يَنْظُرُونَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ﴾ لوگو! اللہ سے مدد مانگو اور صبر رکھو۔ ملک تو سب اللہ ہی کا ہے۔ اللہ بندوں میں سے جسے چاہتا ہے۔ اس کا مالک بنا دیتا ہے۔ اور انجام خیر پر ہیز گار دن کا ہی ہوتا ہے۔ اب وہ وقت قریب آگیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کو ہلاک کر ڈالے۔ اور تمہیں بجائے اس کے ملک میں قائم کرے۔ دیکھئے کہ پھر تم کیسے عمل کرتے ہو۔

۳۳۔ خدا تعالیٰ کا فرعون پر مصائب کا نازل کرنا گھر ہی اون کا ایمان نہ لانا۔ سے انکار کیا اور کفر پر ہی جمے رہے۔ تو

اللہ تعالیٰ نے اون پر اپنے معجزہ نبی بھیجے۔ چنانچہ ان میں سے پہلے طوفان بھیجا۔ یعنی علی التواتر اون پر مینہ برسایا۔ اور ان کی تمام چیزیں غرق ہو گئیں۔ تو وہ لوگ بولے۔
يَا مَوْسَىٰ اِذْعُ لَنَا رَبًّاكَ (اے موسیٰ ہمارے واسطے اپنے پروردگار سے دعا مانگ) کہ اس بلا کو ہم سے دور کر دے۔ پھر ہم تجھے پر ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ روانہ کر دیں گے۔ حضرت موسیٰ نے اس لیے دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ نے اس بلا کو دور کر دیا۔ اور اون کے کیت او گے اور پھلے ہوئے۔ اس پر کہنے لگے۔ کہ اس مینہ کی تو ہم کو ضرورت ہی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اون پر ٹیڑھی بھیجی۔ جس نے اون کی کیتی کالی۔ یہ دیکھا اونہوں نے پھر حضرت موسیٰ سے دعا چاہی۔ اور کہا۔ کہ اگر یہ مصیبت رفع ہو جائے تو ہم ایمان لے آئیں گے اللہ تعالیٰ نے یہ مصیبت بھی دور کر دی لیکن وہ پھر بھی ایمان نہ لائے۔ اور کہا کہ ہماری کیتی کچھ باقی رہ گئی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اون پر بالہ ال کو بھیجا۔ جو قمل (یعنی سنڈی) کو کہتے ہیں۔ اس نے تمام کیتی اور ستری کو کسا کر بیا کر دیا۔ یہ سنڈی کتنی اون کے گناہوں کو ہی خراب کر دیتی تھیں

اور وہ کسی طرح اون سے بچ ہی نہ سکتے تھے۔ اس واسطے اونہوں نے پھر حضرت موسیٰ سے کہا۔ کہ اگر یہ جاتی رہیں تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ حضرت موسیٰ نے دعا کی۔ مگر وہ ایمان نہ لائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اون پر مینڈکین بھیجیں۔ اور اون کی یہ کثرت ہو گئی۔ کہ ہانڈیوں میں اور کمانوں میں آکر گر کرنے لگیں۔ اور اون سے گھر بہہ گئے۔ پھر اونہوں نے حضرت موسیٰ سے کہا۔ کہ اگر یہ دور کر دو تو ہم ایمان لے آئیں پھر حضرت موسیٰ نے اون کا کٹنا کیا۔ مگر وہ بہہ ہی ایمان نہ لائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اون پر خون بھیجا۔ جس سے فرعون و گونگودن میں خون ہو گیا اور یہ کیفیت ہو گئی۔ کہ اسرائیلی اور فرعون و دونوں ایک ہی جگہ سے پانی پیتے مگر اسرائیلی کے تین میں پانی آتا۔ اور فرعون جب پیتا تو وہ خون ہوتا۔ اور اگر اسرائیلی اپنے منہ میں پانی لیکر کسی فرعون کے منہ میں ڈال دیتا تو اس کے منہ میں جاتے ہی خون ہو جاتا۔ یہ حالت سات روز تک رہی۔ اس پر پھر اونہوں نے حضرت موسیٰ کی خوشامد کی کہ اگر یہ عذاب جاتا رہے تو ہم ایمان لے آئیں گے لیکن بہہ ہی وہ ایمان نہ لائے۔ جب حضرت موسیٰ اون سے مایوس ہو گئے کہ وہ اور فرعون کوئی ایمان نہ لائیں گے۔ تو حضرت موسیٰ نے اون پر بددعا کی۔ اور حضرت ہارون نے آمین کہی۔ قَالَ رَبَّنَا إِنَّكَ أَمِيتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَتْهُ تَبٰیۤتُہٗ وَ اَمْوَالًا فِیْ حَیَۃِ الدُّنْیَا رَبَّنَا لَیْضُلُوْا عَنْ سَبِیْلِکَ رَبَّنَا الطِّمَسُ عَلٰی اَمْوَالِہِمۡ وَاَسْلُدُوْا سُلُوۡکَہُمۡ فَلَا یُؤْمِنُوۡا حَتّٰی یُؤٰی الْعَذَابُ الرَّکِیْمَ ۝ قَالَ قَدْ اُجِیْبْتُ دَعْوَتُکُمَا

حضرت موسیٰ نے عرض کیا۔ اے پروردگار تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں بڑی شان و شوکت اور دولت دے رکھی ہے۔ اے پروردگار تو نے یہ چیزیں انہیں اس واسطے دے رکھی ہیں۔ کہ وہ لوگوں کو تیرے راستے سے بہکا دیں۔ اے پروردگار تو ان کے ماہوں کو ستیاناس کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے کہ وہ نعت عذاب دیکھنے

بغیر تجھ پر ایمان ہی نہ لائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ تمہاری دونوں کی دعا قبول ہوگئی۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اون کی دعا قبول کر لی۔ تو اون کے گھوڑے اور جواہر اور شان و شوکت کی چیزیں چھوڑ کر عام چیزیں سب پتھر کی کر دیں۔ اور اون کے تمام نخل اور گندم اور آٹا وغیرہ پتھر ہو گیا۔ اور یہ بھی اون معجزات میں سے ایک معجزہ ہو گیا جو حضرت موسیٰ نے اون کے سامنے کیے تھے۔ یہ سب نو معجزہ تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۚ يَعْنِي هَمْزُ مُوسَىٰ كُنُو كَيْلَ كَيْلِ مُعْجَزَاتِهِ تَعْنِي اور وہ یہ ہیں۔ عَصَا۔ يَدَّيْضَا۔ طُوفَانٌ۔ قَحْطٌ۔ مَلَحٌ۔ مَيْدُوكٌ۔ سُنْدِيَانٌ۔ نُحُوتٌ۔ اَمْوَالٌ كَالْمِلْحَامِ مَيْسُطٌ كَرْنَا اور پتھر بنانا۔

۲۴۔ حضرت موسیٰ کا مصر سے بنی اسرائیل کو لیکر ہانگنا اور دریا نیل کے پار ہو جانا۔

لیکروہان سے نکل جانے کے لیے حکم دیا۔ اور فرمایا۔ کہ حضرت یوسف بن یعقوب کا تابوت بھی وہاں سے لیجاؤ اور جا کر ارض مقدس میں اسے دفن کر دیں۔ حضرت موسیٰ کو حضرت یوسف کی قبر معلوم نہ تھی۔ اس لیے اونہوں نے اس کی جستجو کی۔ اون کی قبر کا مقام حضرت ایک بوڑھی عورت کو معلوم تھا۔ اس نے بتایا کہ دریا نیل میں فلان جگہ اون کی قبر ہے۔ جب یہ معلوم ہو گیا تو حضرت موسیٰ نے اسے وہاں سے نکال لیا اور اپنے ساتھ لے لیا۔ اون کا جنازہ ایک مرمر کے تابوت میں تھا۔

پھر حضرت موسیٰ چلے۔ اور اونہوں نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ قبیلوں سے زیور عایت الرین۔ اور جہانکس ہو کر ہر کچھ نکلیں چنانچہ اونہوں نے حکم کی تعمیل کی۔ اور بہت چیزیں الرین۔ اور حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو لیکر اتر میں نکلے۔ قبیلوں کو یہ حال معلوم نہ تھا۔ اور حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو پیچھے پیچھے اور حضرت ہارون اون کے آگے آگے تھے۔

جس وقت یہ بنی اسرائیل مصر سے نکلے ہیں تو اون کی تعداد چھ لاکھ بیس ہزار تھی۔ اون کے پیچھے پیچھے فرعون بھی روانہ ہوا۔ اور اوس کی فوج کے آگے آگے ہامان تھا فلماً مَرَّ اَعْيَ الْجُمُعَانِ قَالَ اَصْحَابُ مُوسَى اِنَّ الْمَدْرَ كُوْنٌ ۝ (پھر دونوں فوج بنی اسرائیل اور فرعون کی ایک دوسرے کے قریب آگئیں ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔ تو حضرت موسیٰ کے لوگوں نے کہا۔ کہ اب تو دشمن نے ہم کو آیا۔) موسیٰ تیرے آنے سے پہلے ہی یہ لوگ ہمیں ایذا دیتے تھے اور تیرے آنے کے بعد بھی ہمیں یہ تساتے ہیں۔ پہلے تو یہ تھا۔ کہ ہمارے لڑکوں کو وہ ذبح کرتے اور لڑکیوں کو رکھ لیا کرتے تھے۔ اور اب یہ ہے کہ فرعون ہمیں بکڑا جاتا ہے اور پکڑتے ہی قتل کر دے گا قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّ سَيَهْدِي ۝ حضرت موسیٰ نے کہا کہ ہرگز نہیں۔ میرے ساتھ میرا پروردگار ہے۔ کوئی دم میں وہ مجھے بچاؤ کا راستہ دکھائیگا اور بنی اسرائیل دریا تک پہنچ گئے۔ اور اب دریا کے اور اون کے درمیان کچھ فاصلہ رہا۔ اور فرعون پیچھے سے آگیا۔ اس سے اونہیں اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا۔ مگر حضرت موسیٰ آگے بڑھے۔ اور اپنا عصا دریا میں مارا۔ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فَرَقٍ كَالظُّوْدِ الْعُظْمِ ۝ (اور دریا بہت بڑے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اور ہر ایک ٹکڑا گویا ایک اونچا پہاڑ بن گیا۔) اور اون میں ہر سبط کو ایک ایک راستہ یعنی بارہ راستے ہو گئے جو کہ ایک سبط اور دو سبط کو نہیں دیکھ سکتا تھا اس واسطے سبط نے کہا کہ ہمارا ساتھی ہلاک ہو گیا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے بانی کو حکم دیا۔ اور اون میں درتے ہوئے اور ہر ایک سبط کو اپنے دھننے بائیں جانب نظر آنے لگے اور وہ نکل کر پار ہو گئے۔

۲۵۔ فرعون کا اور اوس کے ساتھیوں کا اور اتنے میں فرعون اور اوس کے ساتھی دریا سے نیل میں غرق ہونا۔

کہ بانی ہو گیا تھا۔ اور اوس میں راستے بن گئے۔ تہہ وہ اوس نے دیکھا تو کہا۔ کہ دیکھو دریا

میرے سب سے جدا جدا ہو گیا ہے۔ اور میرے واسطے اوس میں راستے ہو گئے ہیں کہ میں اپنے دشمنوں کو جا کر بکڑاؤں۔

جب فرعون اور راستوں کے کنارے پر جا کر کھڑا ہوا۔ تو اوس کا گھوڑا اوس کے اندر جانے سے رُک گیا اس لیے جبریل ایک مادیان پر سوار ہو کر آئے جس کو گھوڑے کی ضرورت تھی۔ جب اس مادیان کی بو گھوڑوں نے سونگئی تو اوس کے پیچھے چل پڑے اور چلتے چلتے دریا کے اوس کنارے پہنچ گئے۔ اور اون میں کے اول شخص نے چاہا کہ باہر نکلے۔ اور ادھر پہنچے سب اندر دریا میں اخیر تک داخل ہو گئے۔ تو دریا کو خدا کا حکم ہوا۔ کہ اونہیں لے لے۔ چنانچہ دریا میں موجیں چلنے لگیں اور وہ اوس کے بانی میں آگئے اور سب ڈوب گئے۔ اور یہ سارا حال بنی اسرائیل دیکھ رہے تھے اور حضرت جبریل فرعون کے پاس آئے اور دریا کی گیلی مٹی لی۔ اور اوس کے منہ میں بہر دی۔ تاکہ وہ اوس وقت تو یہ کہے خدا کو کہ میں راضی نہ کر لے۔ قَالَ اٰمَنْتَ اَيُّهَا الَّذِي اَلَا اَلَا الَّذِي اٰمَنْتَ يَا بَنُو اِسْرٰٓءِٖلَ وَ اَنَّا لَنَعْلَمُ لَكُمْ نَصْرًا مِّنْ دُوْنِ مَا تَدْعُوْنَ اَوْس نے کہا۔ بھے اب یقین آیا کہ جس خدا پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اوس کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ اور اب میں ہی اوسی کے فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت میکائیل کو بھیجا۔ اور اودھنوں نے اوس کے چڑانے کے لیے کہا۔ اَلَا وَدَّعٰى عَصٰىتَ قَبْلُ وَاَنْتَ مِنَ الْمُنٰصِدِيْنَ ۝ کہ کیا اب ایمان لایا۔ پہلے تو نافرمانی کر چکا اور مفسدون میں ہو چکا جو۔ جبریل نے بنی مسلم سے یہ بیان کیا تھا۔ کہ وہ وقت دیکھنے کے قابل تھا۔ جس وقت کہ میں فرعون کے منہ میں دریا کی کچھ ہلکے گیسٹر رہتا تھا۔ اس خوشی کے کہ میں وہ ایسا لفظ نہ کہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ کو رحم آجائے۔

جب بنی اسرائیل بچ گئے۔ تو بولے کہ فرعون ابھی غرق نہیں ہوا ہے۔ اس لیے حضرت موسیٰ نے دعا مانگی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرعون کو جو غرق ہو گیا تھا دریا میں سے نکالا۔ اور بنی اسرائیل نے اسے پکڑ لیا اور اس کے ناک کان کاٹے۔

۲۳۔ بنی اسرائیل کی بتوں کی پرستش کی آرزو اور یوشع اور کالب کا فوج لیکر فرعون کے لگا لگوتا کیا کرتے تھے۔ قالوا یا موسیٰ اجعل لنا الہا کما لہم الہۃ قال انکم قوم مجنونون۔ راون کے بتوں کو دیکر بولے کہ موسیٰ جس طرح ان کے بت ہیں ایسے ہی ہمارے لیے بھی ایک بت بنا دے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ تم بڑے ہی جاہل لوگ ہو۔ اس لیے انہوں نے یہ خیال چھوڑ دیا۔

پھر حضرت موسیٰ نے دو بڑے بڑے لشکر تیار کیے۔ ہر ایک لشکر میں بارہ بارہ ہزار آدمی تھے۔ اور فرعون کے شہزادوں کی طرف بھیجے۔ جو اس زمانہ میں محافظوں سے خالی پڑے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اون کے سرداروں اور رئیسوں کو ہلاک کر ڈالا تھا۔ اور عورتوں بچوں ساتھ دونوں مرتضیوں مشایخ اور عاجزوں کے سوا وہاں اور کوئی نہیں رہا تھا۔ یہ لوگ وہاں گئے۔ اور اون کے مال بوٹے۔ اور جو کچھ اون سے اٹھ سکا اسے اٹھالائے باقی جو وہ نہ اٹھا سکے اسے وہاں کے اور لوگوں کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ اور دونوں لشکروں کے سردار یوشع بن نون اور کالب بن یوقنا تھے۔

۲۴۔ حضرت موسیٰ کا توریت لینے کے لیے جب حضرت موسیٰ مصر میں ہی تھے۔ تب اللہ تعالیٰ نے اون سے وعدہ کیا تھا۔ کہ جب

بنی اسرائیل کے ساتھ مصر سے نکل جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ اون کے دشمن کو ہلاک

کر ڈالے گا تو بنی اسرائیل کو ایک ایسی کتاب دیگا۔ جس میں حلال و حرام سب چیزیں لکھی ہوں گی۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو ہلاک کر ڈالا اور بنی اسرائیل کو نجات دیدی۔ تو انہوں نے کہا۔ موسیٰ اب وہ کتاب لائے جس کا آپ نے وعدہ کیا تھا۔ حضرت موسیٰ نے پروردگار سے عرض کیا۔ تو حکم ہوا۔ کہ تیس دن کا روزہ رکھو اور خود ہی پاک بنو اور اپنے کپڑے بھی پاک کرو۔ اور پہاڑ پر آؤ جس کا نام کوہ طور سینا ہے۔ وہاں ہم تم سے کلام کریں گے۔ اور تمہیں کتاب بھی دیں گے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے تیس دن کا روزہ رکھا۔ اور شروع پہلی ذیقعدہ کو کیا۔ اور پہاڑ کو گئے۔ اور اپنے بھائی ہارون کو بنی اسرائیل کی نگرانی پر اپنے بجائے مقرر کر گئے۔ جس وقت وہ پہاڑ پر پہنچے تو انہیں اپنے منہ کی بوہری معلوم ہوئی۔ اس واسطے انہوں نے خرنوب کی لکڑی سے اور بعض کہتے ہیں کہ کسی درخت کی جھال سے مسواک کر لی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بھیجی اور فرمایا۔ کہ روزہ دار کے منہ کی بوہری سے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی میں خدا تعالیٰ نے انہیں حکم دیا۔ کہ دس روزا اور روزہ رکھیں۔ چنانچہ انہوں نے دس روزا اور دسویں ذی الحجہ تک روزہ رکھا۔ فَتَمِّمُوا صِيَامَ رَبِّكُم مِّنْ بَيْنِ يَوْمَيْنِ إِلَى يَوْمِ الْاٰخِرِ

دعس سے پروردگار موسیٰ کا وعدہ چالیس رات کا پورا (جملہ) ہو گیا۔

۲۸۔ سامری کا بنی اسرائیل کے لوٹ کے زیورے انہیں دس دنوں میں بنی اسرائیل میں ایک گوسالہ بنانا اور بنی اسرائیل کا او۔ سے پوجنا نیا فتنہ کھڑا ہوا۔ کیونکہ وہ تیس روز گزر گئے تھے جن کا حضرت موسیٰ نے وعدہ کیا تھا اور وہ وہاں سے نہ لوٹے تھے۔ یہاں ایک شخص سامری تھا۔ جو باجری فرقہ کا تھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ہی سے تھا۔ حضرت ہارون نے کہا کہ بنی اسرائیل یہ مال غنیمت اور زیور جو تم قبیلوں سے مانگ کر لائے

لوگوں نے اون کی اطاعت کی۔ اور بعضوں نے اون کی بات نہ مانی اس لیے وہ اپنے ساتھیوں کو لیکر چپ رہے اور نافرمانوں سے لڑے نہیں۔

۲۵۔ گو سالہ کی پرستش کی نسبت حضرت موسیٰ اور خدا تعالیٰ کی باتیں اور حضرت موسیٰ کا ساتھ چالیں آدمیوں کو لے گئے تھے۔ لیکن خدا کو دیکھنے کی درخواست کرنا گنہگار دیکھ سکتا۔ جب پہاڑ قریب رہ گیا۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے پاس

مناجات کے لئے آگے چلے گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اون سے فرمایا۔ مَا أَجْعَلُكَ عَنْ قَوْمِكَ يَا مُوسَىٰ قَالَ هُمْ أَوْلَىٰ عَلَيَّ الشَّرِئِطَةِ وَأَجْعَلُكَ إِلَيْكَ سَرِيَّةً لِّتَرْضَىٰ ۚ اے موسیٰ تم جلدی کر کے اپنے لوگوں سے کیسے آگے آئے؟ عرض کیا۔ کہ وہ ہی تو میرے پیچھے ہی پیچھے چلے آ رہے ہیں۔ پروردگار میں تیری طرف جلدی کر کے اس لیے بڑھ آیا ہوں کہ تو مجھ سے خوش ہو۔ قَالَ إِنَّا قَدْ فَلَتْنَا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ۚ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیرے پیچھے تیری قوم کو ہم نے ایک اور بلایم میں مبتلا کر دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ سامری نے اونہیں گمراہ کر دیا ہے (حضرت موسیٰ نے کہا کہ سامری نے تو اتنا کیا۔ کہ اس نے گو سالہ کی پرستش کے لیے اون سے کہا۔ لیکن روح کس نے پہنچی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ ہم نے۔ کہا تو بچہ تو ہی نے تو اونہیں گمراہ کیا۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا تو اونہوں نے چاہا۔ کہ وہ خدا کو دیکھیں قَالَ رَبِّ آتِنِي أَنْظُرَ إِلَيْكَ ۚ قَالَ مَنْ تَرَانِي وَلَكِنْ أَنْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي ثُمَّ نَجَّيْنَا الْجَبَلَ فَجَعَلْنَاهُ كَأَنَّهُ زُرُّ مُوسَىٰ صَوِيفًا فَلَمَّا أَتَقَىٰ قَالَ رَبِّ إِنِّي تَبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ۝ رکھا پروردگار تو نے اپنی جان دکھا دے کہ میں تجھے ایک نظر دیکھوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

کہ تو ہم کو ہرگز نہیں دیکھ سکے گا۔ لیکن ہاں اگر ایسا ہی شوق ہے۔ تو اس سامنے کے پہاڑ پر نظر کرو۔ ہم اس پر اپنا جلوہ دکھاتے ہیں۔ اگر پہاڑ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو جاننا کہ تو بھی ہم کو دیکھ لے گا۔ پھر جب اون کا پروردگار اس پہاڑ پر جلوہ افگن ہوا۔ تو اس سے چکنا چور کر دیا۔ اور حضرت موسیٰ غش کما کر گر پڑے۔ پھر جب ہوش میں آئے تو کسا تیری ہی ذات پاک ہے۔ میں اپنی بیجا درخواست سے تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں اور مومنین میں سے میں تجھ پر سب سے اول ایمان لانے والا بندہ ہوں۔)

۳۰۔ حضرت موسیٰ کا تختیان لانا اور بچھڑے کی عبادت کی وجہ سے حضرت ہارون پر غصہ کرنا اور جس میں سب حلال و حرام اور مواعظ لکھے سامی کو نکالنا اور بچھڑے کو جلا کر پینک دینا ہوئے تھے پھر حضرت موسیٰ وہاں سے

بھٹ کر آئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تجلی سے اون کا چہرہ ایسا منور ہو گیا تھا کہ کسی کی طاقت نہ تھی جو اون کے نورانی چہرہ پر نظر ڈال سکے۔ اس لئے وہ پالیس روز تک برابر اپنے چہرہ پر حریر ڈالے رہے۔ پھر اس کے بعد وہ حریر اونہوں نے دور کر دیا۔ غرض جب حضرت موسیٰ اپنی قوم کے پاس آئے۔ اور اونہوں نے دیکھا کہ اونہوں نے بچھڑے کی پرستش کی ہے تو غصہ میں آکر اونہوں نے تختیان پینک دیں۔ اور اپنے بھائی ہارون کا سرا ڈاڑھی پکڑ کر اون کو اپنی طرف گھسیٹنے لگے۔ قَالَ يَا بَنُ آدَمَ لَا تَاْخُذْ بِالْحَمِيَّةِ وَكَهْبَرَا اِيسَى الْخَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ قَوْلَتْ بَيْنَ بَنِي اِسْرَآئِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ۝ حضرت ہارون نے کہا۔ کہ اے میری ماں جاے میری ڈاڑھی اور میرا سر نہ پکڑ۔ میں اس بات سے ڈرا۔ کہ تو واپس آکر کہیں یہ نہ کہنے لگے کہ تو نے بنی اسرائیل میں پوٹا ڈال دی۔ اور میری بات کا پاس نہ کیا۔ اس پر حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون

کو توجہ پڑ دیا اور سامری کی طرف متوجہ ہو گئے۔ وَقَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ
 قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ فَقَبَضْتُ مِنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَلِكَ
 سَوَّيْتُ لِي نَفْسِي قَالَ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيَاةِ الْقَوْلَ الْعَصَا وَكَذَلِكَ سَامِرِيُّ
 نے کہا۔ کہ مجھے وہ چیز دکھائی دی تھی جو اور دن کو نہیں دکھائی دی یعنی جبریل کو دیکھا کہ وہ گھوڑے
 پر سوار چلے جا رہے ہیں۔ اور اون کے گھوڑے کے سمون کے بچے جو زمین آتی ہے وہ ان کی
 سوکھی گمانس ہری ہو جاتی ہے۔) تو بچے فرشتہ (کے گھوڑے) کے نقش قدم (کی مٹی)
 سے ایک مٹی بہری پھر اس کو اس (بچہ پڑے) میں ڈال دیا۔ اوس وقت میرے
 دل نے مجھے یہی صلاح دی۔ حضرت موسیٰ نے کہا جا (دور ہو) اس زندگی میں تو
 تیری سزا یہی ہے۔ کہ تو ہمیشہ کتا بھر (دیکھو مجھے کوئی) چوہ نہ جانا۔) پھر اس بچہ پڑے
 کو لیا۔ اور سوہن سے توڑ کر اسے جلا دیا۔ اور سامری کو حکم دیا کہ اوس پریشاب
 کرے اور پھر دریا میں اوس کی راکھ پینکدی۔

۴۳۔ گو سالہ پرستی کی سزا میں قتل اور خط کا معاف ہونا۔ اور جس وقت حضرت موسیٰ نے تختیان اپنی لائی
 ہوئی غصہ میں آکر ڈال دی تھیں تو اون میں سات میں

کا چٹا حصہ جاتا رہا تھا۔ صرف ایک ساتواں حصہ باقی رہ گیا تھا اور بنی اسرائیل نے
 حضرت موسیٰ کے غصہ کو دیکھ کر توبہ کرنا چاہا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اون کی توبہ نہیں قبول
 کی۔ اور حضرت موسیٰ نے اون سے کہا۔ يٰۤاَقْوَمُ ظَلَمْتُمْۚ اَنْفُسَكُمْۚ بَاثِمًاۚ ذِكْرًا لِّعَجَلِ
 فَعُوْاۤ اِلَىٰۤ اٰبَائِكُمْۚ فَاَقْتُلُوْاۤ اَنْفُسَكُمْۚ دُرُوْكُمْۚ فَاَنْتُمْۚ اِلٰیۤ اٰبَائِكُمْۚ فَاَقْتُلُوْاۤ اَنْفُسَكُمْۚ
 اپنے اوپر بڑا ہی ظلم کیا۔ اپنے خالق کی درگاہ میں چاہیے کہ توبہ کر دو۔ اس طسح کہ آپس میں لڑا کر
 اپنے آپ کو قتل کر ڈالو۔) چنانچہ جنہوں نے بچہ پڑے کی پرستش کی تھی اور جنہوں نے

پرستش نہیں کی تھی آپس میں لڑے اور قتل ہوئے۔ اور اس طرح جو لوگ قتل ہوئے فریقین سے شہید ہو گئے۔ اس وقت اون مین سے ستر ہزار آدمی مارا گیا اور حضرت موسیٰ اور ہارون نے اون کی خطا معاف کرانے کے لیے دعا مانگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اون کی خطا معاف کر دی۔ اور حکم دیا۔ کہ اب نہ قتل کریں۔ اور اون کی توبہ قبول ہو گئی۔ اور حضرت موسیٰ نے چاہا۔ کہ سامری کو قتل کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔ کہ او سے چھوڑ دو اس واسطے حضرت موسیٰ نے اس پر لعنت کر کے چھوڑ دیا

۳۴۔ حضرت موسیٰ کا ستر آدمیوں کو لیکر میقات پر جانا اور اون کا خدا کی باتیں سننا اور مرجی اٹھنا سے ستر آدمی منتخب کیے۔ اور اون سے کہا

میرے ساتھ اللہ کے پاس چلو۔ اور جو کچھ تم نے کیا ہے اس سے توبہ کرو۔ اور روزہ رکھو اور طہارت کرو۔ اور اون کو لیکر بطور سینا پر اس وقت وہاں پہونچے جو اللہ تعالیٰ نے اون کے واسطے مقرر کیا تھا۔ حضرت موسیٰ کے ہمراہیوں نے اون سے کہا۔ ہم چاہتے ہیں اپنے پروردگار کا کلام اپنے کانوں سے سنیں۔ کہا اچھا جب حضرت موسیٰ پہاڑ کے قریب گئے۔ تو اون پر ایک ابر آیا۔ اور تمام پہاڑ پر چھا گیا۔ حضرت موسیٰ اوسمیں گئے۔ اور ہمراہیوں سے کہا۔ کہ یہ میرا بھائی ہے۔ وہ پاس آؤ۔ اور ابر میں داخل ہو گئے اور سب نے سجدہ کیا۔ اور اپنے کانوں سے خدا کا کلام سنا کہ وہ حضرت موسیٰ کو ادا کر اور نواہی کی ہدایت کرتا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ کلام کر چکا۔ تو حضرت موسیٰ پر سے ابر چلا گیا۔ اور حضرت موسیٰ اون کی طرف متوجہ ہوئے یا موصیٰ کن نؤمن لک حتیٰ نری اللہ جہرۃ فآخذتکھ الصّٰحفۃ (تو اون لوگوں نے کہا۔ اے موسیٰ ہم جب تک خدا کو ظاہر میں نہ دیکھ لیں اس وقت تک اس بات پر ایمان لانے والے نہیں کہ خدا ہی تم سے کلام کر رہا ہے۔ اس

(خدا فرماتا ہے۔ تمکو بجلی نے آیا۔) اور وہ سب کے سب مر گئے۔ پھر حضرت موسیٰ نے مناجات کی اور دعا مانگی اور کہا۔ پروردگار میں بنی اسرائیل کے اپنے اپنے لوگ چنکر لایا تھا۔ اور اب میں پھر اُن کے پاس جاؤں گا۔ اور وہ میرے ساتھ نہ ہوں گے تو بنی اسرائیل میری تصدیق نہ کریں گے۔ یہ دعا حضرت موسیٰ برابر کئے چلے گئے جس سے آخر خدا تعالیٰ نے اُن کی روحیں پھر واپس کر دیں۔ اور ایک ایک کر کے زندہ ہو گئے۔ اور ایک دوسرا اُن کو زندہ ہوتے دیکھتا گیا۔ کہ وہ کیسے زندہ ہوتے جاتے تھے۔ پھر انہوں نے کہا۔ موسیٰ جو تم خدا سے سوال کرتے ہو وہ منظور ہو جاتا ہے۔ ہمارے لیے یہ دعا کرو۔ کہ ہم سب انبیا ہو جائیں۔ حضرت موسیٰ نے دعا کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں سب کو نبی کر دیا۔

بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ نشر آدمیوں کا واقعہ اوس وقت ہوا تھا۔ کہ بنی اسرائیل کی توبہ منظور نہ ہوئی تھی یہ وہ لوگ میقات پر گئے۔ اور خدا تعالیٰ کی جناب میں عذر معذرت کی تو اوس نے توبہ قبول کی۔ اور حکم دیا۔ کہ آپس میں ایک دوسرا ایک دوسرے کو قتل کرے۔ والہ اعلم۔

۳۳۔ بنی اسرائیل کا موسیٰ کی شریعت کے ماننے سے انکار اور بہ خوف قبول کرنا
 جب حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے پاس لوٹ کر آئے اور توریت لائے۔ تو چونکہ اوس دین سے موسیٰ کے چہرہ کا نور میں بڑے سخت احکام تھے۔ اور اُن کی تعمیل کرنا نہایت مشکل کام تھا۔ اس لیے بنی اسرائیل نے اُن کے منظور کرنے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ ہم اس شریعت کو نہیں مانتے۔ جب انہوں نے یہ صریحی انکار کیا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبریل نے فلسطین کے پہاڑ کا ایک ٹکڑا اتنا بڑا لیا جتنا کہ

بنی اسرائیل کا لشکر گاہ تھا۔ اور وہ ایک فرسخ چڑا اور ایک فرسخ نسا تھا۔ اور اس سے
اون کے سرورن پر سایہ کی طبع اتنا اونچا پہیلا دیا۔ کہ جتنا ایک آدمی کا قد ہوتا ہے
اور سامنے کی طرف سے اون کے آگ لائے اور پیچھے سے سمندر کے پانی کو بہایا۔
اور حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا۔ خُذْ وَلَمَّا آتَيْنَاكَ بِقُوَّةٍ دَرِيْهِ
ہم نے تم کو کتاب دی ہے اس سے مفید و نفعی اسکی تعمیل کرو۔ اور اس کو مانو۔
ورنہ اگر تم نے نہ مانا اور اس میں جو حکم ہے اسی کے مطابق تعمیل نہ کی۔ تو یاد رکھو۔
کہ اس پہاڑ سے میں تمہیں چکنا چور کر دوں گا۔ اور اس دریا میں ڈبو دوں گا۔ اور اس
آگ سے جلا دوں گا۔ جب بنی اسرائیل نے دیکھا۔ کہ اب کہیں بھاگنے کا ٹھکانا
نہ رہا۔ تو اسے قبول کر لیا اور چہرہ کے ایک جانب کو زمین پر رکھ کر سجدہ کیا۔ اور
نگاہوں سے پہاڑ کو اس سجدہ کی حالت میں دیکھتے رہے کہ کہیں گرنے پڑے۔ اس لیے
یہودیوں میں یہی طریقہ مروج ہو گیا ہے کہ وہ اپنے چہرہ کے ایک جانب پر سجدہ
کیا کرتے ہیں۔ اور اس سجدہ میں انہوں نے کہا ہم نے سنا اور مان لیا۔

پھر حضرت موسیٰ مناجات سے وابس ہو کر آئے۔ تو چالیس روز تک اون کی یہ حالت
ہو گئی تھی۔ کہ چہرہ کے نور سے جو انہیں دیکھتا وہ مر جاتا تھا۔ اور بعض کہتے ہیں
کہ مرنا نہیں بلکہ اندھا ہو جاتا تھا اس لیے حضرت موسیٰ اپنے چہرہ اور سر پر بڑھال لگائی
رہتے تھے کہ کوئی اون کا منہ نہ دیکھے اور اسے نقصان نہ پہنچ جائے۔

۴۴۔ ایک سرباز کا بیٹا ایک نبی عم کو مار کر کسی دوسرے پر	پھر ایک شخص نے اسرائیلیوں میں سے
دعوے کرنا۔ اور قاتل کی تحقیقات کے لئے اللہ تعالیٰ	اپنے چھپرے بھائی کو مار ڈالا۔ اور
کا ایک گائے بیچ کر مانا اور مقبول کا زندہ ہو کر قاتل کو بھانا	اس مقبول کا اس قاتل کے سوا اور

کوئی رشتہ دار نہ تھا۔ کہ اوس کے مال کا وارث ہو۔ اور اس قاتل نے مقتول کو کیا کیا کہ مقتول سے اٹھا کر کمین دوسری جگہ لیجا کر ڈال دیا۔ پھر جب صبح ہوئی۔ تو کسی دوسرے اسرائیلی پر اوس کا الزام لگا کر حضرت موسیٰ کے پاس آکر خون کا دعویٰ کیا۔ اسرائیلیوں نے اوس کے قتل سے بالکل انکار کیا۔ اور کہا کہ ہم نے نہیں مارا ہے۔ اس واسطے حضرت موسیٰ نے اپنے پروردگار سے دریافت کیا۔ کہ کس نے مارا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اونہیں حکم دیا۔ کہ ایک گائے ذبح کریں۔ تو یہ سبید معلوم ہو جائے گا۔ قَالُوا اسْتِخْذَا هَٰذِهِ وَاَلَّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ كُوْنُ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ ط قَالُوا اِنَّ لَنَا رَٰسًا بَلَدًا يُبَيِّنُ لَنَا مَا هِيَ ۝ (ذبحی اسرائیل نے جب یہ حکم سنا۔ تو حضرت موسیٰ سے پوچھے۔ کہ کیا تو ہم سے ٹھٹھا کرتا ہے۔ کہا اللہ مجھے بچائے کہ میں ایسا جاہل بن جاؤں) جو لوگوں سے ٹھٹھا کرتا بھرون (تو نبی اسرائیل نے کہا کہ اچھا تو اپنے پروردگار سے پوچھو وہ ہمیں صاف صاف سمجھا دے کہ وہ گائے کیسی ہو)۔ اگر یہ لوگ اس وقت کیسی ہی گائے ذبح کر دیتے تو وہ مقبول ہو جاتی لیکن اونہوں نے اوس میں باریکیاں نکالیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بھی اون پر سختی کی۔

اور اس سختی کی وجہ یہ بھی تھی کہ اون میں سے ایک شخص تھا جو اپنی ماں سے نہایت نیکی کے ساتھ پیش آتا تھا۔ اور اس شخص کی ایک گائے تھی جو اسی صورت اور صفت کی تھی اوس کا خدا کو عوض دینا منظور تھا جو وہ اپنی ماں سے نیکی کرتا تھا۔ جب اونہوں نے گائے دیکھی تو وہی گائے اور کمین نہین ملی صرف اوس شخص کے پاس جو گائے تھی وہ ہی اس شکل و صورت کی تھی۔ اس واسطے اوس نے گائے کی قیمت بڑھا دی۔ اور اوس کی کمال میں بہر کر اوس کی قیمت میں اون سے سونا لیا۔

غرض جب اونہوں نے حضرت موسیٰ سے پوچھا۔ کہ وہ گائے کیسی ہو۔ قَالَ اِنَّهُ
يَقُولُ اِنَّهَا بَقْرَةٌ لَا فَارِضٌ وَلَا بَكْرٌ (حضرت موسیٰ نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ
ایسی گائے ہو جو نہ بڑھی ہو اور نہ بچیا ہو۔) یعنی نہ بہت بڑی عمر کی ہو اور نہ بہت چھوٹی عمر کی۔
اور سطر درجہ کی عمر ہو۔ قَالُوا اِذْ لَنَا رَبُّكَ يُبَيِّنُ لَنَا مَا لَوْ هُنَّ اَقَالِ اِنَّهُ يَقُولُ اِنَّهَا بَقْرَةٌ
صَفْرَاءُ فَاقْعَلُوْنَهَا شَرًّا لَّنَا ظَهْرِيْنَ قَالُوا اِذْ لَنَا رَبُّكَ يُبَيِّنُ لَنَا مَا هِيَ اِنَّ الْبَقْرَ
لَشَابَهَ عَلَيْنَا قَالِ اِنَّهُ يَقُولُ اِنَّهَا بَقْرَةٌ اِذْ لَوْلَئِنْ شِئْنَا لَمَرْضُوكَ لَتَسْقِيَنَّ الْحَيَّ
مُسْلَمَةً لَّاشِيَةِ فِيْهَا قَالُوا اِلَّا اَنْ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَاَذْبَحُوْهَا كَمَا كَا اِسْمَ اِسْمَ اِسْمَ اِسْمَ
درخواست کر کہ وہ ہمیں اچھی طرح بتا دے کہ اس کا رنگ کیا ہو۔ حضرت موسیٰ نے کہا۔ کہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کا رنگ زرد ہو اور خوب گھرا ہو کہ اُس گائے کو دیکھ کر دیکھتے دانے
خوش ہو جائیں۔ کہا موسیٰ تو اپنے رب سے درخواست کر وہ ہمیں سبھا دے کہ اس میں اور کیا کیا نعمتیں
ہوں۔ کیونکہ ہمیں تو ایسی گائیں بہتری دکھائی دیتی ہیں۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے۔ کہ وہ گائے نہ تو کسی گسائی ہو جو زمین جوتی ہو اور نہ مکیتی کے پانی دینے کے کام میں آئی ہو
بلکہ صحیح سالم ہو اور آدمین کوئی داغ و جھبہ نہ ہو۔ یعنی کوئی عیب نہ ہو۔ اور بعض اس کے معنی
کہتے ہیں کہ اس میں سپیدی نہ ہو۔ جب اونہوں نے یہ سنا تو کہا کہ ہاں اب تو ٹھیک ٹھیک
پتا لایا۔ اور جب کہ اونہوں نے اسے تلاش کیا۔ تو کہیں ایسی گائے نہ ملی صرف اسی شخص کے پاس ملی جو اپنی
ہان کے ساتھ نگوئی سے پیش آتا تھا۔ اس لیے مجبوراً اونہوں نے اسے مول لینا چاہا تو اس نے اس کی بے انتہا
قیمت بڑھا دی۔ اور اس گائے کی کمال بھکر ادن سے سونا لیا۔ جب وہ گائے
اونہیں دی تو پھر اونہوں نے وہ گائے فوج کر دی، اور اس مقتول سے اس کی زبان
چھوادی۔ بعض کہتے ہیں کہ زبان نہیں بلکہ کوئی اور عضو چھو ادا۔ اس کے چھو تے ہی

وہ شخص زندہ ہو گیا۔ اور کہا مجھے تو فلان شخص نے مارا ہے۔ اور یہ کہہ کر بھڑک گیا۔

بنی اسرائیل کے وہ حالات جو تیسرے گزری اور حضرت ہارون کی وفات

۳۵۔ موسیٰ کا ارادہ اریحا پر قبضہ کرنے کا پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور وہاں سے جاسوس بھیج کر خبیر لائینا۔ حکم دیا۔ کہ وہ بنی اسرائیل کو لیکر اریحا کو جائیں جو جو جبارین (یعنی زبردستوں) کا شہر تھا۔ اور یہی مقام ہے جسے بیت المقدس کہتے ہیں پھر حضرت موسیٰ روانہ ہوئے اور اون کے قریب پہنچے۔ وہاں اونہوں نے ہر ایک سبط میں سے ایک ایک نقیب (یعنی سردار) لیا۔ اور اس طرح بنی اسرائیل میں سے بارہ نقیب روانہ کیے۔ کہ وہ جبارین کی خبر لائیں۔ ان جبارین میں سے ایک شخص اونہیں راستہ میں ملا۔ جس کا نام عوج بن عنق تھا۔ اور جس نے ان بارہوں کو پکڑ کر اٹھالیا۔ اور اونہیں اپنی بی بی کے پاس لے گیا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ دیکھ یہی لوگ ہیں جو ہمارے قتل کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اور چاہا کہ اونہیں پانوں سے مسل ڈالے۔ لیکن اوس کی عورت نے منع کیا۔ اور کہا انہیں چھوڑ دے۔ تاکہ یہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس جائیں۔ اور جو اونہوں نے یہاں ہماری حالت دیکھی ہے اسے بیان کر دیں۔ اس لیے عوج نے اونہیں چھوڑ دیا۔

پھر جب وہ وہاں سے نکلے۔ تو آپس میں ایک دوسرے نے کہا۔ کہ اگر ہم نے بنی اسرائیل سے یہ حالات کہہ دیے۔ تو وہ اوکو اور پکڑ کر آئیں گے۔ اس لیے چاہیے کہ اون سے یہ بہیدہ کہیں بہا رہا ہے۔ لیکن جب لوٹ کر آئے تو دس آدمیوں نے اوس کو پکڑ دیا۔ اور جو کچھ دیکھا تھا وہ اگر بنی اسرائیل سے کہہ دیا۔ تو آدمیوں نے جن کا نام پوش بن نون اور کا لب بن یوتامتا

ڈرو نہیں۔ بلکہ دل مضبوط کر کے وہاں شہر کے دروازہ میں داخل تو ہو جاؤ۔ وہ لوگ دل کے بورے ہیں۔ اگر تم وہاں داخل ہو گئے۔ تو تم ہی غالب رہو گے۔ وہ بوے۔ موسیٰ جب تک وہاں دشمن ہیں ہم تو کبھی بھی وہاں نہ جائیں گے۔ ہاں تو اور تیرا خدا وہاں دونو جاؤ۔ اور اودن سے لڑو مگر ہم تو ہمیں بیٹھے رہیں گے۔ حضرت موسیٰ نے خدا تعالیٰ کی جناب میں عرض کیا۔ کہ مجھے اپنی ذات خاص اور اپنے بھائی ہارون پر اختیار ہے۔ ان لوگوں پر مجھے کچھ اختیار نہیں ہے خدا تعالیٰ تو اپنا عذاب نازل کرتے وقت ہم میں اور اودن نافرمان لوگوں میں امتیاز کرنا۔ تاکہ کمین ہم ہی اودن کی بلا میں نہ پھنس جائیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اچھا تو اودن لوگوں کو یہ ملک چالیش برس تک نصیب نہ ہوگا۔ عصر کے بیابان میں ادھر ادھر بٹکتے پھریں گے۔ اس سے حضرت موسیٰ کو بڑی مذامت ہوئی۔

پھر بنی اسرائیل نے کہا کہ ہم اس بیابان میں کما میں کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اودن پر من و سلویٰ نازل فرمایا من تو کہتے ہیں کہ گوند کی طرح کی ایک چیز تھی۔ اور اوس کا مزہ شہد کا سا ہوتا تھا۔ اور سرون پر پڑا ہوا ملا کر تاتھا۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ وہ ترنجبین ہے۔ اور کوئی کوئی کہتے ہیں کہ وہ پتلی چپاتیاں تھیں۔ اور کسی نے اسے شہد ہی بتایا ہے۔ وہ ہر انسان کے واسطے ایک صباغ ورن میں نازل ہوا کرتا تھا۔ اور سلویٰ ایک پرندہ تھا جو بٹیر کے مشابہ ہوتا تھا۔ پھر ادنون نے کہا کہ پانی نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا۔ اور ادنون نے اپنے عصا سے پتھر کو مارا۔ اور فوراً اوس سے بارہ چشمہ بہوٹ نکلے۔ اور ہر سبط کے لیے ایک ایک چشمہ تھا۔ پھر ادنون نے کہا۔ کہ اس بیابان میں سایہ کمان ہے۔ جو ہم آرام کریں۔ اس پر ابر کا اودن پر سایہ ہو گیا۔ پھر ادنون نے کہا کہ کپڑے پہننے کو نہیں ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ کر دیا۔ کہ اودن کے کپڑے

اون کے برابر لہنے ہو جاتے۔ اور کوئی کپڑا پٹتا ہی نہ تھا۔ پھر اونہوں نے کہا۔ لَنْ نَصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَاذْعُ لَنَا سَرَبَاكَ يُخْرِجُ لَنَا مِمَّا تُنْتِجُ الْأَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصِلِهَا ط قَالَ اسْتَبِدْ لَوْ زِلْذِي هُوَاذُ فِي الْبَالِذِي هُوَاخِرُ اِهْبِطْ لِمَصْرٍ اِذَا لَكُم مَّا سَأَلْتُمُوهُ دہم سے تو ایک کمانے پر ہانہیں جاتا۔ اپنے پروردگار سے دعا کر کہ زمین سے جو چیزیں گنتی ہیں جیسے ترکاری لکڑی گیہوں مسور اور پیاز من و سلوی کی جگہ ہمارے لیے انہیں ادا گادے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ کیا تم اجبی چیز کی جگہ بری چیز پر لوٹنا چاہتے ہو اگر یہی دل ہوتا ہے تو کسی شہر میں اتر پڑو وہاں تم جو چیزیں چاہتے ہو وہ سب ملین گی۔) پھر جب وہ میان سے نکلے تو من و سلوی کا نازل ہونا موقوف ہو گیا۔

پھر حضرت موسیٰ اور عوج بن عنق کا مقابلہ ہوا۔ اور حضرت موسیٰ اوس پر دس گز اوچھلے اور دس گز کا اون کا عصا تھا اور حضرت موسیٰ ہی دس گز کے تھے۔ ان سب طولوں کو ملا کر وہ اوس کے ٹخنے تک پہنچے اور اوس کو مار ڈالا کہتے ہیں۔ کہ عوج کی عمر تین ہزار برس کی ہوئی تھی۔

۷۳۔ حضرت ہارون کی وفات۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی بھیجی۔ کہ ہارون کی عمر اب ختم ہو چکی ہے اوسے لیکر تو فلان فلان قسے کم پہاڑ پر جا چنانچہ وہ دونو اوس طرف گئے۔ وہاں دیکھتے کیا ہیں کہ ایک ایسا خوبصورت درخت ہے کہ اونہوں نے کبھی بھی ویسا نہ دیکھا تھا۔ اور اوس کے نیچے ایک گہر بنا ہوا ہے۔ اور ایک تخت پڑا ہوا ہے۔ اور اوس پر فرش کیا ہوا ہے اور ٹہنڈی ٹہنڈی ہوا چل رہی ہے۔ جب حضرت ہارون نے اوسے دیکھا تو اونہیں بہت ہی پسند آیا۔ اور کہا موسیٰ امین چاہتا ہوں کہ اس تخت پر سو جاؤں۔ حضرت موسیٰ نے کہا سو جاؤ۔ پھر اونہوں نے کہا۔ کہ مجھے

انڈیشہ ہے کہین مکان کا مالک آئے اور وہ مجھ سے کہین ناراض ہو جائے۔ حضرت موسیٰ نے کہا۔ کچھ خوف نکر میں اس سے ہلکتا ہوں گا۔ حضرت ہارون نے کہا تو تو بھی میرے ساتھ آسو جا۔

غرض جب وہ دونوں سوئے تو حضرت ہارون کو موت نے آلیا۔ جب اونہیں موت کے آثار معلوم ہوئے تو کہا موسیٰ نے مجھے اصل حال نہ بتایا۔ پھر اودن کا انتقال ہو گیا اور وہ سریر آسمان کو اٹھ گیا۔ اور حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے پاس لوٹ کر آئے۔ اس پر بنی اسرائیل نے جب ہارون کو نہ دیکھا تو کہا کہ موسیٰ نے ہارون کو اس لیے مار ڈالا کہ وہ ہم سے بہت محبت کرتا تھا۔ حضرت موسیٰ نے کہا افسوس مجھ پر فتر کرتے ہو اپنے بہائی کو میں مار ڈالا ہوں گا۔ جب اونہوں نے حضرت موسیٰ پر بہت سختی کی تو اونہوں نے نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کی۔ جس سے حضرت ہارون اس تخت سمیت اتر آئے۔ اور لوگوں نے اونہیں آسمان اور زمین کو وسط میں دیکھا۔ اور ہارون نے اون سے کہا۔ کہ میں اپنی موت مرا ہوں۔ اور موسیٰ نے مجھے قتل نہیں کیا ہے۔ پھر بنی اسرائیل کو مدبر آیا اور وہ خاموش ہو گئے۔ حضرت ہارون کی وفات اسی بیابان میں ہوئی تھی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات

کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ ایک مرتبہ کہین

جاری ہے تھے اور یوشع بن نون اون کے

خادم بھی اون کے ساتھ تھے کہ دیکھا

۳۸۸۔ حضرت موسیٰ کی آنہی کے آنے سے وفات

اور یوشع ہارون کے قتل کا الزام اور دوسری روایت

حضرت یوشع کی نبوت کے حسد سے اون کا مرنا

کالی آمہی آئی۔ جب یوشع نے دیکھا تو سمجھا کہ قیامت آگئی۔ اور دیکھ کر جلدی سے حضرت موسیٰ کو اس خیال سے آکر لپٹ گئے۔ کہ جب تک میں اللہ کے نبی سے بٹا رہوں گا تب تک قیامت آنے والی نہیں ہے۔ یہ تو ادھر اسی خیال میں رہتے کہ اندھ ہی اندھ حضرت موسیٰ قمیص میں سے نکل گئے۔ اور یوشع کے ہاتھ میں فقط قمیص ہی قمیص باقی رہ گیا جب یوشع فقط ادن کا قمیص لیکر بنی اسرائیل کے پاس آئے تو ادھنوں نے کہا۔ کہ تو نے اللہ کے نبی کو قتل کر ڈالا ہے۔ ادھنوں نے کہا۔ کہ میں نے قتل تو نہیں کیا۔ بلکہ وہ میرے ہاتھوں میں سے ہی نکل گیا۔ لیکن ادھنوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔ تو یوشع نے کہا۔ کہ میری بات تم نہیں مانتے تو مجھے تین روز کی مہلت دو چنانچہ ادھنوں نے مہلت دی مگر یوشع پر مقرر کردہ حکم ایام میں یوشع نے اللہ تعالیٰ کی دگاہ میں عاکی تو جو نوگ کہ ادن کی حراست پر مقرر تھے۔ ادن میں سے سب کو خواب میں دکھائی دیا۔ کہ یوشع نے موسیٰ کو قتل نہیں کیا ہے۔ بلکہ ہم نے ادھنوں اپنے پاس اوپر اٹھا لیا ہے۔ جب یہ خواب ادھنوں نے دیکھا تو بنی اسرائیل نے ادھنوں سے چھوڑ دیا۔

دوسری روایت یہ بھی ہے۔ کہ حضرت موسیٰ موت سے بہت پہلے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس لیے چاہا کہ وہ موت کو کسی طرح پسند کرنے لگیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت یوشع پر وحی بھیجی۔ اور یوشع خدا کے پاس صبح شام جانے آنے لگے۔ جب حضرت موسیٰ نے یہ دیکھا۔ تو ادن سے پوچھا اے اللہ کے نبی اللہ تعالیٰ نے تم سے کیا باتیں کیں۔ حضرت یوشع نے کہا۔ اللہ کے نبی میں تمہارے پاس اتنے برس تک رہا کیا۔ کیا میں نے بھی کبھی تم سے کوئی بات پوچھی تھی۔ جو تم مجھ سے پوچھتے ہو۔ اور حضرت موسیٰ کا یہ قاعدہ تھا۔ کہ وہ ادن سے کبھی کچھ ذکر نہیں کیا کرتے تھے۔

جب حضرت موسیٰ نے ایسا جواب پایا۔ تو اونہوں نے کہا۔ کہ اس جینے سے تو مرنا ہی بہلا ہے۔

۳۹۔ حضرت موسیٰ کی وفات کی نسبت اور بعض لوگ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کمین جا رہے تھے کہ اونہوں دوسری دو رایتیں۔

نے چند فرشتوں کو دیکھا۔ جو ایک قبر کو درہے تھے۔ حضرت موسیٰ نے اونہیں پہچان لیا۔ اور وہاں کھڑے ہو کر اون کو دیکھا۔ تو اس قبر کو بہت ہی اچھا پایا اور ایسی آوازیں اور شادابی جیسی وہاں تھی کمین بھی اون کے نزدیک نظر میں نہ آئی۔ تو اونہوں نے پوچھا اللہ کے فرشتوں کو اسطے یہ قبر تم کو دے رہے ہو۔ اونہوں نے کہا۔ یہ پروردگار کا ایک بڑا کریم بندہ ہے۔ تو حضرت موسیٰ نے کہا یہ تو بندہ واقعی بڑا ہی کریم ہے جس کا ایسا بڑا مرتبہ ہے۔ میں نے ایسا فرشتہ اور ایسا مقام کبھی بھی نہیں دیکھا فرشتے بوئے۔ کہ کیا آپ اسے پسند کرتے ہیں۔ کہ آپ کے واسطے یہ مقام دیدیا جائے گا کہ بے شک میں اسے چاہتا ہوں کہ یہ مجھے ہی ملجائے۔ فرشتوں نے کہا۔ تو پھر آئے اور یہاں بیٹھا جائے۔ اور اپنے پروردگار کا دھیان کیجئے۔ اور آہستہ آہستہ تنفس لیتے جائے۔ حضرت موسیٰ اوس میں اتر پڑے اور پروردگار کی طرف تو جبکہ پھر تنفس لینے لگے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اون کی روح قبض کر لی۔ پھر فرشتوں نے قبر کے اوپر بڑی ڈال کر قبر برابر کر دی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام دنیا میں بڑے ہی زاہد اور اللہ کے کاموں کی طرف بہت ہی راغب تھے۔ اور جو نہ بڑے کے سایہ میں گزران کرتے اور پتھر کی یک کٹوتی میں کھاتے پیتے تھے اور اس سے اونہیں تو اضع اے اللہ منظور تھی۔

اور نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو حضرت موسیٰ کے پاس
 اودن کی روح قبض کرنے کے لیے بھیجا۔ حضرت موسیٰ نے اوس کے منہ پر ایک
 طلا پنچہ مارا کہ جس سے فرشتہ کی آنکھ ہوٹ گئی۔ اور پھر فرشتہ لوٹ گیا۔ اور جاکر کہا
 پروردگار تو نے مجھے ایسے بندہ کے پاس بھیجا تھا۔ کہ جو موت کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ
 تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ تو اوس کے پاس پھر لوٹ کر جا۔ اور اوس سے کہو۔ کہ کسی بل کے
 پیٹھ پر وہ اپنا ہاتھ رکھے۔ سو جتنے بال اوس کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے۔ ہر ایک
 بال کے عوض مین اوس سے ایک برس کی عمر دون گا۔ اور اوس سے کہدے کہ موسیٰ
 تو اتنی عمر پسند کرتا ہے یا اس وقت مرجانا چاہتا ہے۔ چنانچہ فرشتہ اودن کے
 پاس آیا اور ادن مین موت کے قبول کرنے نہ کرنے کا اختیار دیا۔ حضرت موسیٰ نے
 اوس سے پوچھا کہ پھر اس کے بعد کیا ہوگا۔ فرشتہ نے کہا۔ کہ پھر ہی موت ہے۔ تو
 کہا اس سے تو اسی وقت بہتر ہے۔ اس واسطے فرشتہ نے اودن کی روح قبض کر لی
 یہ قول صحیح ہے۔ اور نبی صلعم تک اس کی اسناد صحیح پہنچتی ہے۔

۴۷۔ حضرت موسیٰ کی عمر اور اودن کا زمانہ اور یوشع کی نبوت -
 حضرت موسیٰ کا انتقال بھی اسی بیابان مین ہی ہوا تھا۔ لیکن بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ ادنوں نے

جب ایرن کے شہر کو فتح کیا تھا۔ جس کا آئینہ ہم ذکر کرتے ہیں
 حضرت موسیٰ کی کل عمر ۱۲۰ سال کی ہوئی تھی۔ اوس مین سے
 بیس برس فریدون کے زمانہ مین ہوئے اور ستو برس
 منوچہر کے زمانہ مین۔ اور اودن کے معاملات جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے
 ادن مین نبی کیا اودن کی وفات تک سب منوچہر کے ہی عہد مین ہوئے

ہیں۔ پھر اون کے بعد یوشع بن نون نبی ہوئے۔ اور بیس سال منوچہر کے زمانہ میں اور ستا برس افراسیاب کے زمانہ میں رہے

یوشع بن نون علیہ السلام اور مدینۃ الجبارین کی فتح

۴۱۔ اس باب میں اختلاف ہو کہ اریحا کو حضرت موسیٰ کا انتقال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ نے فتح کیا یا یوشع نے۔

یوشع بن نون بن افراسیم بن یوسف بن یعقوب بن اسحق بن ابراہیم الخلیل کو بنی اسرائیل کی طرف نبی کر کے بھیجا۔ اور اونہیں حکم دیا۔ کہ اریحا مدینۃ الجبارین کو جائیں۔ علما کا اس امر میں اختلاف ہے کہ کس نے اس مقام کو فتح کیا۔ ابن عباس کہتے ہیں۔ کہ حضرت موسیٰ اور ہارون تو بیابان میں ہی مر گئے تھے۔ اور بنی اسرائیل کے لوگ وہاں داخل ہوئے تھے وہ بھی سب وہیں مر گئے تھے۔ حالانکہ اس بیابان میں ابھی اونہیں صمد میں ہی برس ہوئے تھے صرف دو شخص یوشع بن نون اور کالب بن یوقنا باقی رہے تھے۔ جب چالیس سال پورے ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یوشع بن نون پر وحی بھیجی۔ اور اونہیں اریحا جانے اور اس کے فتح کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ یوشع نے ہمارا اسے فتح کیا۔ اور اسی طرح قتادہ اور سدی اور عکرمہ نے بھی بیان کیا ہے۔ لیکن اور لوگ کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کی زندگی ہی میں وہ بیابان سے نکل آئے تھے۔ اور حضرت موسیٰ اونہیں لیکر مدینۃ الجبارین کو گئے تھے۔ اس وقت اون کے مقدمۃ الجیش یوشع بن نون تھے۔ اور حضرت موسیٰ ہی نے اسے فتح کیا تھا۔ یہ قول ابن اسحاق کا ہے۔

۴۲۔ حضرت موسیٰ کی چڑھائی جبارین پر اور بلعم کا ابن اسحق کہتا ہے۔ کہ موسیٰ بن عمران جبارین سے

بنی اسرائیل پر بدعکار مگر اوس سے اوس کی لڑنے کے واسطے سرزمین کنعان کی طرف زبان باہر نکل پڑتا۔
روانہ ہوئے۔ اور یوشع بن نون اور کالب بن یوفنا کو جو

میر بہت عمران اولیٰ بن کا شوہر تھا آگے بھیجا جب یہ لوگ وہاں پہنچے۔ تو حیارین جمع ہوئے اور بلعم بن باعور کے پاس آئے جو حضرت لوط کی اولاد میں سے تھا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ موسیٰ بیان ہے لڑنے اور ہاری ملک سے ہمیں نکال دینے کے واسطے آیا ہے۔ تو اوس کے اوپر بدعکار۔ بلعم کو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم معلوم تھا۔ بلعم نے کہا کہ اللہ کے نبی اور مومنین پر کہو مگر بدعکار کہتا ہوں۔ اون کے ساتھ تو فرشتے موجود ہیں۔ اونہوں نے پھر اوس سے مکر رہ کر کہا۔ مگر اوس نے انکار ہی کیا اور نہ مانا۔ اس لیے وہ لوگ اوس کی بی بی کے پاس آئے۔ اور اوس سے کچھ تحفہ تحائف دئے اور اوس نے جب لے لئے تو اوس سے کہا۔ کہ بنی اسرائیل پر بدعکار کرنے کے لیے اپنے شوہر کو کسی طرح راضی کر دے۔ چنانچہ اوس کی بی بی نے اوس سے اون لوگوں کی سفارش کی۔ مگر اوس نے اوس کا کہا بھی نہ مانا۔ لیکن جب اوس نے بہت کہا تو اوس نے اللہ تعالیٰ سے اجازت چاہی۔ اللہ تعالیٰ نے اوس سے خواب میں اس حرکت سے منع کیا۔ یہ بات اوس نے اپنی بی بی سے کہی۔ اوس عورت نے کہا۔ کہ تو پہلے اپنے رب سے عرض کر۔ چنانچہ اوس نے پہر استخارہ کیا۔ اس پر کچھ جواب ہی اوس سے نہ ملا۔ اوس عورت نے کہا۔ کہ اگر پروردگار کی مرضی نہ ہوتی تو وہ تجھے منع کر دیتا۔ جب اوس نے بار بار اوس سے کہا اور دہود کے دئے۔ تو اوس نے اون کا کتنا مان لیا۔ اور گدھے پر سوار ہو کر اوس پہاڑ پر چلا جہاں سے بنی اسرائیل نظر آتے تھے۔ تاکہ وہاں کھڑا ہو کر اون کو بدعکار کرے۔ لیکن جبھی کہ وہ تھوڑی دور چلا کہ اوس کا گدھا بیٹھ گیا اور بلعم کو اوس پر سے اترنا پڑا۔ پھر اوس نے اوس سے مار کر اٹھایا۔ اور پھر سوار ہو کر تھوڑی دور چلا۔ لیکن

اوس گدھے نے پر گھٹنے ٹیک دئے۔ چنانچہ اسی طرح اوس نے تین مرتبہ کیا جب اوس پر تیسرے مرتبہ بہت مار پڑی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اوسے نطق دیدیا۔ اور اوس نے کہا۔ بلعم بڑے افسوس کی بات ہے کہمان کو جاتا ہے۔ تو نہیں دیکھتا کہ مجھے فرشتے ٹوٹاتے ہیں۔ مگر اوس نے نہ مانا اور پیچھے کونہ ٹوٹا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے گدھے پر سے قید اٹھالی۔ پھر بلعم چلا اور دہان پہنچا جہان سے بنی اسرائیل نظر آتے تھے۔ دہان اوس نے ہر چند چاہا۔ کہ بنی اسرائیل پر بدو عا کرے۔ لیکن بدو عا کے بجائے اوس کے منہ سے دعا نکلی۔ اور حیب اپنی قوم کو دعا دینا چاہا تو دعا اون کے حق میں بدو عا ہو گئی۔ اس لیے اونہوں نے آکر بلعم سے اس کی شکایت کی۔ اوس نے کہا۔ کہ یہ بات مشیت ایزدی کے سبب سے ہے۔ اور اوس کی زبان بانہر نکل آئی۔ اور سینہ پر آ پڑی۔ کہا کہ اب تو میری دنیا اور دین دونوں خراب ہو گئے۔ اب بھگ۔ مگر اور حیلہ کے اور کچھ باقی نہ رہا۔

۳۴۴۔ زمری کا زنا کرنا اور اوس سے بنی اسرائیل پھر بلعم نے اپنی قوم سے کہا۔ کہ اپنی عورتوں کو پڑا عاون کا آنا اور فخاص کا زمری کو قتل کرنا اور سجاد اور اونین ساگ بیچنے کو دو۔ اور بنی اسرائیل طاعون کا اونٹنا اور یوشع کا اریحا کو فتح کرنا۔ کے لشکر میں بھیجو۔ اور اون عورتوں سے کدو۔ کہ اگر بنی اسرائیل اون سے زنا کرنا چاہیں تو دو کچھ منع نہ کریں اگر اون میں سے ایک شخص ہی زنا کرے گا تو تمہارا کام نکل جائے گا۔ یعنی بنی اسرائیل پھر تمہارے ملک کو فتح نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ اونہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور عورتیں بنی اسرائیل کے لشکر میں آئیں۔ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص زمری بن شلوم تھا جو سبطا شمعون بن یعقوب کا سردار تھا۔ اوس نے ایک عورت لی اور اوسے لیکر حضرت موسیٰ

کے پاس آیا اور اون سے کہا۔ میں جانتا ہوں۔ کہ تو اسے مجھ پر حرام بتاے گا مگر میں تیری بات نہیں مانوں گا۔ پھر اس عورت کو اپنے خیمہ میں لے گیا۔ اور وہاں اس سے جماع کیا۔

اس گناہ کی سزا میں اللہ تعالیٰ نے اونہیں طاعون میں مبتلا کیا۔ اور بنی اسرائیل میں طاعون پھیلا اس زمانہ میں فنحاص بن عیالہ بن ہارون اپنے دادا موسیٰ کا کارپرداز تھا۔ وہ اس وقت لشکر میں موجود نہ تھا جب وہ آیا تو دیکھا۔ کہ بنی اسرائیل میں طاعون پھیلا ہوا ہے۔ چونکہ فنحاص بڑے زور اور قوت والا تھا۔ وہ اس خبر کے سنتے ہی زمری کی طرف گیا۔ جو اسے ابھی لیے ہی پڑا تھا۔ دیکھتے ہی اس نے اون دونوں کے بڑھپھار مارا۔ اور دونوں کے پار کر دیا۔ اس سے فوراً طاعون اٹھ گیا۔ مگر اسی ایک ساعت میں بیس ہزار یا دوسرے قول کے بموجب ستر ہزار بنی اسرائیل طاعون سے مر گئے اسی بے رحمی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ **وَاقُلْ عَلَيْهِمُ نَبَأُ الدَّجَىٰ اَتَيْنَاكَ اَيَّامًا فَاسْلَمْ مِنْهَا فَاتَّبَعُوا الشَّيْطَانَ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ** (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے پیغمبر تو ان لوگوں کو اس شخص کا حال بڑھ کر سنا دے جس کو ہم نے اپنی کمرمتیں دی تھیں۔ پھر اس نے اس کو راست کی کمال اپنے اوپر سے اتار دی۔ تو شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا۔ اور اس کو ایسا بہکایا۔ کہ وہ گمراہوں میں جا ملا۔)

پھر حضرت موسیٰ نے یوشع کو بنی اسرائیل کے ساتھ اریحا کو بھیجا۔ اور وہ وہاں جا کر داخل ہوئے اور جبارین کو قتل کر ڈالا۔ اون میں سے کچھ تھوڑے باقی ہی رہ گئے تھے کہ آفتاب کے غروب کا وقت قریب آگیا یوشع کو خون ہوا کہ اگر رات ہو گئی۔ تو پھر فتح میں بڑی قوت پڑ جائے گی۔ اس لیے اونہوں نے اللہ سے دعا مانگی۔ کہ آفتاب کو غروب ہونے سے

روک دے۔ یہ دعا مقبول ہوئی۔ اور آفتاب اوس وقت تک رُکارہا۔ کہ جبارین کا
استیصال کُلی نہ ہو گیا۔ پھر حضرت موسیٰ بھی وہاں گئے۔ اور جس قدر اللہ تعالیٰ کو
منظور تھا اوس قدر عرصہ تک وہاں ٹھہرے۔ پھر ادن کا انتقال ہو گیا۔ ادن کی قبر
کسی شخص کو معلوم نہیں ہے۔

۴۴۔ آفتاب کا معجزہ اور حضرت یوشع کا تمام نام
برقیضہ اور وفات۔ اور کالب بن یوشع کا سردار ہونا
کہ اللہ تعالیٰ نے مدینۃ الجبارین پر حضرت یوشع کو چڑھائی کرنے کا حکم دیا تھا چنانچہ
وہ بنی اسرائیل کو لیکر اُدھر روانہ ہوئے۔ لیکن ادن کے ساتھ سے ایک شخص بلعم
بن باعور الگ ہو گیا۔ جسے اسم اعظم معلوم تھا۔ باقی قصہ سب اوسی طرح ہے
جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ جب حضرت یوشع کو جبارین پر فتح ہو گئی۔ تو ادن کو سبت کے روز
شام ہو گئی تھی۔ اس واسطے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اور ادن کی دعا
سے خدا تعالیٰ نے آفتاب کو پھر پلٹ دیا۔ اور دن میں ایک ساعت بڑھا دی۔ کہ جس
میں جبارین بہاگ گئے۔ اور حضرت یوشع شہر میں داخل ہو گئے۔ اور غنائم جمع کیں۔ تاکہ
اوس سے قربانی کریں۔ لیکن جیسا کہ معمول تھا قربانی کی قبولیت کے واسطے آگ
نہیں آئی۔ تو حضرت یوشع نے بنی اسرائیل سے کہا۔ کہ تم میں کسی نے دعا کی ہے
سب آدمی اگر مجھ سے بیعت کرو۔ جب انہوں نے اگر بیعت کی۔ تو جس نے دھوکہ
کیا تھا اوس کا ہاتھ ادن کے ہاتھ سے چھٹ گیا۔ تو انہوں نے اوس سے چہا معلوم
ہوا۔ کہ اوس نے ایک میل کا سفر جو سونے کا بنا ہوا تھا اور اوس میں یا قوت بڑے
ہوئے تھے جہاں لیا ہے۔ حضرت یوشع نے وہ اوس سے منگایا۔ اور قربانی میں

شامل کیا۔ اور ادش شخص کو بھی اسی میں رکھ دیا۔ پھر ایک آگ آئی اور اون دونوں کو کھا گئی۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت یوشع نے ادش شہر پر چھ مہینے تک محاصرہ کیا تھا۔ جب ساتواں مہینہ شروع ہوا۔ تو محاصرین تمام جمع ہوئے اور آگے جا کر تمام آدمیوں نے ایک ہی مرتبہ ایک نعرہ مارا۔ جس سے دیوار گر گئی۔ اور وہ اندر داخل ہو گئے اور جبارین کو شکست دیکر غریب قتل کیا۔

پہر پادشاہانِ شام کے کچھ سردار جمع ہوئے۔ اور حضرت یوشع پر چڑھائی کی اور لڑائی ہوئی۔ ادش میں بھی حضرت یوشع نے اونہیں شکست دی۔ اور اون کے پادشاہ ایک غار میں بھاگ کر پناہ گیر ہوئے۔ حضرت یوشع نے اونہیں گرفتار کر کر قتل کرادیا۔ اور بہتوں کو صلیب پر چڑھا دیا۔ پھر تمام ملک شام اون کے قبضہ میں آگیا۔ اور بنی اسرائیل ادش کے مالک ہو گئے۔ اور حضرت یوشع نے اپنے عمال سب جگہ بھیج دیے۔ پھر جب ادش کے انتقال کا زمانہ آیا۔ تو اونہوں نے کالب بن یوئنا کو بنی اسرائیل کا سردار کیا۔ اور بعد ادش کے اون کا انتقال ہو گیا۔ اون کی عمر ۱۲۷ برس کی ہوئی۔ اور حضرت موسیٰ کے بعد اون کی حکومت ۲۷ برس رہی۔

۴۵۔ جبارین کا افریقیہ میں جانا اور بریون کا
اون کی اولاد میں ہونا۔

افریقش بن قیس بن یسعی بن سبیل بن کعب بن زید بن حمیر بن سبیل بن یسعی بن یعرب بن قحطان اونہیں افریقیہ کی طرف لے گیا۔ اور سواصل شام سے اون سب کو وہ افریقیہ میں لایا۔ اور ادش ملک کو فتح کیا۔ اور وہاں کے بادشاہ جبرجیر کو قتل کر کے جبارین کو وہاں آباد کیا۔ چنانچہ اب جو بربر ہیں یہ اونہیں کی اولاد میں ہیں۔ اور حمیر یون میں سے وہاں بربریون میں صنماجہ اور کتا مدو قبیلہ ہیں

جو آج تک وہاں موجود ہیں۔

قارون کے حالات

۴۶۔ قارون اور اوس کا مال و دولت
قارون بن یصھر بن قاہٹ حضرت موسیٰ بن عمران بن قاہٹ کا چچا زاد بھائی تھا۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ وہ اور اوس سے غرور۔

حضرت موسیٰ کا چچا ہی تھا۔ مگر پہلی روایت صحیح ہے۔ اس شخص کے پاس بہت مال تھا اور کثرت سے خزانہ تھا۔ کہتے ہیں کہ اوس کے خزانوں کی کنجیاں چالیس خجرون پر لد کر تھیں۔ اس لئے وہ اپنے کثرت مال کے باعث اپنی قوم دانوں پر ظلم کرنے لگا۔ ان لوگوں نے اوس کو نصیحت کی۔ اور اوس سے منع کیا۔ اور وہ بات کسی جو اسد تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمائی ہے لَا تَقْرُخْ رَانَ اللَّهِ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ط وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي ۖ رَتُوا تَرَاے مت اسد تعالیٰ اترانے اور شیخی مارنے دانوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو مال و دولت تجھے اسد تعالیٰ نے دے رکھا ہے اوس میں سے کچھ آخرت کی بھی منکر کرتا رہ اور دنیا کے مال و متاع میں جو تیرا حصہ ہے اس سے فراموش نہ کر۔ یعنی کجیوسی کر کے کہہ نہ چھوڑ بلکہ کچھ کما لے۔ اور جس طرح تیرے ساتھ اسد تعالیٰ نے احسان کیا ہے۔ تو ہی دوسروں کے ساتھ کر۔ اور دنیا میں فساد نہ پہلا اسد تعالیٰ مفسدین کو پسند نہیں کرتا۔ قارون نے کہا۔ کہ مال و دولت تو مجھے اپنے علم سے حاصل ہوا ہے۔ یعنی مجھ کو بہت بڑا علم ہے۔ اور دنیا کے کاموں کو میں خوب جانتا ہوں اس سے حاصل ہوا ہے۔ یا اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر

اللہ تعالیٰ مجھے راضی نہ ہوتا اور میری فضیلت سے واقف نہ ہوتا تو وہ مجھے یہ مال و دولت دیتا ہی نہیں۔ غرض کہ اوس نے بڑا غرور آمیز جواب دیا۔ اور اپنی جہالت سے باز نہ آیا اور سرکش ہی کے کیا فخر جَعَلَ عَلٰی قَوْمٍ فِیْہِ زُیْنَتٌ ۝۵۱ اور ایک دن بڑے زیب و زینت اور جلوس کے ساتھ اپنی قوم کے دکمانے کے لیے باہر آیا۔ کہ وہ ایک تباہی گھوڑی پر سوار تھا اور گھوڑے کا مذہب ارغوانی سامان اور خود اوس کے زرین کپڑے تھے اور اوس کے ساتھ مین تو نو جوان عورتیں تھیں جن کے گھوڑے بھی اوسی کے سے تھے اور اوس کے چار ہزار رفیق اوس کے ساتھ تھے اور اوس نے ایک مکان بنایا۔ اور اوس پر سونے کے پتر لگائے۔ اور ایک سونے کا دروازہ بنایا جب لوگوں نے اوس کا یہ حال دیکھا تو نادان اف اور جاہل لوگ بھی اوسی کے سے مال کی آرزو میں کرنے لگے لیکن انہیں اہل العلم نے سمجھایا۔ اور ایسی آرزو سے منع کیا۔

۴۷۔ تارون کا بنی اسرائیل کے کچھ آدمیوں کو بھا کر پہر اوس کو اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ دینے کا حکم دیا حضرت موسیٰ پرزنا کی تمت لگا نا اور اوس کا جوٹ تو وہ حضرت موسیٰ کے پاس فی ہزار دینار ایک دینار اور ایسے ہی ہزار ہزار چیزوں میں سے ثابت ہونا۔

ایک ایک چیز لایا۔ اور جب وہ لوٹ کر گھر گیا۔ تو اوس کا مال بہت بڑھ گیا لیکن اس پر ہی اوس نے بنی اسرائیل میں سے اپنے دوست آشناؤں کو جمع کیا۔ اور ان سے کہا کہ موسیٰ نے جو جو باتیں تم سے کہیں وہ سب تم نے مانیں اور اوس کی اطاعت کی۔ لیکن اب اوس نے تمہارے اموال پر ہی نظر ڈالی ہے۔ اور تمہارا مال بھی لینا چاہتا ہے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ تو تو ہم میں بڑا ہے جو تو چاہے وہ ہم کو بتا ہم وہ ہی کریں گے۔ کہا۔ میں تم سے یہ کہتا ہوں۔ کہ ایک فلاں زانیہ عورت کو لو۔ اور اوسے کچھ دینا کرو۔ اور اوس سے

کہو۔ کہ موسیٰ پر زنا کی تہمت لگا دے۔ چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا۔ اور اوس عورت کو بٹکا کر لیا۔ اوس نے قبول کر لیا۔

پھر قارون حضرت موسیٰ کے پاس آیا۔ اور کہا تمہارے لوگ جمع ہوئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ جھلکراؤ نہیں اور ام دلواہی سے مطلع کریں۔ حضرت موسیٰ موقع پر تشریف لے گئے اور فرمایا جو کوئی چوری کرے اوس کا ہم ہاتھ کاٹ ڈالیں گے۔ اور جو کوئی افترا کرے ہم اوس کے درے ماریں گے اور جو کوئی زنا کرے۔ اور اسکی بی بی نہ تو ہم اوس کے سوا درے ماریں گے اور اگر بی بی ہو تو او سے سنگ سار کر کے مار ڈالیں گے۔ قارون نے کہا۔ اور اگر ان حرام میں سے آپ بھی کسی جرم کے مرتکب ہوں تو یہی سزا دو گے یا نہیں۔ کہا ہاں بیشک۔ کہا تو نبی اسرائیل کہتے ہیں کہ تو نے ہی فلان عورت سے زنا کیا ہے۔ کہا تو او سے بلاؤ۔ اگر وہ کیدگی تو بے شک میں نے زنا کیا ہوگا۔ جب وہ آئی تو حضرت موسیٰ نے اوس سے کہا۔ کہ تجھے اوس شخص کی قسم جو جس نے توریت نازل فرمائی ہے سچ بچ کہنا۔ کیا میں نے تجھ سے وہ حرکت کی ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ کہا نہیں بالکل جوئے ہیں بلکہ انہون نے مجھے کچھ دینا کیا ہے۔ کہ میں آپ پر تہمت لگا دوں۔

۴۸۔ حضرت موسیٰ کی بددعا سے۔ پھر حضرت موسیٰ نے جناب باری میں سجدہ کیا۔ قارون کا زمین میں دھس جانا۔ اور انہیں بددعا دی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بھیجی۔ کہ جو چاہے تو زمین کو حکم دے وہ تیرا حکم مانگی۔ حضرت موسیٰ نے کہا۔ زمین تو ان لوگوں کو لے لے۔ ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ اس تہمت کا کسی شخص نے اکر حضرت موسیٰ سے ذکر کیا تھا۔ یہ سنکر انہون نے اون لوگوں پر بددعا کی تھی۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بھیجی کہ جو زمین کو حکم دے گا وہ تیرا حکم مانے گی۔ پھر حضرت موسیٰ قارون کے پاس آئے قارون اون کے چہرہ کو دیکھتے ہی پہچان گیا کہ وہ اوس سے ناراض ہیں۔ کہا موسیٰ مجھ پر رحم کر و حضرت موسیٰ نے اوسے تو کچھ جواب نہ دیا۔ مگر زمین سے کہا۔ کہ زمین تو اوسے لے لے۔ اس کہنے کے ساتھ ہی گھر نے حرکت کی۔ اور قارون اور اوس کے رفیق ٹخنوں تک زمین میں دھس گئے قارون نے بار بار حضرت موسیٰ سے کہا۔ کہ موسیٰ مجھ پر رحم کر۔ مگر حضرت موسیٰ نے زمین سے کہا۔ کہ تو اوسے لے لے اور زمین میں وہ گٹھنوں تک دھس گیا۔ اور گو قارون اوس سے مسربانی کا خواستگار رہا۔ اور برابر منت و سماجت کرتا رہا مگر حضرت موسیٰ یہی کہنے لگے کہ زمین تو اونہیں لے لے۔ جس سے آخر کار وہ بالکل دھس گئے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی بھیجی اور فرمایا کہ موسیٰ تم کیسے رنگ دل ہو۔ اگر قارون مجھے پکارتا تو میں اوس کی سنتا اور قصور معاف کر دیتا۔ اب میں آئندہ کسی شخص کو زمین پر اختیار نہ دوں گا۔ قارون اوس وقت سے برابر زمین میں دھستار چلا جاتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا اوس پر عذاب نازل ہوا۔ تو جو مومنین تھے اونہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی۔ اور جو لوگ کہ پہلے اوس کے سے مال و دولت کی آرزو میں کر رہے تھے اونہیں معلوم ہو گیا کہ یہ اون کی خطا تھی۔ جس سے اونہوں نے استغفار کیا اور اللہ تعالیٰ کے روبرو توبہ کی۔

منوچہر کے بعد اہل فارس کے پادشاہ

۴۹ - افزاسیاب کا غلبہ ملک فارس پر جب منوچہر فارس کا پادشاہ مر گیا۔ تو افزاسیاب اور منوچہر کے پوتے زو کی پیدائش ہوئی۔

چڑھ آیا۔ اور فارس کا ملک بگیا۔ اور بابل تک پڑھ کر گیا۔ اور ایک مدت اوسے مین اور
 مہرجان مین ٹھہرا رہا۔ اور لوگوں کو ملک سے نکال دیا۔ اور سلطنت فارس مین نساد
 پھیلایا اور بڑا ہی ظلم کرنے لگا۔ اور آباد ملک کو خراب و ویران کر ڈالا اور نہروں اور نہجوں
 کو پاٹ دیا۔ اور اوس کی حکومت کے پانچویں سال سے قحط پڑ گیا۔ اور جب تک
 حکومت رہی تب تک برابر قحط ہی قحط چلا گیا۔ غرض جب تک زمین ٹھما سپ پادشاہ
 نہ ہوا فارس مین لوگوں پر افراسیاب کی طرف سے بڑی آفت رہی۔ جب زو پادشاہ ہو گیا۔
 تو ملک مین امن ہوا۔ منوچہر اپنے بیٹے ٹھما سپ پر کچھ خفا ہو گیا تھا۔ اور اوسے
 اپنے ملک سے نکال دیا تھا۔ اس واسطے کہ ترکوں کے پادشاہ نے پاس جس کا نام
 وامن تھا چلا گیا تھا۔ اور اوس کی بیٹی سے بیاہ کر لیا تھا اوس سے اس کے ایک لڑکا
 پیدا ہوا۔ جس کا نام اوس نے زورکما۔

کہین منجہون نے وامن سے کہا تھا۔ کہ تیری بیٹی کے پیٹ سے ایک لڑکا پیدا
 ہوگا جو تجھے قتل کریگا اس لیے اوس نے اپنی بیٹی کو قید کر دیا تھا۔ اس واسطے جب
 اوس سے ٹھما سپ کا بیاہ ہوا۔ اور بچا پیدا ہوا تو اوس کی بیٹی اپنے حالات کو باپ سے
 چھپائے رہی۔ اور اپنے بیٹے زورکومہی اوسے نہ دکھایا۔

۵۰۔ زورکا وامن کو مارنا اور افراسیاب کو بعد ازان منوچہر ٹھما سپے راضی ہو گیا۔ اور
 فارس سے نکالنا اور روزبان کی عید۔ اوسے اپنے پاس بلا لیا۔ اور کسی طرح
 سے اوس کی بی بی اور بیٹے کو بھی منگالیا۔ اور وہ دو نو قید خانہ سے نکال کر منوچہر کے
 پاس پہنچ گئے۔ اسکے بعد زورنے اپنے نانا وامن کو کسی لڑائی مین قتل کیا۔ اور افراسیاب
 ترکی کو کتنی ہی لڑائیوں کے بعد مملکت فارس سے نکال باہر کر دیا۔ اور وہ اپنی ترکستان کو

جلا گیا۔ افراسیاب اقلیم بابل اور مملکت فارس پر بارہ برس تک حاکم رہا۔ اور منوج کے مرنے کے بعد سے لیکر فارس پر اوس نے حکومت کی۔ پھر زودمان کا پادشاہ ہو گیا جس دن افراسیاب فارس کی عملداری سے نکلا ہے وہ دن روز ابان اور مینا ابان ماہ کا تھا۔ اس لئے اہل فارس اس روز عید کیا کرتے ہیں۔ اور اوس دن کی جو دو اور نوروز اور مہر جان کو عیدین ہوتی ہیں اوس طرح کی اوس دن کی یہ بھی عید ہے۔

۵۱۔ زو کا ملک کو آباد کرنا
 اور اوس کا وزیر کرنا
 ترک نے ملک میں خرابیاں کر دی تھیں اوس نے سب کی اصلاح کی۔ قلعہ بنائے۔ اور جو پانی کے راستے تھے انہیں پانی کے بہنے کے واسطے صاف کرایا۔ جس سے ملک اپنی پہلی حالت سے بھی زیادہ معمور و آباد ہو گیا۔ اور نیز اوس نے سات برس تک رعایا پر محصول معاف کر دیا تھا۔ جس سے ملک میں خوب رونق ہو گئی۔ اور خلوق خوب خوشحال اور فارغ البال ہو گئی۔ اسی روز نے سوادین ایک نہر بھی نکالی تھی۔ اور اوس کا نام زاب رکھا تھا۔ اور اوس پر ایک شہر بسایا تھا جس کا نام عتیقہ ہے اسی شہر کے متعلق طسوج زاب اعلیٰ اور طسوج زاب اوسط اور طسوج زاب اسفل کے علاقہ کی تقسیم کی ہے اور اسی نے سب سے اول کمانوں میں رنگ وینے کا قاعدہ نکالا ہے۔ اور طرح طرح کے کمانے اوس نے پکواے ہیں۔ جو کچھ اسے ترکوں وغیرہ سے غنیمت کا مال ملا تھا وہ سب اس نے اپنی فوج کو دیدیا تھا۔ اس نے صنت ترین برس حکومت کی۔ اس کا وزیر درمیں ایک شخص کرنا سب بن انوط تھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ شخص اوس کی حکومت میں برابر کا شریک تھا۔ مگر اول روایت زیادہ

صحیح ہے۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ کرشاسپ فارس میں بڑا عظیم الشان شخص ہوا ہے۔ مگر بادشاہ نہیں ہوا۔

کیقباد کی سلطنت

۵۲۔ کیقباد اور اوس کا انتظام بادشاہان
کیمانیہ کا اوس کی نسل میں ہونا۔
متوجہ ہوئے بادشاہ ہوا۔ اس نے نہروں اور

چشمون کے پانی کو زمین کی آبیاشی کے واسطے تقسیم کیا۔ اور نہروں کے جدا جدا نام مقرر کئے۔ اور اودن کی حدیں بنائیں۔ اور ضلع متعین کئے۔ اور علاقوں کی حدود طہیر کر لیں اور لشکر کی تنخواہ کے لیے کاشتکاری سے دسواں حصہ وصول کیا۔

کتنے ہین کہ کیقباد کو ملک کی آبادانی کا نایب ہی شوق تھا۔ اور دشمن سے اس نے ملک کی حفاظت خوب کی تھی۔ اور بہت خزانہ جمع کیا تھا۔ اور یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ شاہان کیمانیہ اور اودن کی نسل اسی بادشاہ سے نکلی ہے۔ اور اوس سے اور شاہان ترک سے بہت لڑائیاں ہوئی ہیں اسی واسطے یہ دیا ہے بلخ کے قریب رہا کرتا تھا۔ جس کا نام جیون ہے۔ تاکہ ترکوں سے اپنے ملک کی حفاظت کرے اور اپنے ملک پر ارمین حملہ نہ کرنے دے۔ اس نے ایک تلوہیں بادشاہی کی ہے۔

زہو کیقباد کو عمر کے حوادث بنی اسرائیل میں اور خرقیل کی نبوت

۵۳۔ حضرت خرقیل کا ہزار دین
عبرانی اسرائیل میں کالب بن یوتنا حاکم ہوا۔ پھر
مردون کو زندہ کرنا۔

اوس کے بعد خرقیل بن لوری ہوا۔ یہی شخص ہے جسے ابن العجوز (بوڑھیا کا بیٹا) کسا کرتے ہیں۔ یہ لقب اسے اس واسطے دیا گیا ہے۔ کہ اوس کی ماں نے اللہ تعالیٰ سے اوس وقت ایک بیٹے کی دعا مانگی تھی۔ کہ وہ بوڑھیا ہو گئی تھی اللہ تعالیٰ نے اوسے ایک بیٹا دیا۔ یہ بیٹا ایسا بزرگزیادہ پروردگار ہوا۔ کہ اس نے کتنے ہی مرے ہوئے لوگوں کے واسطے دعا کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اوس کی دعا قبول کی اور اوہ زمین زندہ کر دیا۔

آس قصہ کا اصل حال یہ ہے۔ کہ ایک بستی میں جس کا نام راودان تھا طاعون آیا۔ اور اوس کے خوف سے بستی چھوڑ چھوڑ کر بہت لوگ باہر بھاگ گئے۔ اور کسی جانب میں جا کر رہنے لگے۔ اب جو لوگ بستی میں ہی باقی رہ گئے تھے۔ اون میں سے اکثر طاعون میں مر گئے۔ اور کچھ باقی ہی بچ گئے پہر جب طاعون جاتا رہا۔ تو وہ لوگ جو بھاگ گئے تھے بستی کو لوٹ آئے۔ انہیں دیکھ کر بستی والے جو باقی رہ گئے تھے بولے۔ کہ یہ لوگ جو بھاگ گئے تھے بڑے محتاط ہیں۔ جیسا اونہوں نے کیا تھا اگر ایسا ہی ہم بھی کرتے تو ہم بھی سب کے سب باقی رہتے۔ اور جو ہم میں سے مر گئے وہ نہ مرتے۔ اس میں بہر کچھ دنوں کے بعد اتفاقاً طاعون آیا۔ تو وہاں کے بچنے لوگ تھے سب بھاگ گئے۔ دن کی تعداد کوئی تئیس ہزار کوئی تین ہزار کوئی چار ہزار وغیرہ بتاتے ہیں۔ بہرہ لوگ جا کر اوس مقام پر اترے جہاں پہلے لوگ اترے تھے۔ وہاں ایک فرشتہ نے آواز ماری اور یہ سب مر گئے۔ اور اون کی ہڈیاں گل سڑ کر کوکلی ہو گئیں۔

کچھ دنوں کے بعد ان پر حضرت خرقیل نبی کا گز رہا۔ جب اونہوں نے اونہیں دیکھا تو یہ سوچنے لگے کہ کسی طرح یہ زندہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بھیجی اور پوچھا

کہ کیا تو یہ بات چاہتا ہے کہ میں اونیس تیری آنکھوں کے سامنے زندہ کر دوں حضرت خرقیل نے کہا ہاں حکم ہوا کہ اونیس پکار حضرت خرقیل نے پکارا۔ اے گلی ہوئی بڑیو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اکٹھی ہو جاؤ یہ کہتے ہی وہ ٹہیان اُڑا کر ایک دوسرے کے پاس آ گئیں۔ اور اودن بڑیوں کے اجسام بن گئے۔ پھر اونیس نے اودن کو آواز دی کہ بڑیو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ تم ڈھک جاؤ۔ یہ کہتے ہی اودن پر گوشت خون اور وہ کپڑے جن میں وہ مرے تھے۔ اودن کے اوپر آ گئے۔ پھر اونیس نے آواز دی کہ روجو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ تم اپنے اپنے جسموں میں لوٹ آؤ۔ اس پر روجین بھی جسموں میں آ گئیں۔ اور وہ اجسام زندہ ہو گئے اور جب زندہ ہوئے تو یوں۔ اے پروردگار ہمارے تو پاک ہے اور ہم تیری حمد و ثنا کرتے ہیں اور تیرے سوا اور کوئی خدا نہیں ہے اس کے بعد یہ لوگ اپنی قوم میں آئے۔ اور اودن کو یہ بات معلوم تھی کہ وہ مر گئے تھے اور اودن کے چہرہ پر موت کا رنگ چھایا ہوا تھا۔ اور جو کچھ اُپہنتے تھے وہ بُراتا کفن ہو جاتا تھا۔ پھر وہ مر گئے اور حضرت خرقیل بھی مر گئے۔ مگر ان کا زمانہ بنی اسرائیل کی کتابوں میں نہیں لکھا ہوا ہے۔

یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ لوگ حضرت خرقیل کی قوم کے تھے۔ جب وہ مر گئے تو حضرت خرقیل اودن پر روئے۔ اور کہا پروردگار میں ایسے لوگوں میں رہتا تھا جو تیری عبادت اور تیرا ذکر کیا کرتے تھے اب میں ہی کیلے باقی رہ گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اودن سے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو میں اونیس جلاؤں۔ کہا ہاں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اودن کے جلائے کا تمہیں ہی اختیار دیدیا۔ اس پر حضرت خرقیل نے کہا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو جاؤ اور وہ زندہ ہو گئے۔

حضرت الیاس علیہ السلام

۵۴۔ حضرت الیاس کی نبوت اور اخاب بادشاہ
کاموسن ہو کر بت پرست ہو جانا۔
مین اون کے بعد حوادث بہت کثرت سے

ہوئے۔ اور انہوں نے جو اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا اس سے چھوڑ دیا۔ اور بت پرستی
کرنے لگے۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے اون پر حضرت الیاس بن یاسین بن فغص
بن غرابن ہارون بن عمران کو نبی کر کے بھیجا۔ حضرت موسیٰ کے بعد جو نبی بنی اسرائیل میں
ہوتے تھے وہ حضرت اوس شریعت کی تجدید کیا کرتے تھے جو توریت میں اللہ تعالیٰ
نے اون کے لیے بیان کر دی تھی۔ اور الیاس بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ کے
پاس تھے جس کا نام اخاب تھا۔ یہ اخاب اون کی بات مانتا اور انہیں نبی جانتا تھا
اور الیاس اوس کے کارپرداز تھے اور بنی اسرائیل نے اس زمانہ میں ایک بت
بعل نام بنالیا تھا اوس کی پرستش کیا کرتے تھے۔ حضرت الیاس نے انہیں
اللہ کے راستے کی ہدایت کی۔ لیکن وہ اس بادشاہ کا کٹنا مانتے تھے اور کسی کی
بات ہی نہ سنتے تھے۔ اور اس زمانہ میں بنی اسرائیل کے بادشاہ متفرق ہو رہے
تھے۔ ہر ایک بادشاہ ملک کے ایک ایک حصہ میں بادشاہی کرتا تھا۔ اور اوس
حصہ کی پیداوار کا وہ ہی مالک تھا۔

اس پر اس بادشاہ نے جس کے پاس الیاس تھے اون سے کہا۔ کہ جس راستے کی
تو ہدایت کرتا ہے میرے نزدیک وہ طریقہ باطل معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ میں فلان فلان
بادشاہ کو دیکھتا ہوں جو بنی اسرائیل کے بادشاہ ہیں جن کو پوجتے ہیں۔ مگر انہیں کوئی
بھی ضرر نہیں پہنچتا۔ وہ کہتے ہیں پیٹے ہیں۔ اور انہیں دنیا کی چیزوں میں کوئی

سنادیا۔ مگر انہوں نے حق بات کی طرف رجوع نہیں کیا۔

۵۶۔ حضرت الیاس کے قوم کی بت پرستی جب حضرت الیاس نے دیکھا۔ کہ بنی اسرائیل اور اون پر قحط کی مصیبت اور الیاس کا ذوقِ نہیں مانتے۔ اور کفر اور ظلم چرچست مکرین باندھے صفت بننا اور اون کے شاگردِ مسیح۔ ہوئے ہیں۔ تو انہوں نے اون پر بددعا کی۔ اور

اللہ تعالیٰ نے تین برس تک اون پر مینہ برسانا موقوف کر دیا۔ جس سے اون کے مویشی پزیر اور حشرات الارض مر گئے۔ اور درخت خشک ہو گئے۔ اور مخلوقِ پختِ مصیبت نازل ہوئی۔ اور حضرت الیاس بنی اسرائیل کے خوف سے پوشیدہ ہو گئے لیکن اُن کا رزق اون کے پاس پہنچتا تھا۔ پھر وہ ایک مرتبہ شب کو بنی اسرائیل کی کسی عورت کے یہاں رہے۔ اوس کا ایک بیٹا تھا جس کا نام مسیح بن اخطوب تھا۔ وہ اس وقت بہت بیمار ہو رہا تھا حضرت الیاس نے اوس کے لیے دعا کی جس سے اوس کی بیماری جاتی رہی۔ اور وہ حضرت الیاس کے ساتھ ہو لیا۔ اور اون پر ایمان لاکر اون کے ساتھ رہنے لگا۔ الیاس اس زمانہ میں بوڑھے ہو گئے تھے اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بھیجی کہ تو نے میری مخلوق میں سے بہت کو ہلاک کر دیا جو۔ اور بہائم اور پرندہ اور چوپائے وغیرہ بیمار ہو چکے ہیں اور قصور جو کیا ہے وہ صرف بنی اسرائیل نے ہی کیا ہے۔ حضرت الیاس نے کہا پروردگار مجھے اجازت دے کہ میں ہی اون کے لیے دعا کروں شاید وہ راہ پر آجائیں۔

پھر الیاس اون کے پاس آئے۔ اور اون سے کہا۔ کہ تم میں سے بہت لوگ ہلاک ہو گئے اور تمہاری خطا سے تمہارے چوپائے بھی مر گئے۔ اگر تم اس امر کو جاننا چاہو تو ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے افعال سے ناراض ہے۔ اور جو میں تم کو ہدایت کرتا ہوں

وہ ہی حق ہے۔ تو تم اپنے اصنام کو نکالو اور ان سے دعا مانگو اگر وہ تمہاری عبادت قبول کر لیں۔ تو یہی بات سچ ہے جو تم کہتے ہو۔ اور اگر وہ بت تمہاری مراد پوری نہ کر سکیں تو جان لو کہ جس طریق پر تم چل رہے ہو وہ باطل ہے۔ اس لیے تم اوسے چھوڑ دینا اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا تو وہ تمہاری مراد میں پوری کرے گا اور یہ سنبھتی اور مصیبت تم پر سوجاتی رہیگی۔ بولے کہ ہاں بے شک یہ ایک انصاف کی بات ہے اور پھر وہ اپنے بتوں کو لیکر نکلے۔ اور ان سے دعا مانگی۔ مگر ان کی مراد پوری نہ ہوئی۔ اور نہ مصیبت دور ہوئی۔ تب اونہوں نے ایاس سے کہا۔ کہ اب ہم ہلاک ہو جائیں گے۔ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کر۔ حضرت ایاس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ کہ ان کی مصیبت دور ہو جائے۔ اور ان پر مینہ برسے اس دعا کے کرتے ہی ابر کا ڈھال کے برابر ایک ٹکڑا پیدا ہوا۔ اور ان کی نظروں کے سامنے بڑھنے لگا۔ اور پھر ایسا مینہ برسا کہ جس سے تمام ملک سیراب و شاداب ہو گیا۔ اور جو آفت و مصیبت ان پر پڑی تھی وہ سب رفع ہو گئی۔ لیکن اونہوں نے اپنی بد فعلیات سے پھر بھی کنارہ نہ کیا اور حق کو نہ مانا جب حضرت ایاس نے یہ حال دیکھا تو اللہ تعالیٰ سے درخواست کی۔ کہ اونہیں دنیا سے نجات دیدے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی۔ اور ان پر عنایت فرمائی۔ اور نور کا لباس عطا کیا۔ اور کمانے پینے کی خواہش ان سے دور کر دی۔ جس سے وہ ایک انسان ملکی صفات اور زمینی نسل اور آسمانی سیرت ہو گئے۔ اور اوس پادشاہ پر اور اوس کی قوم پر اللہ تعالیٰ نے ایک دشمن کو مسلط کر دیا۔ جس نے اونہیں آکر بکڑا اور اوس پادشاہ کو اور اوس کی بی بی کو اوسے باغ میں قتل کر کے ڈال دیا۔ اور ان کی لاشیں وہیں گلے ہو گئیں۔

حضرت یسع علیہ السلام کی نبوت اور بنی اسرائیل سے تابوت کا چہن چلانا

۵۷۔ حضرت یسع کی نبوت اور تابوت سکینہ جب حضرت الیاس نبی اسرائیل سے علیحدہ ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یسع علیہ السلام کو

کی حقیقت اور اوس کی برکت۔

اون پر نبی کر کے بھیجا۔ اور وہ اون میں جس قدر مدت تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اون کو بھی اپنے پاس بلالیا۔ تو بنی اسرائیل میں بڑی ہی ناروا کام ہونے لگے۔ لیکن اون کے پاس تابوت تھا اور وراثت میں چلا آتا تھا۔ اوس میں سکینہ اور جو کچھ آل موسیٰ اور آل ہارون نے چھوڑا تھا وہ سب بقیہ تھا اوس سے فرشتے اُٹھایا کرتے تھے اور اوس میں ایسی برکت تھی۔ کہ جب کوئی دشمن آتا اور بنی اسرائیل تابوت کو آگے کرتے تو اللہ تعالیٰ اون کے دشمن کو شکست دیدیا کرتا تھا۔ یہ سکینہ ایک بلی کا سر تھا۔ جب تابوت میں وہ بلی کی آواز کی طرح آواز کرتی تو بنی اسرائیل کو نصرت کا یقین ہو جاتا اور اون کو فتح حاصل ہو جاتی تھی۔

۵۸۔ بنی اسرائیل سے تابوت کا چہن چلانا اور اونکی حکومت کا تنزل اور انہیں نبوت کا پرہیز ہونا

پھر اون میں ایک پادشاہ ہوا۔ جس کا نام ایلان تھا اور اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کی مدد اور حمایت کیا کرتا تھا لیکن جب اون میں نافرمانیوں کی کثرت ہوئی۔ تو اون پر ایک دشمن آیا۔ اور وہ اوس سے لڑنے کو نکلے۔ اور تابوت کو بھی نکالا۔ اور بڑی بہاری لڑائی ہوئی۔ مگر اُنکا دشمن اون پر غالب ہوا۔ اور تابوت کو چھین لیا۔ اور بنی اسرائیل شکست کھا کر ہباگ گئے۔ جب اون کے پادشاہ کو معلوم ہوا کہ تابوت اون سے چھین گیا۔ تو وہ اوس کے پنج سے مر گیا۔ اور دشمن اون کے ملک میں گس آیا۔ اور اون کا مال واسباب لوٹا

اور اون کے اہل و عیال کو پکڑ لے گیا۔ پھر بنی اسرائیل میں ایک اضطراب پھیل گیا اور آپس میں اختلاف پڑ گیا۔ اس زمانہ میں کبھی تو اونہیں نافرمانی اور گمراہی کے کام ہوتے اور اللہ تعالیٰ کسی کو اون پر انتقام کے لیے مسلط کر دیتا تھا۔ اور کبھی وہ توبہ کر لیتے اور اللہ تعالیٰ اونہیں دشمنوں سے بچا دیتا تھا۔ چنانچہ حضرت یوشع بن نون کی وفات سے لیکر اشموئیل کی نبوت اور طاوت کی حکومت اور تابوت کی واپسی تک اون کا یہی حال رہا۔ جب حضرت یوشع کی وفات ہو گئی تو اون کے بعد بنی اسرائیل کے حاکم کبھی تو قاضی ہوا کرتے اور کبھی کبھی پادشاہ ہوتے تھے۔ اور کبھی کوئی متغلب اون پر آکر حاکم بن جاتا تھا آخر کار اون میں بہر حکومت قائم ہوئی۔ اور اشموئیل نبی ہوئے۔ اور یہ سب زمانہ حضرت یوشع کی وفات سے لیکر نبوت کے پہر اون میں آنے تک چار سو ساٹھ برس کا ہوا۔

۵۹۔ اشموئیل نبی تک بنی اسرائیل کے حکام اول شخص جو اون پر مسلط ہوا وہ ایک شخص کے نام اور مدت حکومت۔

کوشان تھا۔ اس نے اٹھ برس اون کو خوب ستایا اور خراب کیا پھر کالب اصغر کے بہائی نے جس کا نام عئیل تھا اس کے بچہ ظلم سے نجات دلائی۔ اور چالیس برس تک اون پر حکومت کرتا رہا۔ پھر اون پر ایک اور پادشاہ عجیون نام مسلط ہوا۔ اور اٹھارہ برس تک حکومت کرتا رہا۔ اس کے ہاتھ سے ایک شخص امود نام نے جو سبط بنیامین سے تھا بنی اسرائیل کو بٹھایا اور اٹھ برس اون کا انتظام کرتا رہا۔ پھر بنی اسرائیل کو ایک کنعانی پادشاہ یا بین نام آکر دبا بیٹھا۔ اور دس برس حاکم رہا۔ اس کے ہاتھ سے ایک عورت نے اونہیں نجات دلائی جس کا نام ذور تھا۔ اور جو اون کے انبسیا کی

نسل سے تھی۔ اس عورت کی طرف سے باراق نام ایک شخص چالیس برس اون کی نگرانی کرتا رہا۔ پھر اون پر حضرت لوط کی قوم سات برس تک مسلط رہی۔ ان کے ہاتھ سے انہیں جدعون بن یوآش نوؤنفتالی بن یعقوب کی نسل سے تختہ بچایا۔ اور چالیس برس تک اون کا منتظم رہا۔ جب اوس نے انتقال کیا تو اوس کا بیٹا ابی ماخ اون کا نگران ہوا۔ اور تین برس کام کرتا رہا۔ پھر اوس کے بعد یوایع بن نوؤجوابی ماخ کے مامون کا بیٹا تھا اور جسے بعض اوس کے چچا کا بیٹا بھی بتاتے ہیں تیس برس اون کا منتظم رہا۔ پھر اوس کے بعد ایک شخص یاسیر بائیس برس اون کے انتظام پر مامور رہا۔ پھر فلسطین کی ایک قوم بنی عمون اٹھارہ برس تک اون پر حکومت کرتی رہی۔ پھر بنی اسرائیل میں سے ایک شخص یفتح ہوا۔ جو چھ برس تک اون کی دیکھ بھال کرتا رہا۔ پھر اوس کے بعد تیسوں سات برس تک رہا پھر اوس کے بعد آلون دس برس رہا۔ پھر اوس کے بعد لرون جسے بعض لوگ عکرون بھی کہتے ہیں آٹھ برس رہا پھر اون پر فلسطین والے غالب ہو گئے۔ اور چالیس سال حکومت کرتے رہے۔ پھر شمعون بیس سال اون کا والی رہا پھر اس کے بعد بنیل سال تک اون کا نہ کوئی منتظم تھا اور نہ کوئی رئیس تھا پھر اس کے بعد عالی کا ہن اون کا منتظم مقرر ہوا۔ بعض شخص کہتے ہیں۔ کہ اسی زمانہ میں فلسطین والے تابوت سکینہ پر غالب ہوئے تھے۔ پھر جب وہ چالیس برس اون کا انتظام کر چکا۔ تو اشموئیل کو خدا تعالیٰ نے نبی کیا۔ اور وہ دس سال اون کے منتظم رہے۔ اور اون سے بنی اسرائیل نے کہا۔ کہ ہم پر کوئی بادشاہ مقرر کر دو۔ کہ وہ ہمارے دشمنوں سے جا کر لڑے۔ اور اس مصیبت سے ہمیں چھڑائے۔



اشموئیل اور طالوت کا ذکر

۴۰۔ بنی اسرائیل کی دعا سے اشموئیل بن مالی کا ذکر اس طرح ہے۔ کہ جب بنی اسرائیل اشموئیل نبی کا پیدا ہونا۔

پر بلائیں نازل ہوئیں۔ اور دشمنوں نے اُن پر نظرین جمائیں۔ اور اُن سے تابوت سکینہ چھین گیا۔ تو وہ جب کبھی کسی دشمن کے مقابل ہوتے تو اُس وقت نہایت ڈرا کرتے تھے۔ اسی زمانہ میں جالوت کنعانیوں کے پادشاہ نے اُن پر حملہ کیا۔ یہ شخص فلسطین اور مصر کے درمیان کے ملک کا پادشاہ تھا غرض وہ اُن پر آتے ہی غالب ہو گیا۔ اور اُن پر جزیہ لگادیا۔ اور توریت اُن سے لے لی۔ اس پر بنی اسرائیل نے دعا مانگی۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم پر کوئی نبی بھیج تاکہ ہم اُس کے ساتھ ہو کر اپنے دشمنوں سے لڑیں۔

اس زمانہ میں خاندان نبوت برباد ہو چکا تھا صرف راون میں ایک حاملہ عورت باقی تھی اس لیے اُنہوں نے اُس عورت کو پکڑ کر ایک گہرین اس اندیشہ سے مقید کیا۔ کہ کہیں اُس کے بیٹا پیدا ہو تو وہ کسی لڑکے سے بدل نہ لے۔ کیونکہ بنی اسرائیل کو اُس کے پیٹ سے بیٹا پیدا ہونے کی بڑی خواہش ہو رہی تھی لیکن اُس کے پیٹ سے لڑکا ہی پیدا ہوا۔ اور اُس کا نام اوس کی ماں نے اشموئیل رکھا۔ جس کے معنی ہیں دو خدا نے میری دعا سن لی، اور اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ وہ بائبج تھی۔ اور اوس کے شوہر کی ایک اور بی بی تھی اوس کے دس بچے ہو چکے تھے۔ اور وہ اپنی کثرت اولاد کے باعث اشموئیل کی ماں پر بڑے طعن کیا کرتی تھی۔ اور اس سے یہ بڑا ہی نہایت دل شکستہ ہو گئی تھی۔ اور اللہ سے دعا مانگتی تھی کہ اُس کے پیٹ سے بھی اولاد پیدا ہو۔ اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے قبول کیا۔ جس سے وہ اوس

وقت کی پٹرون سے ہوئی۔ اور اوس کے شوہر کی مقاربت پر اوس سے حمل رہ گیا۔ جب حمل کی مدت پوری ہوئی۔ تو اوس کے بیٹا پیدا ہوا۔ اور اوس نے اوس کا نام اشموئیل رکھا۔

۲۱۔ حضرت اشموئیل کی نبوت اور اون کا
 بنی اسرائیل کا منتظم ہونا۔
 اوسے بیت المقدس میں توریت کے

پڑھنے کے واسطے بھیجا دیا۔ اور اون کے علمائین سے ایک شیخ اوس کی تعلیم کا کفیل ہوا۔ اور اوسے یقینی کر لیا۔ جب وہ اس لایق ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ اوسے نبی کرے تو جبرئیل اوس کے پاس آئے۔ اس وقت اشموئیل نماز پڑھ رہے تھے۔ جبرئیل نے اونہیں ایسی آواز سے پکارا کہ جیسے اون کے استاد کی آواز تھی۔ یہ آواز نہ کہ وہ اپنے استاد کے پاس آئے اور پوچھا۔ کہ آپ نے مجھے کیوں طلب فرمایا ہے۔ استاد نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ اون سے کہیں میں نے نہیں بلایا۔ تاکہ کہیں اوس سے وہ گہرا نہ جائیں بلکہ اون سے کہا کہ جاؤ سو رہو۔ شموئیل لوٹ گئے پھر جبرئیل اون کے پاس اوسطح سے آئے۔ اور وہ پھر اپنے استاد کے پاس آئے۔ استاد نے کہا بیٹے جاؤ اب جب میں بلاؤں تو تم مجھے جواب نہ دینا اور میرے پاس نہ آنا۔ پھر حضرت جبرئیل تیسری مرتبہ اون کے سامنے آئے اور اون کو اون کی قوم کی تنبیہ کے واسطے حکم دیا۔ اور اون سے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول کیا ہے۔ اس پر شموئیل نے اونہیں اللہ کے راستہ کی طرف بلایا۔ پہلے تو اونہوں نے اونہیں جھوٹا بنایا۔ مگر آخر کو مان گئے۔ اور اون کی اطاعت کرنے لگے۔ اور وہ بنی اسرائیل کا دس سال تک اور بعض کہتے ہیں چالیس سال تک انتظام کرتے رہے۔

۴۲۔ جاووت کا ظلم ادبنی اسرائیل کی درخواست اس وقت عموالہ قوم کا بادشاہ جاووت تھا اور یہ لوگ بنی اسرائیل پر بڑا ظلم کرتے تھے سکینہ کا بنی اسرائیل کو مانا اور اون پر جادو کا حکم ہونا اور اون کی ایسی خراب حالت کر دی تھی۔

کہ ہلاکت کے قریب اون کی نوبت پہنچ گئی تھی۔ جب بنی اسرائیل نے اپنی یہ حالت دیکھی۔ تو اونہوں نے شموئیل سے کہا۔ اَبْعَثْ لَنَا مَلِكًا نَقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اَنْ تَكُنْتُمْ عَلَيَّكُمْ الْقِتَالُ اَنْ لَا نَقَاتِلُوْا ط قَالُوْا وَمَا لَنَا اَنْ نَقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَابْنَاءُ شَاةٍ دِهْمُ بَرَكُوْنِ بِاَدِشَاهِ مَقْر۔ کر دیئے کہ ہم اس کے سہارے سے اس کی راہ میں جہاد کریں۔ شموئیل نے کہا۔ کہ اگر تم چاہو فرض کر دیا جاوے تو تم سے کچھ بعید نہیں کہ تم نہ لڑو۔ بنی اسرائیل بولے۔ کہ ہم اپنے گھروں سے اور نیز بچوں سے توجہ کر دے گئے ہیں۔ پھر ہمیں کونسا عذر ہے کہ خدا کی راہ میں نہ لڑیں۔

اس شموئیل نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اون کو ایک عصا اور ایک سینک عنایت فرمایا۔ اس سینک میں کچھ روغن تھا۔ اور اون کو یہ حکم ہوا۔ کہ تمہارا بادشاہ وہ شخص ہے جو قد میں اس عصا کے برابر ہو۔ اور جب وہ شخص تیرے پاس آئے تو اس سینک میں خوشبو مٹا اٹھے۔ اس سے جان لینا کہ وہ ہی بنی اسرائیل کا بادشاہ ہے۔ تو اس کے سر پر یہ روغن لگانا اور اسے اون کا بادشاہ کر دینا۔ اس پر بنی اسرائیل میں سے بہتوں نے اپنے آپ کو عصا سے ناپنا مکر اس کے برابر نہ اُترے۔

طاووت ایک شخص دباغ تھا۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ سقہ تھا۔ بانی پلایا کرتا اور اس کی اجرت لیا کرتا تھا اس کا کہیں گدھا نہ لگا گیا۔ وہ اپنے گدھے کو ڈھونڈتا ہوا اس

موقع کے قریب آنکلا جہاں شموئیل پیغمبر تھے۔ وہاں آکر اوس نے پیغمبر سے کہا۔ کہ دعا کرو میرا گدھا کہیں ملجائے۔ جب وہ اندر آیا۔ تو روغن سے خوشبو کی مہک آئی۔ اس پر لوگوں نے اوسے عصا سے ناپنا تو اوس کا قد ٹھیک اوس کے مطابق نکلا قَالَ لَهُمُ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ (تو پہاڑوں کے بنی شموئیل نے اوس سے کہا۔ کہ تمہاری درخواست کے مطابق اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تم پر بادشاہ مقرر کیا ہے) اس طالوت کا نام سریانی زبان میں شاول بن قیس بن انمار بن قراو بن یحرف بن یفتح بن ایش بن بنیامین بن یعقوب ہے۔ بنی اسرائیل نے شموئیل سے کہا۔ کہ آج تو تم نے سب سے ہی بڑا جھوٹا بولا ہے۔ ہم تو شاہی خاندان سے ہیں وَ لَمْ يُوْتِ سَعَةً مِنَ الْمَالِ ۚ (اور طالوت کو تو مال و دولت کے لحاظ سے کچھ فایز البالی ہی نہیں ہے) کہ ہم اوس کی اطاعت کریں قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَصْطَفَا ۙ عَلَيْكُمْ وَاَزَادَ ۙ هُ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ ۚ (شموئیل نے اوس سے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر حکمرانی کے واسطے اوس کو پسند فرمایا ہے۔ اور علم اور جسم کے لحاظ سے اوسے بڑی فراخی دی ہے۔) بنی اسرائیل نے کہا۔ اگر آپ سے ہیں تو اس کی کوئی نشانی بتائے قَالَ لَهُمُ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰیةَ مُلْكِهِ اَنْ يَّاتِيَكُمْ مِّنَ النَّارِ بَوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ يُخَيِّتُ مِمَّا تَرَكَ الْاُلُ مَوْسٰی وَ الْاُلُ هَارُوْنَ فَخَلَّاهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۚ (اوس نے اوس سے کہا کہ طالوت کی من جانب اللہ بادشاہ ہونے کی علامت یہ ہے۔ کہ وہ قباوت جس میں تمہارے پروردگار کی بھیجی ہوئی سکینہ ہے۔ اور نیز موسیٰ اور ہارون جو یادگار چھوڑ گئے ہیں ان میں کی بھی کبھی حبسین ہیں اور میں ہین وہ بے لڑے بھڑے تمہارے پاس آجائے گا۔ فرشتے اوس کو اٹھالائیں گے۔) اور سکینہ ایک بلی کا سر تھا اور ایک روایت میں ہے کہ ایک سونے کا طشت تھا جس میں

انبیاء کے قلوب دھوئے جایا کرتے تھے۔ اور بعض لوگ اور اور باتیں ہی بیان کرتے ہیں مگر اصل میں سکیئہ سے مراد توریت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اونیہن دی تھی۔ اور اوسی میں تمام اوامر و نواہی تھے جس سے اونیہن تسلی ہوتی تھی اور اوس میں نشتہات بھی تھیں جو درو یا قوت و زبرد سے بنی تھیں۔ اور بقیہ سے مراد حضرت موسیٰ کا عصا اور تختیوں کے ٹکڑے تھے۔ چنانچہ اوس تابوت کو فرشتہ طاہوت کے پاس دن میں علانیہ اٹھا لائے اور آسمان وزمین کے درمیان میں لا کر اون کے سامنے کر دیا۔ اور طاہوت نے وہاں سے اوسے لے لیا۔ اس واسطے مجبوراً بکرا بہت خاطر سب نے اوس کی حکومت کو مان لیا۔

۴۳۔ طاہوت کا بنی اسرائیل کو لیکر جالوت کے مقابلہ کو جانا اور بنی اسرائیل کے اکثر آدمیوں کا میدان سے بھاگ جانا اور باقیوں کا میدان میں جبار ہونا۔

اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِیْکُمْ بِنَهْرِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّیْ وَمَنْ لَّمْ یَلْعَمْهُ فَاِنَّہٗ مِنْہٗ اِلَّا الَّذِیْ غَضِرَتْ عُرْۡقَتُهٗ بِیَدِیْہٖ ۝۵ راستے میں ایک دریا پڑے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اوس دریا سے تمہارے صبر کی آزمائش کرے گا۔ تو جو سیر ہو کر اوس کا پانی پے لیگا وہ ہمارا نہیں اور جس کسی نے اوس کا پانی نہیں پیا وہ ہمارا ہے۔ مگر ہاں اتنی اجازت ہے کہ اپنے ہاتھ سے ایک آدھ چلو میرے اور پے۔ (تو مضائقہ نہیں)۔ یہ دریا فلسطین کا دریا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ دریا کے اردن تھا۔ فَشَرِبُوا مِنْہٗ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْہُمْ دس اون میں سے معدودے چند کے سوا سب نے ہی سیر ہو کر پانی پیا۔) اون کی تعداد چار نہر اٹھی۔ اس حکم کے خلاف جنہوں نے

پانی پیادون کو تو آگے چل کر پیاس لگی۔ اور جنہوں نے اوس سے پانی نہیں پایا منہ سے
 ایک آدھ چلو پیادون کو پیاس نہ لگی۔ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا
 لَاطَاقَتْ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ۝ رہبر جب طاہوت اور جو لوگ اوس کے ساتھ
 ایمان دے تھے دریا پار ہو گئے۔ تو جالوت کا اور اودن کا مقابلہ ہوا۔ جالوت کا ملک مین
 بڑا دبدبہ پھیل رہا تھا۔ جب نبی اسرائیل نے اوسے دیکھا۔ تو اودن مین سے اکثر لوٹ
 پڑے اور بیٹھے پھیر کر چلے گئے (اور کہا کہ آج تو ہمیں جالوت اور اوس کے لشکر سے مقابلہ
 کی طاقت نہیں ہے) اور اس قدر کثرت سے لوگ بہا گئے کہ اس وقت طاہوت کے
 پاس تین سو دس سے کچھ بھی اور آدمی رہ گئے۔ جواہل بدر کی تعداد تھی۔ بہر جب یہ بہا گئے
 دے لوگ بہا گئے۔ قَالُوا الَّذِينَ يَطْنُونَ أَتَاهُم مَّلَاقُ اللَّهِ كَهَمِّنَ ذِي قَلِيلَةٍ
 غَلَبَتْ فِيهِمْ كَيْدُهُ بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ (تو وہ لوگ جن کو خیال تھا
 کہ ایک روز خدا کے حضور میں حاضر ہوتا ہے۔ بولے کہ اکثر ایسا ہوا ہے کہ اللہ کے حکم سے تھوڑے
 لوگ بہت بڑی فوجوں پر غالب آ گئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کرنے والوں کا ساتھی اور مددگار ہے۔)

۴۴۔ حضرت داؤد اور اودن کی نبوت کی نشانیاں اور اودن کا جالوت کو مارنا۔
 اور اودن مین ایشاد داؤد کا باپ بھی تھا۔ اور اوس
 کے ساتھ اوس کے تیرہ بیٹے بھی تھے۔ اور

داؤد اودن سب مین چھوٹے تھے۔ اور اودن کا باپ اسی وجہ سے اپنے جانو چرانے
 کے لیے گھر چھوڑ گیا تھا۔ اور کہہ گیا تھا۔ کہ اودن کے لیے میدان جنگ مین کمانا ایسا کہ بہو بچا یا
 کریں۔ حضرت داؤد نے ایک مرتبہ اپنے باپ سے کہا تھا۔ کہ باوا جان مین اپنے کو فتن سے
 جب کسی چیز کو مارتا ہوں تو او سکوا رہی گرتا ہوں۔ پہر ایک در مرتبہ اپنے باپ سے کہا۔ کہ مین
 پر اڑوں مین کیا تھا۔ وہاں مین نے ایک شیر کو بیٹھا ہوا دیکھا۔ اور اوس پر بلا خوف جا کر

سوار ہو گیا۔ اور دونو کان پکڑ لیے ہر ایک درتہ بہ تہ اگر بیان کیا۔ کہ میں جب کبھی پہاڑوں میں جاتا ہوں اور وہاں تسبیح پڑھتا ہوں تو کوئی پہاڑ ایسا نہیں ہوتا جو میرے ساتھ تسبیح نہ پڑھتا ہو۔ باپ نے کہا خوش ہو جا یہ بہت ہی اچھی بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے تجھے عطا فرمائی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اوس نبی کے پاس جو طالوت کے ساتھ تھا ایک سنگ بھیجا۔ جس میں روغن تھا۔ اور ایک لوسہ کی زرہ بھی اوس کے ساتھ عطا کی نبی نے یہ چیزیں طالوت کے دین۔ اور اوس سے کہا۔ کہ جالوت کو وہ شخص قتل کرے گا کہ جس کے سر پر تیل ڈالے تو اس سنگ میں سے تیل جوش کھڑا ہو گا اور اوس کے سر پر بہ جائے مگر ہر ایک اسے منہ تک بھی نہ جائے۔ بلکہ سر پر ہی ایک تاج کی ہیئت میں رہ جائے۔ اور جب وہ شخص اس زرہ کو پہنے تو اوس کے تمباک آجائے۔ اس واسطے طالوت نے بنی اسرائیل کو بلایا۔ اور انہیں آزمایا۔ مگر کوئی پورا نہ اترتا۔ اس لیے اوس نے داؤد کو چر اگاہ۔ کہ جب داؤد چر اگاہ سے پہلے تو راستہ میں تین پتھروں نے اون سے آواز بلند کیا۔ کہ داؤد تم ہمیں لیتے چلو کیونکہ تم ہمیں گوفن میں رکھ کر جالوت کو مارو گے۔ داؤد نے انہیں اٹھالیا۔ اور اپنے تیلے میں رکھ لیا۔ اور طالوت نے یہ اشارہ دیکھا تھا۔ کہ جو کوئی جالوت کو مارے گا تو میں اپنی بیٹی اوس کے نکاح میں دوں گا اور اوستہ اپنی مملکت میں شریک کر لوں گا۔ پھر جب داؤد آئے۔ تو وہ سنگ اس دن کے سر پر کھڑا اور روغن چوش کھڑا کر اون کے سر پر آگیا۔ اور زرہ بھی اون کے جسم میں ٹھیک آگئی۔ اور داؤد واپس اپنے وطن سے اور اوزق چشم اور زرہ رہا کرتے تھے۔ جب اونوں نے زرہ پہنی۔ تو اون کے بدن میں وہ چست آگئی۔ جس سے انمویل اور طالوت اور تمام بنی اسرائیل خوش ہو گئے۔

اور جالوت سے لڑنے کو چلے اور لڑائی کے لیے صفین کھڑی کیں۔ اور داؤد جالوت کی طرف نکلے۔ اور اون پتھروں کو نکال کر گوفن میں رکھا۔ اور جالوت کو اس سے مارا چنانچہ ایک پتھر جالوت کی دونوں آنکھوں کے درمیان جا کر لگا اور کے پار ہو گیا۔ اور جالوت مارا گیا۔ اور یہی پتھر اور ون کے لگنا شروع ہوا۔ اور جالوت کے لشکر میں ایک دوسرے کے لگتا اور مارتا گیا۔ جس سے آخر کار جالوت کا لشکر اللہ کے حکم سے بھاگ گیا۔

۶۵۔ طاوت کا داؤد کو بیٹی دینا اور سلطنت میں پہر طاوت اپنی دار السلطنت کو بوڑھا آیا۔ اور اپنی شریک کر لینا مگر حد سے اون کے قتل کے ورپے بیٹی حسب وعدہ داؤد کو دیدی۔ اور اپنے ساتھ ہونا اور اون کا بھاگ جانا۔

کا مزاج بہت نیک تھا۔ اس لیے لوگ اون کی طرف مائل ہو گئے اور اون سے محبت کرنے لگے۔ طاوت کو اس سے حد پیدا ہوا۔ اور چاہا کہ داؤد کو دھوکہ سے قتل کر ڈالے لیکن داؤد کو یہ بات معلوم ہو گئی اور وہ اس کے اندیشہ سے طاوت کے پاس سے چلے گئے۔ اور جہان سویا کرتے تھے وہاں شراب کی ایک مشک رکھ دی۔ اور اسے کپڑے اڑھا دئے۔ اور طاوت حضرت داؤد کی خواہگاہ میں آیا۔ جہان سے وہ بھاگ کر چلے گئے تھے اور اس نے وہاں اونہیں سوتا ہوا سمجھ کر مشک پر تلوار ماری۔ اور اسے چیر ڈالا۔ جس سے کچھ قطرات شراب کے اڑ کر اس کے منہ میں بھی چلے گئے۔ طاوت نے سمجھا کہ داؤد کو قتل کر دیا۔ اور بولا خدا داؤد پر رحم کرے۔ وہ بہت شراب پیا کرتا تھا۔ جب صبح ہوئی تو طاوت کو معلوم ہوا کہ اس نے داؤد کا کچھ بھی نہیں کیا ہے۔ اب اسے یہ خوف ہوا کہ کہیں داؤد اسے دھوکہ سے آکر نہ مار ڈالے اس واسطے اس نے اپنے دربانوں اور پرہیزگاروں کو خوب تاکید کر دی کہ کسی کو اندر نہ آنے دیں پہر ایک دن

داؤد سامنے سے اوس کے گھر میں آئے۔ اس وقت وہ سو رہا تھا۔ ادنوں نے اوسے مارا نہیں بلکہ دو تیر اوس کے سر ہانے اور پائنتی پر رکھ کر چلے گئے۔ جب طاوت بیدار ہوا تو اوس نے تیر دیکھے۔ اور کہا خدا داؤد پر رحم کرے۔ وہ مجھ سے بہتر ہے۔ جب میں نے اوس پر قبضہ پایا تو اوس کا قتل کرنا چاہا۔ اور جب اوس نے مجھ پر قبضہ پایا۔ تو مجھے کچھ ضرر نہ پہنچایا۔ پھر اوس نے داؤد کی تلاش میں جاسوس روانہ کیے۔ مگر وہ جاسوسوں کو کمین نہ ملے۔ لیکن ایک روز طاوت کمین سوار جا رہا تھا۔ کہ اوس نے داؤد کو دیکھ لیا۔ اور اون کے پیچھے گھوڑا دوڑایا۔ داؤد اوس سے بھاگ گئے اور کسی غار میں ایسے جا کسے کہ اللہ کے حکم سے طاوت کو اون کا پتا بھی نہ ملا۔

۶۶۔ طاوت کا علما کو قتل کرنا اور ظلم کی ندامت سے رونا اور توبہ کے قبول ہونے کے واسطے سے منع کیا تو اوس نے علما کو قتل کیا۔ جسے اوس کثرت سے اون کے قتل کے درپے جسا دکر کے مرجانا۔

ہوا۔ کہ کسی عالم کو نہ چھوڑا۔ منہ ایک عورت ایسی باقی رہ گئی۔ کہ جسے اللہ کا اسم اعظم معلوم تھا۔ اسے بھی اوس نے ایک شخص کے حوالہ کیا کہ اوسے قتل کر دے لیکن اوس شخص کو رحم آگیا۔ اور اوس نے نہ مارا بلکہ چمپا رکھا۔

پھر اس ظلم و ستم کی آخر کار طاوت کو ندامت ہوئی۔ اور توبہ کرنا چاہا۔ اور گریہ و زاری میں مصروف ہو گیا جس سے لوگ اوس پر رحم کرنے لگے۔ اور اوس کی ندامت سے یہ نوبت ہو گئی۔ کہ وہ راتوں کو ہمیشہ قبرستان میں جاتا اور وہاں اپنے گناہوں پر رونا کرتا۔ اور کہتا تھا کہ مجھے کوئی آدمی ایسا ملجائے جو بتا دے کہ میری توبہ قبول ہوگی یا نہیں۔ جب اوس نے بہت کچھ گریہ و زاری کی تو قبروں میں سے آواز آئی کہ طاوت جب ہم جیتے تھے تو تو نے

ہمیں قتل کر ڈالا۔ اور پہرہ ہی تو راضی نہیں ہوا۔ کہ اب مرے پر ہی تو ہمیں بیان ستانے آتا ہے۔ اس سے طاوت اور ہی رویا۔ اور نہایت ہی غمگین ہوا۔ اس سے اوس شخص کو حرم آیا جسے طاوت نے اوس عورت کے قتل کرنے کا حکم دیا تھا اوس نے طاوت سے کہا۔ کہ اگر میں تجھے ایسا عالم بتا دوں جو تجھے تیرے سوال کا جواب بتا دے تو مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں تو اوسے قتل کر دے۔ کہا میں ہرگز ایسا نہ کروں گا۔ اس پر اوس شخص نے طاوت سے قول قرار لے لیا۔ اور پہرہ اوسے اوس عورت کو بتا دیا۔ اور کہا اس سے پوچھو کہ میری تو پتہ قبول ہوگی یا نہیں۔ اس لیے طاوت اوس کے پاس گیا اور اوس سے پوچھا کہ میری تو پتہ قبول ہوگی یا نہیں۔ اوس عورت نے کہا۔ کہ تو بہ کا حال تو میں تجھے نہیں بتا سکتی لیکن اگر تم کو کسی نبی کی قبر معلوم ہو تو مجھے وہاں لے چلو۔ طاوت کے لوگوں نے کہا کہ ہاں ہمیں یوشع بن نون کی قبر معلوم ہے۔ وہ ہم تجھے بتا دیں گے چنانچہ وہ عورت وہاں گئی۔ اور طاوت بھی اُس کے ساتھ گیا۔ وہاں اوس عورت نے پیغمبر کو پکارا۔ تو یوشع قبر سے نکلے۔ اور جب انہوں نے ان لوگوں کو دیکھا تو پوچھا۔ کہ کیا مطلب ہے انہوں نے کہا ہم اس واسطے آئے ہیں کہ طاوت کی تو پتہ قبول ہوگی یا نہیں۔ کہا تو بہ کی ٹھیک ٹھیک قبولیت کا حال تو میں نہیں بتا سکتا۔ ہاں البتہ اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اگر وہ سلطنت سے کنارہ کرے۔ اور وہ اور اوس کی اولاد سب نکل کر جہاد فی سبیل اللہ کے واسطے جائیں اور اوس کی اولاد قتل ہو جائے اور وہ بھی لڑ کر مارا جائے تو کیا تعجب ہے کہ تو پتہ قبول ہو جائے۔ یہ کمکر یوشع مردہ ہو کر زمین پر گر پڑے۔ پہر طاوت وہاں سے لوٹ آیا۔ اور اس سبب سے کہ دیکھتے اوس کی اولاد اوس کا کتنا مانتی ہے یا نہیں نہایت غمگین و محزون ہوا۔ اور یہاں تک رویا۔ کہ اوس کی آنکھوں کی پلک تک

گر گئے۔ اور جرم ضعیف ہو گیا۔ آخر کار اوکے بیٹوں نے اس سے پوچھا کہ تو اس قدر کیون روتا ہے۔ تو اس نے اپنا حال اون سے بیان کیا۔ اوکے بیٹوں نے سنتے ہی باپ کی بات کو مانا اور جہاد کے لئے تیار ہو گئے۔ اور اوکے سامنے لڑے اور مارے گئے۔ پھر وہ بھی اون کے بعد لڑا اور مارا گیا۔

ایک روایت میں ہے۔ کہ جس نبی نے اوس کی توبہ قبول ہونے کی خبر دی تھی وہ یسوع تھے۔ اور بعض اونہیں انتموئل بتاتے ہیں۔ واسد اعلم۔ اور طاوت کی حکومت چالیس برس رہی۔

حضرت داود کی پادشاہی

۴۷۔ حضرت داود کی پادشاہی اور اون کی ان کا نام تھا داود بن ایسا بن عوفین بن باغبین خوش الحانی اور عبادت۔

بن فارض بن یہودا بن یعقوب بن اسحق۔ اور اون کا قد چھوٹا آنکھیں ارزق اور بدن پر بال کم تھے۔ جب طاوت قتل ہو گیا۔ تو بنی اسرائیل داود کے پاس آئے۔ اور طاوت کے تمام خزانہ اونہیں دے گئے۔ اور اپنا پادشاہ بنایا۔ ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ داود جلاوت کے قتل کرنے سے پہلے ہی پادشاہ ہو گئے تھے۔ اور اون کے اس وقت پادشاہ ہونے کا سبب یہ بتاتے ہیں۔ کہ اسد تعالیٰ نے شموئل کو طاوت کے واسطے حکم دیا تھا۔ کہ وہ مدین پر چڑھ کر جائے اور وہاں کے لوگوں کو قتل کر ڈالے۔ طاوت وہاں گیا۔ اور وہاں کے لوگوں کو قتل کر ڈالا۔ مگر پادشاہ کو مارا نہیں مرنے قید کر لیا تھا اس پر اسد تعالیٰ نے شموئل پر وحی بھیج کر کہا۔ کہ طاوت سے کدو۔ مین نے تجھے جس بات کا حکم دیا تھا وہ تو نے نہ کیا۔ مین تجھے اور تیری اولاد سے حکومت چھین لوں گا۔ اور پھر قیامت تک کبھی نہیں ددنگا۔ اور اسی کے ساتھ شموئل کو یہ بھی حکم دیا کہ داود کو پادشاہ کر دے۔ چنانچہ شموئل نے اونہیں پادشاہ کر دیا۔ اور وہ جلاوت کے اوپر چڑھ کر گئے۔ اور

اوسے جا کر مار ڈالا۔ واسدا علم۔

جب حضرت داؤد بنی اسرائیل کے بادشاہ ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ادنہین حکومت کے ساتھ نبوت بھی عطا فرمائی۔ اور ادن پر زبور نازل کی۔ اور ادنہین زرہ بنا نے کاہن بھی مرحمت فرمایا۔ یہی سب سے اول شخص ہیں کہ جنہوں نے زرہ بنائی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ادن کے لیے لوسے کو نرم کر دیا تھا۔ اور پہاڑوں پر ندوں کو حکم دیدیتا تھا۔ کہ جب حضرت داؤد تسبیح پڑھا کریں تو وہ بھی ادن کے ساتھ تسبیح پڑھا کریں۔ اور ادن کی ایسی اچھی آواز تھی۔ کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے ایسی کسی کو نہیں دی۔ جس وقت وہ زبور پڑھتے تو اس کے سننے کے لیے وحوش جنگل سے ادن کے پاس آجاتے کہ چاہتے تو وہ ادن کی گردنیں پکڑ لیتے۔ اور وہ ادن کی آواز سننے سے رہتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے اور جناب باری میں گریہ و زاری بے انتہا کیا کرتے تھے۔ اور راتوں کو جاگتے اور نصف مینے تک ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے اور باوجود اس کے ادن کی شان و شوکت یہ تھی۔ کہ چار ہزار آدمی رات دن ادن کی ڈیوڑھی پر حاضر رہتے تھے اور داؤد اپنے ہاتھ کے کسب سے کمایا کرتے تھے۔

۴۸۔ ایلہ والون کا بندہ ہو جانا۔ اور ادنہین حضرت داؤد کی حکومت کے زمانہ میں

ایلہ کے لوگ بندہ ہو گئے تھے۔ اور اس کا سبب یہ تھا۔ کہ ادن کے یہاں سبت کے روز سمندر سے بہت پھمیلیاں آیا کرتی تھیں۔ اور جب سبت کا دن نہ ہوتا تو پھمیلیاں ادن کے پاس بالکل نہیں آتی تھیں۔ اس لیے ادنہوں نے سمندر کے کنارے بڑے بڑے حوض بنادئے۔ اور پانی کا راستہ اودھر کو کر دیا۔ جب مجمعہ کا اخیر دن ہوتا تو پانی حوضوں میں چلا آتا۔ اور اس کے ساتھ ادن میں پھمیلیاں بھی آجاتیں۔ اور یہ وہاں سے

نہ نکل سکتی تھیں۔ اور وہ اونہیں اتوار کو بکڑ لیا کرتے تھے۔ اس حرکت سے اونہیں لوگوں نے منع کیا مگر اونہوں نے نہ مانا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اون کی صورت مسخ کر دی۔ اور وہ بند رہو گئے۔ اور تین روز کے بعد مر گئے۔

حضرت داؤد کی آزمائش اور اویا کی بی بی کا قصہ

۶۹۔ حضرت داؤد کی اوقات اور بیسیان بھرا اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو اویا کی بی بی اور اللہ تعالیٰ سے اونکے آزمائے کی درخواست کرنا۔ کے ذریعے آزمایا۔ اور اس کا سبب یہ تھا کہ حضرت داؤد نے اپنے اوقات تین چیزوں میں منقسم کئے تھے۔ ایک روز تو وہ مخلوق کی داد فریاد سنا کرتے اور اون کے قضیہ فیصل کیا کرتے تھے۔ اور ایک روز اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے تھے اور ایک روز وہ اپنی عورتوں میں طبیعت بہلایا کرتے تھے۔ اور اون کی ننانوے بیسیان تھیں۔ اور اون کو حضرت ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کی فضیلت پر شک بھی تھا۔ اس لیے اونہوں نے جناب باری میں عرض کیا کہ پروردگار تو مجھے وہ بات بتا دے۔ جس کے سبب سے تو نے میرے آبا و اجداد کو فضیلت عطا فرمائی تھی۔ اور پھر مجھے بھی وہ ہی رتبہ عطا فرما جو تو نے اونہیں دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ تیرے باپ دادوں کو میں نے مصائب میں پہنچایا اور اونہیں آزمایا تھا۔ جن پر اونہوں نے صبر کیا۔ اور میں نے اونہیں بڑے بڑے درجہ عطا فرمائے ابراہیم کو میں نے اس طرح آزمایا۔ کہ اون سے بیٹے کے فرج کرنے کو کہا۔ اور اسحاق کو اس طرح آزمایا۔ کہ اون کی بینائی لے لی۔ اور یعقوب کو یوسف کے غم میں مبتلا کیا حضرت داؤد نے کہا کہ تو مجھے بھی اونہیں کی طرح آزما۔ اور جو درجہ تو نے اونہیں

دیا تھا۔ مجھے بھی دے اللہ تعالیٰ نے اون سے کہا تو اچھا میں تجھے آزاتا ہوں تو ہوشیار رہ۔

۷۔ داؤد کا اوریا کی بی بی پر فریفتہ ہونا اور یا
کا قتل اور داؤد کا اوس کی عورت سے نکاح۔

تھا کہ مجھ میں اتنی طاقت ہے جو برابر ایک دن بہر کوئی بھی اللہ تعالیٰ کا تصور نہ کروں جب وہ دن آیا۔ کہ جس دن وہ عبادت کرتے تھے۔ تو اونہوں نے ارادہ کیا۔ کہ اوس روز وہ کوئی تصور نہ کریں گے۔ اور یہ خیال کر کے دروازہ مکان کا بند کر لیا۔ اور عبادت میں مشغول ہو گئے۔ اسی میں دیکھتے کیا ہیں۔ کہ ایک سونے کا کبوتر ہے جس کے برون میں ہر قسم کے رنگ ہیں۔ اور سا۔ منے آکر بیٹھا ہوا ہے۔ اوس کو دیکھ کر داؤد کے دل میں آیا۔ کہ اوسے پکڑ لیں۔ جبھی اونہوں نے اوس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ تو وہ کچھ تھوڑی دور ایسی جگہ جا بیٹھا کہ انہیں پہنچ نہ سکتے تھے۔ امید رہی۔ کہ وہ ہاتھ آجائے گا۔ پہرہ اوس کے پیچھے گئے۔ اور جس قدر یہ اوس کے پیچھے چلتے گئے وہ تھوڑا تھوڑا آگے بڑھتا گیا اور جاتے جاتے یہ اوس کے پیچھے ایک ایسے مقام پر پہنچ گئے کہ جہاں سے برہنہ نہاتی ہوئی ایک عورت نیچے نظر پڑی۔ جو نہایت ہی خوبصورت تھی اور جسے دیکھ کر یہ فریفتہ ہو گئے۔ جب اوس عورت نے ان کا سایہ زمین پر دیکھا۔ تو اوس نے اپنے بال اپنے بدن پر پھیلا دیے اور اون میں چپ گئی۔ جس سے ان کو اوس کی طرف اور بھی رغبت ہو گئی اور اونہوں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ وہ کون ہے تو کسی نے بیان کیا کہ یہ اوریا کی عورت ہے جو فلان سرحد پر گیا ہوا ہے۔

داؤد نے اوس سرحد کی فوج کے سپہ سالار کو حکم بھیجا۔ کہ اوریا کو لڑائی میں تابوت السکینہ

کے آگے کر دے۔ اور اوس وقت یہ دستور تھا کہ جو شخص تابوت کے سامنے ہوا کرتا تھا وہ ہباکتا نہ تھا اوس کے لیے ضرور تھا۔ کہ فتح پائے یا قتل ہو جائے چنانچہ اس حکم کے مطابق سپہ سالار نے ایسا ہی کیا اور اوریا مارا گیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب داؤد کی اس عورت پر نظر پڑی۔ تو وہ اوس پر فریفتہ ہو گئے اور پوچھا کہ اوس کا شوہر کون ہے تو کسی نے کہا کہ فلان لشکر میں ہے۔ انہوں نے وہاں کے سردار لشکر کو لکھا۔ کہ اوس کے شوہر کو فلان دشمن پر فوج دیکر بھیجے۔ چنانچہ اوس نے بھیج دیا۔ اور اوریا کو اللہ تعالیٰ نے فتح دی۔ اور سردار لشکر نے اس سے حضرت داؤد کو اطلاع دی۔ انہوں نے پھر اوسے لکھا۔ کہ اب اوسے فلان دشمن پر بھیج دو۔ جو پہلے دشمن سے زبردست تھا۔ وہاں بھی اوریا گیا۔ اور فتحیاب ہوا۔ اس واسطے داؤد نے اوسے پہر ایک اور تیسرے دشمن پر بھیجا۔ جب اوریا وہاں گیا تو اس تیسرے مرتبہ میں مارا گیا پھر جب داؤد کو معلوم ہوا۔ کہ اوریا مارا گیا۔ تو اوس کی جورو سے نکاح کر لیا۔ اور اوس سے حضرت سلیمان قتاوہ کے قول کے بموجب پیدا ہوئے۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ داؤد کی خطایہ تھی۔ کہ جب اونہیں اوریا کی بی بی کے حسن و جمال کا حال معلوم ہوا۔ تو اونہوں نے یہ آرزو کی کہ وہ کسی طرح ادن کے واسطے حلال ہو جائے۔ اسی میں اتفاقاً اوریا کسی لڑائی میں گیا۔ اور وہاں جہاد میں مارا گیا اس سے حضرت داؤد کو اس قدر غم نہ ہوا۔ جس قدر کہ اورون کے مارے جانے پر اونہیں غم ہوا کرتا تھا۔ اور یہی ادن کی خطا تھی۔

۱۔ فرشتوں کا حضرت داؤد سے ایک سوال پیش کرنا اور اونہیں اپنی خطا پر تنبیہ کرنا۔
پھر اسی میں ایسا ہوا کہ داؤد ایک روز عبادت کے لیے اپنے حجرہ میں بیٹھے ہوئے تھے

اور دروازہ بند تھے کہ دو فرشتے خدا کے پیچھے ہوئے اون کے پاس بغیر دروازہ کھولے ہوئے اندر چلے آئے اور وہ اون کے اسطرح اندر آنے سے ڈر گئے۔ قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمَانِ بَغَى بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ فَأَحْكُم بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ هَذَا الرَّخِيُّ لَهُ رَسْعٌ وَتِسْعُونَ نَجْعَةً وَبَيْنَ نَجْعَةٍ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفَلْتِنَاهَا وَعَمَّرْتَنِي فِي الْحِطَابِ (دو بولے۔ کہ آپ ڈرین نہیں ہم دونوں میں ایک جگڑا ہے۔ اور ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے۔ آپ ہمارا ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیجئے اور انصاف سے درگزر نہ کیجئے۔ اور ہم کو سید ہے راستہ نکا دیجئے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ میرا بھائی ہے اور اس کے پاس سنانوے بکریاں یا دنبیاں ہیں۔ اور میرے پاس فقط ایک بکری ہے۔ یہ کہتا ہے کہ یہ بکری ہی مجھے دیدے۔ اور باتوں میں مجھے دھمکاتا ہے۔) یعنی اس نے مجھے دھمکا کر میری بکری لے لی ہے۔ داؤد نے دوسرے سے کہا کہ تو کیا کہتا ہے۔ کہا یہ سچ کہتا ہے میں نے یہ چاہا تھا کہ میری تنو بکریاں پوری ہو جائیں۔ اس لیے میں نے اوس کی بکری لے لی۔ داؤد نے کہا۔ تو ہم تجھے اوس وقت تک نہ چھوڑیں گے کہ تو اوس کی بکری نہ دیدے۔ اوس نے کہا کہ بادشاہ تو تو مجھے یہ نہیں دلوں سکتا ہو داؤد نے کہا اگر تو اوسے بکری واپس نہ دے گا تو میں تیرے یہاں اور یہاں ماروں گا اور اوس کی ناک اور پیشانی کی طرف اشارہ کیا۔ فرشتے نے کہا۔ کہ داؤد یہاں اور یہاں بیٹے جانے کا تو تو ہی زیادہ مستوجب ہو۔ تیرے پاس تناؤ بے ہیمان تمہیں اور اوریا کی طرف ایک ہی بی بی تھی۔ اور تو نے اوس کے درپے ہو کر اوس سے قتل کر دیا اور اوس کی بی بی سے نکاح کر لیا۔

۷۲۔ حضرت داؤد کی دعا خدا تعالیٰ سے اپنے بہر فرشتے یہ کہ مکر نظروں سے غائب ہو گئے

گناہ کی مغفرت کے لیے اور اوس کا قبول ہونا اور داؤد کو معلوم ہو گیا۔ کہ اون کی آزمائش کی گئی۔

اور ان سے خطا سرزد ہو گئی۔ اس لیے انہوں نے اپنی خطا معاف کرنے کے لیے پروردگار سے دعا کی۔ اور سجدہ میں گر پڑے۔ اور چالیس روز تک بجز قضاے حاج ضروری کے سجدہ سے سر نہ اٹھایا۔ اور برابر روتے رہے کہ اون کے آنسوؤں سے گھاس جم آئی۔ اور اون کے سر کو گیر لیا۔ پھر انہوں نے جناب باری میں عرض کیا۔ کہ پروردگار بیشانی زخمی ہو گئی۔ اور آنکھیں پتھر گئیں۔ اور داؤد کی خطا کی نسبت کوئی ہی جواب نہ آیا رب العزت کے بیان سے ندا آئی۔ کہ اگر تو بھوکا ہے تو تجھے کھانا بھیجوں اور اگر توجھار ہے تو میں تجھے اچھا کر دوں اور اگر تو مظلوم ہے تو میں تیری امداد کروں۔ عرض کر کہ تو کیا چاہتا ہے۔ یہ سنتے ہی داؤد نے ایک آہ سرد کا ایسا نغمہ مارا کہ جو گھاس جمی ہوئی تھی وہ بالکل زرد پڑ گئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اون کی توبہ قبول کر لی۔ اور وحی بھیجی کہ اپنا سر اٹھاؤ ہم نے تمہارا قصہ بعاف کر دیا۔ عرض کیا۔ پروردگار میں یہ کیونکر جانوں کہ تو نے میری خطا معاف کر دی۔ توبہ عادل حاکم ہے قضا میں کسی کی رد و رعایت کبھی نہیں کرتا ہے۔ جب اور یہ قیامت کے دن اپنا سر پکڑے تیرے عرش کے پاس آئے گا اور اوس کی گردن کی رگوں سے خون بہتا ہوگا۔ اور وہ کہے گا۔ یارب داؤد سے پوچھ اس نے مجھے کیوں قتل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ جب وہ یہ دعویٰ کرے گا۔ تو میں تجھے اوس سے مانگ لوں گا۔ اور وہ مجھے دیدیگا۔ اور اس کے عوض میں او سے جنت دونگا۔ عرض کیا۔ یارب اب میں جان گیا۔ کہ تو نے میری خطا معاف کر دی۔ لیکن اس کے بعد ہی تمام عمر حضرت داؤد نے آسمان کی طرف اللہ تعالیٰ کی شرم سے آنکھ بہہ کر نہ دیکھا۔ اور اپنے ہاتھ ہر اپنی خطا کو لکھ لیا۔ جب اوس کو دیکھتے

تو اون کا ہاتھ کانپ جاتا تھا۔ اور جب شراب پینے کے لیے برتن ہاتھ میں اٹھاتے تو نصف یا ایک ٹلٹ پیتے ہی اونہیں اپنی خطایا د آجاتی اور ایسے رو پڑتے تھے کہ جس سے اون کے عضو عضو ایک دوسرے سے جدا ہونے کے قریب ہو جاتے تھے۔ اور روتے روتے برتن آنسو دن سے بہر جاتا تھا۔ اور لوگ کہا کرتے تھے کہ داؤد کے آنسو اتنے بہت ہیں۔ کہ تمام دنیا کے آدمیوں کے آنسو دن کے برابر ہیں۔ قیامت کے دن جب داؤد آئین گے تو اون کی خطا اون کی ہتیلی پر لکھی ہوگی اور کہیں گے یا رب ذنبی ذنبی مجھے آگے کر۔ جب آگے گئے جائیں گے تو اون کو تسلی نہ ہوگی۔ تو کہیں گے یا رب مجھے پیچھے کر جب پیچھے گئے جائیں گے تب بھی اون کی تسلی نہ ہوگی۔ اور یہی اضطراب رہے گا۔

۴۷۔ حضرت داؤد کے بیٹے ایسا کی بغاوت اور اوس کا قتل۔

اس خطا کے سبب سے بنی اسرائیل حضرت داؤد سے پرہیز گئے اور اون سے نافرمانی کرنے لگے۔ اور اون کے بیٹے ایسا نے جس کی مان طاوت کی بیٹی تھی اون سے بغاوت کی اور لوگوں کو اپنی امداد کے لیے اکٹھا کیا۔ اور بنی اسرائیل کے لٹے بد معاش اوس کے پاس کثرت سے جمع ہو گئے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اون کا قصور معاف کر دیا۔ تو اون کے پاس بھی کچھ آدمی آگئے۔ اور وہ اپنے بیٹے سے لڑے۔ اور اوس سے شکست دیکر ہبگا دیا۔ اور اوس کے پیچھے ایک اپنے سردار کو بھیجا۔ اور حکم دیا۔ کہ اوس سے برفق و تملطف پیش آئے اور اوس سے قید کرے۔ مگر قتل نہ کرے۔ جب یہ سردار اوس کے پیچھے گیا۔ تو وہ ہبا گئے ہبا گئے ایک دھرت کے پاس پناہ گیر ہوا۔ دہان اوس نے ایسا کو قتل کر دیا۔ اس سے حضرت داؤد کو بڑا ہی سخت بچ ہوا۔ اور اس سردار کا

وہ نہایت ہی ناخوش ہوئے۔

بیت المقدس کی تعمیر اور حضرت داؤد کی وفات

۴۴۔ حضرت داؤد کا بیت المقدس کی جگہ تجویز کر کے
اوس کی تعمیر کی ابتدا کرنا اور سلیمان کا اوس سے بنانا

حضرت داؤد اقدس تعالیٰ سرور عمامت کے واسطے نکلے اور وہاں گئے جہاں بیت المقدس
ہے۔ دیکھتے کیا ہیں۔ کہ وہاں سے فرشتے آسمان کو جا رہے ہیں۔ اس لیے
وہ اوس پر دعا کے لیے پہنچے اور صحرہ کے مقام پر کھڑے ہو کر طاعون کے دور ہونے
کے واسطے اقدس تعالیٰ سے دعا کی۔ اور دعا قبول ہو گئی اور طاعون جاتا رہا۔ اسوا سطونی اسرئیل
نے اس مقام کو اپنی لیے مسجد بنالیا۔ اور اوسکی بنا حضرت داؤد کے اللہ جلوس سے شروع ہوئی۔ لیکن حضرت داؤد
کی عمر اوسکے تمام ہونے سے پہلے تمام ہو گئی۔ اور انہوں نے حضرت سلیمان کو اوس کے تمام
کرنے اور اوس سردار کے مار ڈالنے کی وصیت کر دی جس نے ایشابن داؤد حضرت
سلیمان کے بہائی کو قتل کیا تھا۔ جب داؤد کا انتقال ہو گیا۔ تو سلیمان نے اون کے
حکم کی تعمیل کی۔ اور اوس سردار کو مار ڈالا۔ اور مسجد کو بھی بنا کر مکمل کر دیا۔ یہ مسجد انہوں نے
سنگ رخام سے بنائی اور اوسے سونے کے کام سے آرایش دی۔ اور اوس میں
جواہر جڑوا دے۔ اور یہ سب کام انہوں نے جنون اور دیوؤں سے لیا۔ جب مسجد
کے بنانے سے فارغ ہو گئے تو اوس روز ایک بڑی بہاری عید کی۔ اور خدا تعالیٰ
کی جناب میں قربانی نذر کی جسے اقدس تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ اس مسجد کی بنا پہلے
شہر کی تعمیر سے شروع ہوئی تھی۔ جب شہر کو وہ بنا چکے تو انہوں نے مسجد کی

تعمیر شروع کی لوگوں نے اس عمارت کی نسبت ایسے ایسے مبالغہ کئے ہیں کہ جو قیاس سے باہر ہیں۔ اور اس واسطے اون کے ذکر کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان نے ہی اس مسجد کی ابتدا کی تھی اور داؤد نے نقطہ سی ارادہ کیا تھا کہ اسے بنائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں مکمل بھیجا کہ یہ مسجد مقدس مکان ہے اور تیرے ہاتھ خون میں رنگ چکے ہیں۔ تو اس کا بانی نہیں ہو سکتا ہے لیکن تیرے بیٹے سلیمان نے کوئی خون نہیں کیا ہے وہ اسے بنائے گا جب سلیمان پادشاہ ہوے تو انہوں نے اس مسجد کی تعمیر کی۔

۵۔ حضرت داؤد کی وفات اور ان کی پہر حضرت داؤد کا انتقال ہو گیا۔ اون کی ایک کنیز تھی جو ہر شب کو دروازہ بند کیا کرتی تھی۔ اور اون کو بچان

اولاد اور غم وغیرہ

لا کر دید یا کرتی تھی۔ اور وہ عبادت میں مشغول ہو جایا کرتے تھے پھر جب اس کنیز نے ایک رات کو دروازہ بند کر دیا تو دیکھا کہ اندر مکان میں ایک مرد موجود ہے اس سے پوچھا کہ تو مکان میں کس طرح آیا۔ کہا میں ایسا شخص ہوں جو مکانوں میں پادشاہوں کے اذن بغیر چلا آیا کرتا ہوں جب داؤد نے یہ بات سنی تو کہا کیا تو ملک الموت ہے کہا ہاں۔ کہا تو تو نے پہلے اطلاع کیوں نہیں دی۔ کہ میں موت کے لئے تیار ہو جاتا کہ میں نے تو پہلے ہی اطلاع دیدی ہے اور بہت اچھی طرح خبردار کر دیا ہے۔ داؤد نے پوچھا کہ کس کے ہاتھ تو نے مکمل بھیجا تھا ملک الموت نے کہا کہ تیرے باپ داؤد بھائی بند پروسی اور دوست آشنا کمان ہیں داؤد نے کہا وہ سب مر گئے کہا بھی تو تیرے قاصد تھے اور سمجھائے کو آئے تھے کہ جیسے وہ مر گئے ایسے ہی تو بھی مرے گا پھر اون کی جان قبض کر لی جب حضرت داؤد کا انتقال ہو گیا تو حضرت سلیمان

کو سلطنت اور علم و نبوت اون کا وراثت میں ملا۔ داؤد کے اونیس بچے تھے۔ اون میں سے صرف سلیمان کو ہی یہ وراثت ملی اور داؤد کی عمر سو برس کی ہوئی تھی۔ اس کی صحت بتی مسلم سے ہو گئی ہے۔ اور اونہوں نے چالیس برس حکومت کی تھی۔

سلطنت سلیمان بن داؤد علیہ السلام

۶۷ حضرت سلیمان کی سلطنت اور جنون دیون ہوا اور پندون کا اون کا تابع ہونا جب حضرت داؤد کا انتقال ہو گیا تو اون کے بعد حضرت سلیمان تیرہ برس کی عمر میں بنی اسرائیل کے پادشاہ ہوئے اور پادشاہی کے ساتھ انکو نبوت بھی اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمائی اور اونہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی کہ اونہیں ایسی سلطنت عنایت کرے کہ اون کے پیچھے کسی کو ایسی نہ ملے۔ خدا تعالیٰ نے یہ دعا اونکی قبول فرمائی اور جن و انس اور دیوؤں اور پندون اور ہوا کو اون کا تابع کر دیا۔ چنانچہ جب وہ دریا میں نہکتے تو پندہ کی اون کے اوپر اور گرگو متے اور جن و انس اون کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اس وقت تک کہ وہ بیٹھ نہ جاتے کھڑے رہتے آتے۔ ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہوا اور جنون اور دیوؤں اور پندون وغیرہ کو اون کا اس وقت تابع کیا تھا کہ اون کی سلطنت جاتی رہی اور پھر اللہ تعالیٰ نے اونہیں واپس عنایت کی تھی جس کا لکیندہ ہم ذکر کریں گے۔ اور حضرت سلیمان کا رنگ گورا اور جسم توانا اور بدن پر بال بہت تھے اور سپید لباس پہنا کرتے تھے۔

۷۷ بکریوں سے ایک کیت کو نقصان میں حضرت داؤد کا اور حضرت سلیمان کے باپ اپنے ایام حیات فیصد اور حضرت سلیمان کی راہ سے اس میں اصلاح میں ہی ان سے امور مملکت

میں مشورہ لیا کرتے اور اذن کی رائے پر کاربند ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ اسی بات کا
 اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے وَدَاوُدُ وَسُلَيْمَانُ إِذْ يَخْلُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ
 نَفَسَتْ فِيهِ غَنَمُ النَّفَقِ مَوْكِنًا فِي حُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكَلَّا اتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا
 (اور اسے پیغمبر داؤد اور سلیمان کا قصہ بھی لوگوں کو یاد دلا۔ جب کہ وہ
 کھیتی کے بارے میں جبین کچھ لوگوں کی بکریاں رات میں جاڑی تھین فیصلہ کرنے لگے۔ اور ہم اُنکے
 فیصلہ کو دیکھ رہے تھے۔ اس وقت ہم نے سلیمان کو صحیح فیصلہ سمجھا دیا۔ اور یوں تو ہم نے دونوں ہی
 کو فیصلہ کا سلیقہ اور علم دیا تھا۔) یہ واقعہ اس طرح پر تھا۔ کہ بکریاں کمین کسی انگور کے کھیت
 میں جاڑی تھین۔ اور اس کے انگور کھا لے تھے۔ اور کھیت کو خراب کر ڈالا تھا۔
 داؤد نے حکم دیا کہ بکریاں کھیت والے کو دیدی جائیں۔ حضرت سلیمان نے کہا۔ کہ بہتر
 یہ ہے کہ کھیت بکریوں والے کو دیدیا جائے۔ اور اس وقت تک وہ اس کی خدمت
 کرے کہ وہ پہلے کی طرح نہ ہو جائے۔ اور بکریاں کھیت والے کو دیدی جائیں
 اور وہ اذن سے اس وقت تک فائدہ اٹھاتا رہے کہ اس کا کھیت اپنی پہلی حالت
 پر نہ آجائے۔ پھر وہ اپنا کھیت لے لے۔ اور بکریاں بکریوں والے کو دیدے۔ حضرت
 داؤد نے اس قول کو پسند کیا۔ اور یہی حکم جاری کر دیا اور اسی پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا
 فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكَلَّا اتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا بعض علماء اللہ تعالیٰ کے
 اس بیان سے اس امر پر دلیل لاتے ہیں۔ کہ احکام فرمود عیہ میں تمام مجتہدین معصوب ہوا کرتے
 ہیں۔ کیونکہ حضرت داؤد نے اس صحیح حکم کے دینے میں خطا کی تھی جو اللہ تعالیٰ کے
 نزدیک صحیح تھا۔ اور حضرت سلیمان نے ٹھیک فیصلہ کیا تھا تب ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔
 وَكَلَّا اتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا۔

۷۸۔ سلیمان کے عادات اور ہوا کا اون کی اور سلیمان اپنے ہاتھ کی کمائی سے اپنا کمانا اطلاعیت کرنا۔

کرتے تھے۔ اور جب اون کا ارادہ جہاد کا ہوتا لکڑی کا ایک فرش اس قدر چوڑا ہوتا جس قدر چوڑائی مین اون کا لشکر آتا تھا۔ اور اوس پر اون کا لشکر اور اون کے جانور سوار ہوتے اور مایحتاج کو بھی اوس پر رکھ لیتے۔ اور پھر سلیمان ہوا کو حکم دیتے وہ اوس فرش کو اٹھا لیتی۔ اور صبح اور شام ایک ایک مینے کے راستہ تک چلی جاتی تھی اور اون کی سپہیان تین سوار سات سو لونڈیاں تھیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اون پر یہ عنایت کی تھی کہ کوئی شخص دنیا میں کسی قسم کی بھی بات کرتا تو ہوا اوس کو اون کے کان تک پہنچا دیتی اور وہ اس کی بات کو جان جاتے تھے۔

سلیمان اور بلقیس کا قصہ

۷۹۔ بلقیس کے نسب کا ٹیک معلوم نہ ہونا پہلے ہم بلقیس کے نسب اور اوسکی حکومت

کا ذکر کرتے ہیں۔ پھر اوس قصہ کا ذکر کریں گے جو اوس سے اور سلیمان سے ہوا ہے۔ علما کا اوس کے آباد اجداد کے ناموں میں اختلاف ہے کوئی تو کہتے ہیں کہ اوس کا نام بلقمہ بنت انیشج بن حارث بن قیس بن صیفی بن سباین شجب بن یعرب بن قحطان ہے۔ اور کوئی بیان کرتے ہیں کہ اوس کا نام بلقمہ بنت ہدہا زہی اور اوس بدہا کا نام انیشج بن تیج ذی الاذعار بن تیج ذی المنابر بن تیج الراش ہے۔ اور بعض اوس کا نسب اور کچھ بتلاتے ہیں۔ جس کا ذکر یہاں لاطائل ہے کیونکہ تباہہ کے ہی باب میں لوگوں کا بڑا اختلاف ہے کسی تیج کو کوئی پہلے بتلاتا ہے۔ اور کسی کو کوئی پیچھے بتلاتا ہے اور کوئی

اون کی تعداد بہت کم تھا ہے۔ اور کوئی کم بیان کرتا ہے جس کے ذکر سے ناظرین کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اور ایسے ہی اون کے نسب میں بھی بڑا اختلاف ہے اور بہت راوی بیان کرتے ہیں کہ بلقیس کی ماں ایک جن عورت تھی۔ اور وہ بادشاہ جن کی بیٹی تھی اور اس کا نام رواحہ بنت السکر تھا۔ اور بعض اوسکی ماں کا نام بلقیس بنت عمر بن الحارثی بیان کرتے ہیں۔ اور اوس کے باپ نے جنات میں اس لئے نکاح کیا تھا کہ وہ کماتا تھا انسانوں میں کوئی میرا کفو نہیں ہے۔ اس واسطے اوس نے جنوں سے بیٹی مانگی اور انہوں نے اسے بیٹی دیدی۔

۸۰ بلقیس کے باپ کا جنات میں پہنچنا اور انکی بیٹی سے بیاہ کرنا اور بلقیس کی پیدائش کی جہوئی کھسانی۔ اس باب میں بھی اختلاف ہے کہ جنات تک بلقیس کے باپ کی کیونکر رسائی ہوئی اور اوس نے کس طرح سے اوس کی بیٹی کے ساتھ بیاہ کر لیا

کہتے ہیں کہ بلقیس کے باپ کو شکار کا بڑا شوق تھا۔ اور کبھی کبھی وہ جنوں کا بھی شکار کر لیا کرتا تھا جو ہر نون کی صورت میں مشکل ہو کر پھر اگرتے تھے۔ اور وہ جب معلوم ہو جاتا تو انہیں چھوڑ دیا کرتا تھا۔ اس واسطے جنوں کا بادشاہ اوس کے پاس آیا۔ اور اوس کا شکریہ ادا کیا۔ اور اوسے اپنا دوست کر لیا۔ پھر جب اس نے اوس کی بیٹی مانگی تو اوس نے اسے اپنی بیٹی اس شرط پر دیدی۔ کہ یرین سے عدن تک جو سمندر کا ساحل ہے وہ اسے دیدے۔ اور یہی بیان کرتے ہیں کہ بلقیس کا باپ ایک رنڈو شکار کے واسطے نکلا تھا۔ وہاں اوس نے دو کالے اور سپید سانپوں کو لڑتے ہوئے دیکھا۔ کہ سیاہ سانپ سپید سانپ پر غالب آگیا ہے۔ اس سے اوس کے باپ نے سیاہ سانپ کو قتل کر دیا۔ اور سپید کو اٹھوا کر اوس پر پانی ڈلوایا۔ اور پھر جب اوس سے

اتفاق ہو گیا تو چوڑو دیا اور اپنے گھر لوٹ آیا۔ اتفاقاً وہ گھر مین تن تنہا بیٹھا ہوا تھا۔ دیکھتا کیا
 ہے کہ وہاں ایک خوبصورت جوان اوس کی نظر کے سامنے موجود ہے جس سے وہ ڈر گیا
 اوس نے کہا ڈر مت مین وہ ہی سانپ ہوں کہ جسے تو نے بچا یا تھا۔ وہ سیاہ سانپ
 جسے تو نے مروادیا میرا غلام تھا۔ اور اوس نے تم کو کر کے ہمارے گھر کے کئی جنون کو
 ہلاک کر ڈالا تھا پھر اوس جوان نے بلقیس کے باپ سے کہا۔ کہ یہ بہت مال ہے
 آپ لے لیجئے۔ اور مجھے طب کا علم ہی آتا ہے مین آپ کو ایک دم مین سکھا دوں گا
 بلقیس کے باپ نے کہا مجھے مال کی تو کوئی ضرورت ہی نہیں ہے ہاں البتہ طب
 ایسی شے ہے کہ جس کی ضرورت تو ہے مگر بادشاہوں کو اس کا سیکھنا کسر شان
 ہے لیکن اگر تیری کوئی بیٹی ہو تو اوس سے میرا بیاہ کر دے۔ اوس جن نے اس پر
 اپنی بیٹی اوس سے اس شرط پر بیاہ دی۔ کہ اگر وہ کوئی کام کرے تو اوس مین بلقیس کی
 باپ کچھ چون و چرا نہ کیا کرے اور اگر اوس مین کچھ چون و چرا کر لیا تو وہ اسی چوڑو کی چلی جائیگی
 جب بلقیس کے باپ نے یہ شرط قبول کر لی تو اوس جن نے اپنی بیٹی کا اس سے بیاہ کر دیا
 اور اوس سے اوسے محل رہا اور ایک بیٹا پیدا ہوا اوس بچے کے پیدا ہوتے ہی مان نے
 بچے کو آگ مین ڈال دیا۔ باپ کو اس سے بڑا صدمہ ہوا مگر اپنی شرط کو یاد کر کے سکوت
 اختیار کیا پھر اوس کو محل رہا۔ اور ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ اوسے بھی اوس نے کتیا کو
 دیدیا۔ اور وہ اوسے لے گئی۔ یہ بھی بلقیس کے باپ کو سخت ناگوار گزرا۔ مگر شرط کی
 وجہ سے صبر کرنا پڑا۔ اسی مین اوس کے بعض سرداروں نے دنیاوت اختیار کی
 اور بلقیس کے باپ نے اپنی فوج جمع کی اور اودن سے لڑنے کو نکلا بلقیس کی مان بھی اس کے
 ساتھ چلی۔ جب وہ ایک بیابان مین پہونچا۔ تو دیکھتا کیا ہے کہ جو کچھ اوس

کے پاس کمانے کا سامان ہے اوس میں مٹی ڈال دی گئی ہے اور پانی مشکون سے
 پہنک دیا گیا ہے۔ اس سے بلقیس کے باپ کے تمام لشکر کو اپنی ہلاکت کا
 یقین ہو گیا اور انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ پادشاہ کی بی بی کے حکم سے جنات نے
 یہ کام کیا ہے۔ اس لئے اوسے اب صبر کی تاب نہ رہی۔ اور اپنی بی بی کے پاس آیا
 اور زمین کی طرف اشارہ کر کے بولا۔ کہ زمین میں نے اپنے بیٹے کے چل جانے پر صبر
 کیا۔ اور بیٹی کو کتیا کہا گئی جب بھی کچھ نہ کہا۔ پہر اب تو نے میرے کمانے پینے کی
 طرف سے مجھے تکلیف دی اور اب ہم سب مرجائیں گے۔ اوس عورت نے کہا کہ
 اگر تو صبر کرتا تو تیرے لیے بہت بہتر ہوتا۔ لیکن خیر میں تجھے اب بتائے دیتی ہوں
 کہ تیرے دشمن نے تیرے وزیر کو ہیکا کیا ہے۔ اور اوس نے کمانے پینے کی
 چیزوں میں زہر ملا دیا ہے کہ تجھے اور تیرے رفیقوں کو قتل کر ڈالے۔ اس کی تحقیقات
 کے لئے تو اپنے وزیر کو حکم دے کہ جو کمانا اور پانی باقی رہ گیا ہے اوسے کماے اور
 پیئے۔ پادشاہ نے وزیر کو بلایا۔ اور اوسے کمانے کو کما۔ اور جب اوس نے کمانے
 پینے سے انکار کیا تب اوسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد اوس عورت نے پادشاہ کو
 دہین کمین لشکر کے قریب ہی رسد کے سامان اور پانی کا پتا بتا دیا۔ اور کہا کہ تیرا بیٹا میں نے
 ایک دودھ پلانے والی کو دیا تھا۔ مگر وہ وہاں مر گیا۔ بیٹی البتہ تیری ابھی تک موجود ہے
 یہ کہنے کے ساتھ ہی ایک نئی بچی زمین میں سے نکلی۔ جس کا نام بلقیس تھا۔ اور وہ
 عورت اوسی وقت پادشاہ کے پاس سے غائب ہو گئی۔ پہر پادشاہ اپنے دشمن کی
 طرف گیا۔ اور اوس پر اوسے فتح حاصل ہو گئی ہی ایک حکایت ہمیں ہے بلکہ اوس کے
 نکلنے کی نسبت اور بھی ایسی ہی حکایتیں بیان کرتے ہیں۔ جو محض خرافات ہیں

ادن کی کوئی اصل حقیقت نہیں ہے۔

۸۱۔ بلقیس کا پادشاہ ہونا۔ اب بھی یہ بات کہ وہ یمن کی ملکہ تھی۔ سوا دس کا حال یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ اوس کے باپ نے اوسے حکومت سپرد کر دی تھی۔ اور وہ اوس کے بعد پادشاہ ہو گئی تھی۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ وہ بغیر وصیت کئے مر گیا تھا۔ اس واسطے لوگوں نے اوس کے بہائی کے بیٹے کو پادشاہ بنایا۔ لیکن وہ بڑا بدکار فاسق نکلا۔ کسی سردار اور پادشاہ کی بیٹی کیون نہ ہوتی جب وہ اوسے خوبصورت سنتا تو بکڑوا منگاتا اور اوسے خراب کرتا تھا۔ ہوتے ہوتے بلقیس کی نوبت آئی جو اوس کے چچا کی بیٹی تھی۔ جب بلقیس سے اوس نے اپنی خواہش ظاہر کی۔ تو اوس نے کہا۔ کہ میرے محل میں آنا۔ وہاں میں خدمت میں حاضر ہونگی۔ اور خفیہ طور پر وہ اپنے رشتہ داروں کو مقرر کیا۔ کہ جس وقت پادشاہ آئے اور اکیلا ہوئے تو اوسے قتل کر ڈالیں۔ چنانچہ جب وہ اوس کے مکان میں آیا تو وہ دونوں آدمی نکلے اور اوسے قتل کر ڈالا۔

پھر جب وہ مارا گیا۔ تو اوس نے اوسکے وزیر دنگو بلایا۔ اور اون کو اپنا مطیع کیا۔ اور کہا۔ کیا تم میں کوئی بھی ایسا نہیں جو پادشاہ کی بیٹیوں اور شاہزادیوں کے واسطے کھڑا ہوتا اور اون کو بچاتا پھر اوس ظالم کی لاش دکھائی۔ کہ وہ مرا پڑا ہوا ہے۔ پھر اون سے بلقیس نے کہا۔ کہ کوئی آدمی تجویز کر کے اپنا پادشاہ بناؤ۔ وہ سب کہتے لگے۔ کہ پادشاہی تو تجھے ہی سزاوار ہے۔ ہم تیرے سوا کسی کی حکومت سے راضی نہیں۔ اور اوسے ہی پادشاہ بنایا۔ ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ اوس کا باپ پادشاہ نہیں تھا۔ بلکہ پادشاہ کا وزیر تھا۔ لیکن یہ پادشاہ بڑا خبیث بد ذات تھا۔ سرداروں اور اعیان و اشراف کی بیٹیاں چمین لیا کرتا تھا۔ اسی سے اس بلقیس نے اوسے قتل کر دیا۔ اور مخلوق نے

اوسے ہی اپنا پادشاہ بنالیا۔

۸۲۔ بلقیس کی کثرت لشکر کی جوٹی روایتیں اور اسطرح سے بلقیس کی سلطنت کی عظمت اور کثرت لشکر کی نسبت لوگوں نے مبالغہ کیا ہے۔ کوئی تو کہتا ہے کہ اوس کے ماتحت چار سو ملک اور سردار تھے اور ہر ملک ایک ایک علاقہ پر حاکم تھا۔ اور ہر ایک کے پاس چار چار ہزار سپاہی تھے۔ اور نیز بلقیس کے تین سو وزیر تھے۔ جو اوس کی سلطنت کا انتظام کرتے تھے۔ اور بارہ سو سالار تھے۔ جن میں سے ہر ایک کے پاس بارہ بارہ ہزار فوج تھی۔ اور کسی کسی نے تو اس بیان میں اس قدر مبالغہ کیا ہو کہ جس سے ادن کی نادانی اور جہالت ثابت ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اوس کے بارہ ہزار قیس یا سپہ سالار تھے۔ اور ہر قیس کے ماتحت ایک ایک لاکھ مقاتل یا جنگی افسر تھے۔ اور ہر مقاتل کو ساٹھ ستر ہزار لشکر تھے۔ اور ہر لشکر میں ستر ہزار سپاہی تھے اور ان لشکروں میں تمام سپاہی پچیس پچیس برس کے جوان تھے۔ اب اس کذب فاحش کے راوی کی نسبت بجز اس کے اور کیا کہا جائے کہ اس کو حساب بھی نہ آتا تھا جو اپنے جہالت کی مقدار کو خیال کرتا۔ اگر اوس کو حساب آتا تو اوس سے ان لشکروں کی تعداد معلوم ہو جاتی۔ اور وہ اس احمقانہ قول کے کہنے کا کبھی اقدام نہ کرتا کیونکہ تمام روئے زمین کے باشندوں کو لیا جائے جن میں جوان بچہ ہے بچے عورتیں سب داخل ہوں تب بھی ادن کی تعداد ان لشکروں کی تعداد کے برابر نہیں ہو سکتی ہے۔ چہ جائے کہ صرف پچیس پچیس برس کی عمر کے جوان اس قدر دنیا میں موجود ہوں۔ اگر پچیس پچیس برس کے جوان اتنے مان لئے جائیں۔ تو پھر ادن کی تعداد کتنی ہوگی۔ جن کے ابی دانت بھی نہیں نکلے ہیں اور رعیت اور اہل پیشہ اور کاشتکاروں وغیرہ کی تعداد کا کیا ٹھکانا ہوگا۔ اور اگر چہ زمین کا محاصل ہمارے زمانہ میں کم ہو گیا ہے

لیکن زمین تو جو پہلے تھی۔ اوسی قدر لبنی چڑی ہے۔ بلقیس کے ملک کے کسی حصہ کا
 لشکر بھی اس حساب سے اس قدر ہوگا کہ مین کے ملک میں ایک ایک آدمی ایک طرف سے
 دوسری طرف تک کھڑا کیا جائے تو نہ سہا سکے گا۔ پہریہ بھی بیان کرتے ہیں۔ کہ اوس نے
 اپنے مکان کے روشندانوں پر جن مین سے آفتاب داخل ہو کر اوسے سجدہ کیا کرتا تھا
 تین لاکھ اوقیہ یا اونس سونا خرچ کیا تھا۔ اور ایسے ہی اوس کے لشکر کی کثرت کی طرح
 اوس کے تخت کا بھی حال بتلاتے ہیں جس کا ذکر کرنا طول کلامی ہے۔ ان لوگوں
 نے بہت ہی جھوٹ بکا ہے اور جہلا کی عقلوں سے کام لیا ہے۔ اور اس بات کو
 کہ عقلا و زمین جاہل ٹھیرائیں گے کچھ بھی برا نہیں سمجھا ہے۔ ہم نے اس قدر جو بیان
 ان قبیح امور کا ذکر کیا اوس سے ہمارا مقصود اُن لوگوں کو واقف کرنا منظور ہے جو اوس کو
 سچ مان جاتے ہیں۔ اگر وہ ہمارے اس بیان کو دیکھیں گے تو انہیں اوس کا
 جھوٹ خوب معلوم ہو جائیگا۔

۸۳۔ حضرت سلیمان کے ہر ہک غیر جانغری اور اوس کا
 بلقیس کے بیان جانا اور اوس کی خبر سلیمان کو دینا
 کے پاس کیون آئی اور کیون سلیمان ہوئی۔
 حضرت سلیمان نے ہر ہک کو اپنی مجالس میں دیکھا۔ تو اوسے موجود نہ پایا۔ اور اوس کی ضرورت
 اس لیے پڑی تھی۔ کہ وہ زمین کے نیچے کی چیزیں دیکھ لیا کرتا ہے اور جان جاتا ہے
 کہ یہاں زمین میں بانی ہے یا نہیں۔ اور اگر ہے تو قریب ہے یا بعید۔ کہیں سلیمان کسی
 طرف غذا کے واسطے گئے ہوئے تھے۔ وہاں بانی کی ضرورت پڑی تو ایسا کوئی شخص نہیں نکلا
 کہ جسے معلوم ہو کہ وہاں بانی کتنی دور پر ہے۔ اس واسطے انہوں نے ہر ہک کو طلب کیا۔ کہ
 اوس سے اس کا حال پوچھیں۔ لیکن وہ اوس وقت وہاں موجود نہ تھا اور بعض لوگ

کہتے ہیں۔ کہ سلیمان پر پرندہ سایہ کے رہتے تھے۔ اتفاقاً اون پر دھوپ آگئی۔ تو اونہوں نے دیکھا۔ کہ دھوپ کس طرح مجھ پر آگئی کو لٹا پرندہ نہیں ہے جس کی جگہ خالی ہے اور دھوپ مجھ تک آگئی ہے۔ دیکھیں تو ہر نہیں ہے اور اس کی جگہ خالی ہے۔ وہاں سے دھوپ آرہی ہے اس پر سلیمان نے کہا۔ لَاَعْلَنَ بَنَاتُ عَلَّابَا شَلِيلًا اَوْ لَا ذَنْبَکَ اَوْ لَیَا تَنَیَّ بِسُلْطَانٍ مُّبِیْنٍ۔ زمین ہر کو بڑی سخت سزاؤں کا اور اگر اس نے اپنی غیر حاضری کی معقول وجہ پیش نہ کی تو میں اسے فرج ہی کر ڈاؤں گا۔

ہر وہ اس وقت بلقیس کے ملک کو گیا ہوا تھا۔ اور اس کے قصر پر چوکر اس کا گزر ہوا تھا۔ وہاں اس نے اس کے قصہ کے پیچھے ایک بتان دیکھا۔ اور سبزی کو دیکھ کر اُدھر جبک بڑا۔ وہاں ایک اور ہر بیٹھا ہوا تھا۔ سلیمان کے ہر ہر نے پوچھا کہ سلیمان کو چوڑ کر تو بیان کیا کر رہا ہے۔ اس نے کہا کہ سلیمان کون ہے۔ تو سلیمان کے ہر ہر نے اون کا سب حال بیان کیا۔ اور کہا کہ پرندہ وغیرہ اون کے مطیع و فرمان بردار ہیں۔ اسے یہ بات سن کر بڑا تعجب ہوا۔ اس پر حضرت سلیمان کے ہر ہر نے اس سے کہا۔ کہ مجھے اس بات پر بڑا تعجب آتا ہے۔ کہ یہ لوگ تو اس قدر کثرت سے ہیں۔ اور اون کی ایک عورت بادشاہ ہے۔ وَ اُوْنِیْتُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَ کَلَّ عَرَشُ عَظِیْمٍ۔ اور ہر طرح کے ساز و سامان اس کو میسر ہیں۔ اور اس کے یہاں ایک بہت بڑا عرش ہی ہے۔ اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے شکر کے بجائے آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں، اس کا عرش ایک طلائی تخت تھا جس میں یا قوت زبرجد موتی جواہرات نفسیہ چڑے ہوئے تھے۔ پھر حضرت سلیمان کا ہر ہر اون کے پاس لوٹ آیا اور جو اس نے غیر حاضری کی تھی اور اسے حاضری میں دیر ہوئی تھی اس کا عذر بیان کیا۔

۸۴- حضرت سلیمان کا بلقیس کو اطاعت کے لئے لکھنا اور اس کا تحفہ سلیمان کو بھیجنا۔ وہ ہر ہر کو دیکر کہا۔ اِذْهَبْ بِكِتَابِي هَذَا

فَاَلْقِهْ إِلَيْهِمْ (دھارایہ خط لیکر جا۔ اور اس کو اون کی طرف ڈال دے۔) چنانچہ ہر چہرہ لاشائے خط لیکر گیا۔ اور بلقیس کے گود میں لیجا کر اسے ڈال دیا۔ اس وقت وہ اپنے قصر میں تھی اس نے اسے دیکر اٹھالیا۔ اور کہو لکر پڑا۔ اور اپنی قوم کے لوگوں کو بلا کر کہا۔

إِنِّي أُلْقِيَ إِلَى كِتَابِ كَرِيمٍ إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَلَا تَعْلَمُونَ أَنِّي أَنَا اللَّهُ فَأَخَذْتُهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرٍ مَآكُنْتُ فَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّى تَشْهَدُونِ قَالُوا نَحْنُ أَوْلَىٰ أَقْوَمَةٍ وَأُولُو آبَائٍ شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانْظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ قَالَتْ إِنِّي مَرْسَلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنَظَرْتُهُ بِسْمِ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ

دیرے پاس ایک فرمان کریم لاکر ڈالا گیا ہے۔ وہ سلیمان کی طرف سے ہوا وہ یہی ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ ہم سے سرکشی نہ کرو اور ازراہ اطاعت ہماری خدمت میں اگر حاضر ہو جاؤ، اس فرمان کو سنا کر بلقیس نے کہا۔ اے دربار والو اس ہمارے معاملہ میں رائے دو۔ اور تم جانتے ہو کہ جب تک تم ہمارے حضور میں موجود نہ ہو ہم کسی امر میں قطعی فیصلہ نہیں کیا کرتے ہیں۔ درباریوں نے کہا۔ کہ ہم بڑی قوت والے اور بڑے ہی دلاور ہیں۔ اور آئندہ سرکار کو اختیار ہے۔ جیسا حضور حکم دیں اس کے نیک و بد کو خوب غور کر کے دیکھ لیں۔ بلقیس نے کہا۔ کہ ہم ایلچین کے ہاتھ ادن کی طرف تحفہ تحائف بھیج دیکتے ہیں کہ ایلچی کیا جواب لیکر آتے ہیں۔ اگر اونہوں نے ہمارا ہدیہ قبول کر لیا۔ تو وہ دنیا دار اور پادشاہ ہیں۔ اور ہم ادن سے بڑھ کر اور قوی ہیں۔ اور اگر اونہوں نے ہدیہ نہ قبول کیا۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔

پھر جب یہ ہدیہ حضرت سلیمان کے پاس آیا تو اونہوں نے ایلمیون سے کہا۔

أَتُمِدُّوُنِي بِمَالٍ مَّا أَنَا فِي اللَّهِ خَيْرٌ لِّمَا أَنَاكُمْ بَلْ أَنْتُمْ مَعِيَ تَقْرَحُونَ ۚ أَسْرَاجُ
الْيَوْمِ فَلَنَأْتِيَنَّكُمْ بِجُودٍ لَا قَبْلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّ عَنْهَا آذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ۔

دیکھا تم مال سے ہماری مدد کرنا چاہتے ہو۔ یاد رکھو جو کچھ خدا نے ہم کو دے رکھا ہے وہ اوس سے بہتر ہے جو تم کو دے رکھا ہے۔ سو تم تو ہمارے تحفہ سے خوش نہیں ہوئے تم ہی ہو جو اپنے تحفہ سے خوش ہوتے ہو۔ ایلمی تو اپنے لوگوں کی طرف لوٹ جا۔ اور کہہ دے کہ اگر وہ ہمارا حکم نہ مانیں گے۔ تو ہم ایسے لشکر لیکر ان پر چڑھائی کریں گے۔ کہ اون سے اون کا مقابلہ نہ ہو سکیگا۔ اور ہم اونہیں وہاں سے ذیل و خوار کر کے نکال باہر کریں گے۔

۸۵۔ بلقیس کا حضرت سلیمان کے پاس آنا اور جب حضرت سلیمان کے پاس سے ایلمی بلقیس ایک شخص کا بلقیس کے تخت کو حضرت سلیمان کے پاس لے آنا۔

ساتھ لیا۔ قیل سپہ سالار کو کہتے ہیں۔ اور پھر سلیمان کے پاس آئی۔ جب اون کے شہر کے قریب پہنچی اور اب کوئی ایک فرسخ کے فاصلہ سے رہی۔ تو سلیمان نے اپنے درباریوں سے کہا۔ اَیُّكُمْ یَاتِیَنِی بِعَرَشِیْہَا قَبْلَ اَنْ یَّاتِیْتُ فِیْ مُسْلِمِیْنَ قَالَ عِزُّیْتُ مِنَ الْیَحْنِ اَنَا اِتِیْتُكَ بِہٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَاہِکَ ۚ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ اَنَا اِتِیْتُكَ قَبْلَ اَنْ یَّزْنَتَ لَیْلَیْكَ مَرْفُکَ ۚ فَاَمَّا رَاہُ مُسْتَقَرًّا عِنْدَہٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ لَیْبَلُوْنِیْ عَآشِکُمْ اَمْ اَکْفُرُ ۚ فَلَمَّا جَاءَتْ قَبْلَ اَهْلَکَآ عَرَشُکَ ۖ وَقَالَتْ کَانَ ہٰذَا هٰذَا

دکوئی تم میں ایسا ہی ہے کہ قبل اس کے کہ یہ لوگ صبح ہو کر ہمارے حضور میں حاضر ہوں۔ بلقیس کے

تخت کو ہارے پاس لاکر حاضر کرے اس پر جنات کی قسم میں سے ایک دیوبول اٹھا۔ کہ آپ کے دربار
برخاست کرنے سے پہلے پہلے میں او سے حضور میں لاکر حاضر کروں گا۔ یعنی میں او سے پیشتر
او سے لے آؤں گا کہ آپ دولت خانہ میں کہاں کھانے کے لئے تشریف لے جائیں سلیمان نے کہا میں جاتا
ہوں کہ اس سے بھی جلدی آجائے (یہ سنکر ایک شخص جس کو کتابی علم تھا) اور اس کا نام آصف بن برخیا
تھا اور او سے اسم اعظم اللہ تعالیٰ کا معلوم تھا۔ (بولاکہ آپ کے پلک مارنے سے پہلے پہلے یہ تخت
کو لاکر حضور میں حاضر کروں گا۔) اور کہا آسمان کی طرف آپ دیکھئے۔ اور اُدھر نظر جائے۔ آپ اُدھر سے
نظر ہٹانے نہ پائینگے۔ کہ آپ کے پاس میں تخت لے آؤں گا۔ اور سجدہ میں جا کر اس نے دعا کی اتنے
میں حضرت سلیمان دیکھتے کیا ہیں۔ کہ بقیس کا تخت ادن کے تخت کے نیچے سے نکل آیا (غرض جب
سلیمان نے تخت کو اپنے پاس موجود پایا تو کیا یہ میرے پروردگار کی نوازش ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے
کہ) میرے پلک مارنے سے پیشتر وہ میرے پاس آگیا (اس پر میں اس کا شکر کرتا ہوں یا اس کی
نا شکری کرتا ہوں) کہ جو مجھ سے طاقت میں زیادہ ہے او سے اس نے میرے قابو میں کر دیا۔ پھر
جب بقیس ادن کے پاس آئی تو اس سے کسی نے پوچھا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے۔ بولی کہ یہ تو
بعینہ وہی معلوم ہوتا ہے۔) لیکن میں تو او سے قلعوں میں چھوڑ کر آئی ہوں اور بڑے بڑے
شکر اس کی حفاظت کر رہے ہیں۔ بیان یہ کیونکر آگیا۔

۸۶۔ حضرت سلیمان کا بقیس سے
شیش محل میں ملاقات کرنا۔
یہ ایک محل بناؤ۔ کہ جس میں بقیس آکر مجھے
ملاقات کرے۔ دیوبون میں سے کسی نے کہا۔ کہ سلیمان کے لئے خدا تعالیٰ نے بڑی
حکومت دی ہے۔ اور کس کس کو ادن کا تابع کیا ہے۔ جب بقیس ملک سبا کی ملکہ آئیگی
اور وہ اس سے نکاح کریں گے۔ تو اس سے لڑکا پیدا ہوگا۔ اور ہم کہی ادن کی غلامی سے

نہیں چھوٹینگے۔ اور بلقیس کے پیرون پر بہت بال تھے۔ اس واسطے دیوون نے کہا کہ ایسی عمارت بناؤ۔ جس میں یہ پتہ لیون کے بال اونہیں نظر آجائیں اور وہ اوس سے نکاح نہ کریں۔ اس واسطے اونہوں نے جو محل تیار کیا وہ بلور سبز کا بنایا۔ اور اوس پر بلور سفید کی چو کے چھائے۔ جس سے وہ پانی کی طرح معلوم ہونے لگا۔ اور اون بلور کی چوکون کے نیچے مچھلیوں وغیرہ بھری جانوروں کی تصویریں بنائیں۔ اور حضرت سلیمان ایک کرسی پر بیٹھے۔ اور اوسے اندر بلایا۔ تو بلقیس اندر چلی۔ اور جب دیکھا کہ وہاں مچھلیاں اور سنڈ کے جانور ہیں حیرت لگتی۔ فکشفَتْ عَنْ سَاقِيهَا قَالَتْ اِنَّ صَرَحًا مِّنْ قَوْمِيَّ فَعَالَتْ رَبِّ اِنَّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَ اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

دو اوسے پانی نہما۔ اور وہاں سے گزرنے اور اندر جانے کے لیے اس طرح پائینے اٹھائے کہ اپنی دونو پتہ لیان کو ملدیں، جب حضرت سلیمان نے اوسے دیکھا تو اپنی نگاہ اوس سے پھیر لی۔ اور کہا کہ یہ تو شیش محل ہے۔ اور اوس کے فرش میں بھی بلور ہی بڑا ہوا ہے۔ تب اوس کو اپنی غلطی پر تائب ہوا۔ اور لگی خدا کی بارگاہ میں عرض کرنے کہ اے میرے پروردگار میں جو اتنے دنوں آفتاب پرستی کرتی تھی۔ اس سے میں نے اپنا ہی نقصان کیا۔ اور اب میں سلیمان کے ساتھ ہو کر امیر ایمان لائی ہوں جو رب العالمین ہے۔

۸۷۔ حضرت سلیمان اور بلقیس کے نکاح کی روایتیں۔

پہر حضرت سلیمان نے اپنے لوگوں سے مشورہ کیا کہ بلقیس کے کسی طرح بال جاتے رہیں اور اوس کے جسم کو کچھ نقصان نہ پہنچے۔ اس واسطے دیوون نے اونہیں نورہ بنا دیا۔ اسی وقت سب سے پہلے نورہ بنایا گیا ہے۔ پہر سلیمان نے اوس سے نکاح کیا۔ اور اوس سے نہایت ہی محبت کرنے لگے۔ اور اوسے پہر اپنے ملک میں کو بھیج دیا۔ وہاں

وہ ہر مہینے میں ایک بار جاتی اور تین روز وہاں ٹھہر کر جاتی تھی۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ اونہون نے بلقیس سے کہا۔ کہ وہ اپنی قوم کے کسی آدمی سے نکاح کر لے۔ لیکن اُس نے اس سے انکار کیا۔ اور اس سے اپنی کسر شان بتایا سلیمان نے کہا کہ اسلام میں یہ ضروری بات ہے۔ بلقیس نے کہا کہ اگر یہ ضرور ہے تو مجھے ذوتبع ہمدان کے بادشاہ سے بیاہ دیجئے۔ سلیمان نے اس سے اس سے بیاہ دیا۔ اور پھر یمن کو بھیج دیا۔ پھر وہاں ذوتبع اس کا شوہر ملک کا مالک ہو گیا۔ اور سلیمان نے یمن کے جنوں کو اس کی اطاعت کا حکم دیدیا۔ اور ذوتبع نے اونہین کا مہین لگایا اور اون سے کتنے ہی قلعہ بنوائے۔ اون قلعوں میں سکین مرآخ قلیون ہنیدہ وغیرہ اب تک موجود ہیں۔ پھر جب سلیمان کا انتقال ہو گیا۔ تو جنوں نے ذوتبع کی اطاعت چھوڑ دی۔ اور ذوتبع اور بلقیس دونوں کی حکومت حضرت سلیمان کی حکومت کے ساتھ ہی جاتی رہی۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ اس کے بعد بھی وہ بادشاہ رہی۔ اور یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ بلقیس حضرت سلیمان سے پہلے ہی شام میں مر گئی تھی۔ اور اونہون نے اس سے تدفین دفن کیا تھا۔ اور اس کی قبر چمپادی تھی۔

سلیمان کا اپنی بی بی جرادہ کے باپ چڑھائی کرنا اور جرادہ سے نکاح اور اون کے گھر میں بت پرستی اور اون کے خاتم کا کوجانا اور پھر اون کی حکومت واپس ہونا

۸۸۔ سلیمان کا جرادہ کو بکڑ کر لانا اور اس سے کہتے ہیں کہ سلیمان نے کہیں سنا تھا۔ کہ مسند

نکاح کرنا اور اوس کا اپنے باپ کی مورت بنو کر
اون کے گھر میں اوس کی پرستش کرنا۔
اور عظیم الشان بادشاہ ہے۔ اور وہاں آدمی

کسی طرح پہنچ نہیں سکتے ہیں۔ اس واسطے سلیمان اس جزیرہ کی طرف چلے۔ اور ہوا
اونہیں اونٹنوں کے چلے۔ اور اون کے لشکر کو وہاں پہنچا دیا۔ وہاں پہنچ کر اونہوں نے
اوس بادشاہ کو قتل کیا اور جو کچھ مال و اسباب تھا اوسے لوٹ لائے۔ اور بادشاہ کی
بیٹی بھی پکڑ لائے۔ وہ ایسی خوبصورت تھی کہ کسی نے ایسی حسین و جمیل عورت کبھی دیکھی
ہی نہ تھی۔ اونہوں نے اوسے اپنے لیے پسند کیا۔ اور اوسے مسلمان کر لیا لیکن وہ
کچھ بے رغبتی سے مسلمان ہو گئی۔ اگرچہ سلیمان اوس سے بڑی محبت کرتے تھے مگر وہاں
حزن و ملال نہیں جاتا تھا۔ اور ہمیشہ روتی رہا کرتی تھی۔ اونہوں نے اوس سے کہا کہ یہ رنج
و غم کس لئے ہے اور کیوں تو اتنا روتی ہے کہ کبھی تمتی ہی نہیں۔ وہ بولی کہ مجھے اپنا
باپ اور اوس کی سلطنت یاد آتی ہے اور جو اوس پر مصیبت گزری وہ میرے دل سے
فراہم نہیں ہوتی۔ اوس سے مجھے ہمیشہ رنج رہتا ہے۔ سلیمان نے کہا کہ خدا تعالیٰ
نے مجھے اوس سے بہتر ملک دیدیا ہے۔ اور تجھے اسلام کی ہدایت کی ہے۔ یہ کہنتی
بڑی جیسے ہے اوس نے کہا بے شک یہ تو ٹھیک ہے۔ مگر میں کیا کروں مجھے جب اپنا باپ
یاد آتا ہے تو مجھے ایسا رنج ہوتا ہے کہ جیسا آپ دیکھتے ہیں۔ اگر آپ دیوؤں کو حکم دیں
تو وہ میرے مکان میں میرے باپ کی تصویر بنا دیں۔ میں اوسے صبح شام دیکھا کروں گی
کیا عجب ہے کہ اوس سے میرا رنج جاتا رہے۔ حضرت سلیمان نے دیوؤں کو حکم
دیدیا۔ اور اونہوں نے اوس کے لیے ایک مورت بنا دی جو بعینہ اوس کے باپ کی
سی تھی۔ پھر اوس نے اپنے باپ کے سے اوسے کپڑے پہنائے۔ اور یہ قاعدہ

کر لیا۔ کہ جب سلیمان کہین باہر چلے جاتے تو وہ صبح کے وقت اپنے لونڈیوں کو لیکر وہاں جاتی۔ اور خود اس مورت کو سجدہ کرتی اور لونڈیاں بھی اس کے ساتھ اسے سجدہ کیا کرتیں اور ایسے ہی شام کو بھی وہاں جاتی اور یہی عمل کیا کرتی تھی۔ لیکن یہ بات سلیمان کو نہیں معلوم تھی۔ اسی طرح جالیس دن گزر گئے۔

۸۹۔ آصف کا سلیمان کو بت پرستی کی خیر کرنا اور سلیمان کا اللہ تعالیٰ کی جناب میں توبہ کرنا۔ وہ صدیق اور بزرگ آدمی تھا۔ اور سلیمان کے مکان سے کسی وقت رات دن میں خواہ وہ مکان پر ہوں یا نہ ہوں کہین نجب آتا تھا۔ جب سلیمان آئے تو اس نے اون کے پاس آکر کہا۔ کہ نبی السلام اب بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اور میرا جسم لاغر ہو گیا اور بصارت جاتی رہنے کا وقت آگیا ہے میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ کہین مجلس کیجئے وہاں میں انبیاء السلام کا جو کچھ حال جانتا ہوں وہ بیان کروں اور یہ لوگ جو باتیں نہیں جانتے ہیں انہیں وہ بتا دوں سلیمان نے کہا۔ اچھا پورا دنوں نے ایک محفل منعقد کی۔ اور آصف وہاں خطبہ کے لیے کھڑا ہوا۔ اور انبیاء گزشتہ کا حال بیان کیا اور اون کی تعریف کرتے کرتے سلیمان تک پہنچا۔ اور اون کا حال یہ بیان کیا۔ کہ وہ اپنے لڑکپن میں کیسے عاقل و حلیم تھے۔ اور چڑھن میں برائیوں سے کیسا بچتے تھے۔ یہ مکر خاموش ہو گیا۔ اور اون کی جوانی کے زمانہ کا کچھ ذکر نہیں کیا اس سے سلیمان کو بڑا غصہ آیا۔ اور اسے بلا کر کہا۔ کہ آصف جب تو نے میرا ذکر کیا تو تو نے میرے لڑکپن کی تعریف کی۔ مگر میرے اور حال سے تو نے بالکل سکوت اختیار کیا۔ میں نے اس عمر میں کونسی ایسی خطا کی ہے جس سے میرا یہ زمانہ قابل ذکر نہ رہا۔ آصف نے کہا۔ اس سے بڑھ کر کونسی بڑی بات ہوگی۔ کہ ایک عورت

کے عشق کے باعث آپ کے مکان میں چالیس روز سے غیر السد کی پرستش ہو رہی ہے۔ حضرت سلیمان نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ وَاَنَا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ جو تو نے کہا تھا۔ اوس سے میں پہلے ہی جان گیا تھا کہ کوئی تو نے بڑی بات سنی ہے۔ پھر سلیمان مکان میں گئے۔ اور بت کو توڑ ڈالا۔ اور اوس عورت کو اور اوس کی لونڈیوں کو خوب سزا دی۔ پھر پاکیزہ کپڑے مٹگائے۔ پاکیزہ کپڑے وہ ہوتے تھے۔ جس کا سوت ہا کر لڑکیاں جو ابھی تک بلوغ کو نہ پہنچی ہوں کانتی تھیں۔ اور انہیں کوئی بالغ عورت نہ چھوتی تھی۔ جب یہ کپڑے آگے تو اوس عورت کو پہنائے اور جنگل کو نکل گئے۔ اور راکمہ کا فرش کر دیا۔ پھر السد تعالیٰ کی جناب میں توبہ کی۔ اور اپنے کپڑے پہنے ہی تذل کے لیے راکمہ میں لوٹے اور بہت رو کر استغفار کیا۔ اور دن بہ روتے رہے پھر اپنے گھر کو لوٹ آئے۔

۹۰۔ صخر الجعنی کا سلیمان کی مہر لیکر بادشاہ ہو جانا اور حضرت سلیمان کی ایک اُم ولد داشت کنیز اور سلیمان کا چھلیان ڈھونڈنا اور اپنا پیٹ پالنا۔ تھی اور اوس پراون کو بڑا اعتبار تھا۔ اور اپنی مہر بجز اوس کے اور کسی کو نہ دیتے تھے۔ اور مہر کو اپنے ہاتھ سے کسی وقت نکالتے ہی نہ تو صرف اوس وقت نکالتے جب بیت الخلا کو جاتے یا اپنی کسی بی بی سے ہم بستہ ہوتے تو یہ خاتم اوس لونڈی کو دیدیا کرتے اور جبھی طہارت کر لیتے تو فوراً لے لیا کرتے تھے اور ان کی جتنی حکومت تھی وہ سب اسی خاتم میں ہی تھی۔

ایک مرتبہ وہ بیت الخلا کو گئے۔ اور خاتم اوس لونڈی کو دے گئے۔ ایک دیو نے جبکا نام صخر الجعنی تھا سلیمان کی سی صورت بنائی اور اوس لونڈی کے پاس آیا۔ اور انگوٹھی اوس سے لیکر سلیمان کی کرسی پراون میں کی سی صورت بنا کر جا بیٹھا۔ اور انسان اور جن

اور پرندہ اوس کے سب تابع ہو گئے اور ہر حبیب سلیمان بیت الخلا سے نکلے تو اون کا حال اور ہیئت سب بدل گئی۔ اور جب اونہوں نے نوٹڈی سے خاتم مانگی تو اوس نے کہا تو کون ہے۔ کہا میں سلیمان ہوں۔ بولی تو جھوٹا ہے سلیمان تو کمان سے آیا۔ سلیمان تو پہلے ہی آئے تھے اور وہ اپنی خاتم مجھ سے پہلے ہی لے گئے اور اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ دیکھتے ہی سلیمان کو اپنی خطا کا حال معلوم ہو گیا۔ اور وہاں سے نکلے اور بنی اسرائیل سے کہنے لگے کہ میں سلیمان ہوں مگر کون سنتا ہے بنی اسرائیل نے ان پر دھول اڑائی اور لے لے کیا۔ اس سے یہ دریا کی طرف چلے گئے۔ اور مزدوری کرنے لگے۔ شکاریوں کی مچھلیاں ڈھوتے اور وہ دودھ مچھلیاں انہیں روزانہ دیدیا کرتے تھے۔ ایک مچھلی کے عوض تو یہ روٹی لے لیتے اور ایک مچھلی کو پکا کر کھا جاتے تھے۔ چالیس روز برابر ان کا یہی حال رہا۔

۹۱۔ صخر کی نسبت بنی اسرائیل کا شبہ اور پہر آصف اور دیگر سرداران بنی اسرائیل کو اوس کا بہانہ اور خاتم دریا میں ڈالنا اور سلیمان کا مچھلی کے پیٹ سے نکال کر اوس سے پہننا اور بادشاہ ہونا

پوچھا۔ کہ کیا تم کو ان احکام میں شک گزرتا ہے۔ یہ تو مجھے سلیمان کے سے حکم نہیں معلوم ہوتے۔ اونہوں نے کہا کہ ہم کو بھی شبہ معلوم ہوتا ہے آصف نے کہا۔ اچھا تو میں اون بیبیوں کے پاس جاتا ہوں اور اون سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ اون کو بھی وہ شبہ گزرتا ہے یا نہیں جو ہم کو گزرتا ہے۔ اور جب جا کر اون سے دریافت کیا۔ تو اونہوں نے کچھ آصف سے ہی زیادہ شبہ بیان کیا۔ تو آصف نے کہا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یہ تو وہی کلمہ کلا بلا ہے۔ پہر بنی اسرائیل کے پاس آیا۔ اور اون سے

یہ حال بیان کیا۔

جب اوس دیو نے دیکھا کہ یہ لوگ میرے حال سے واقف ہو گئے۔ تو دوبارہ سے اوڑا اور دریا کی طرف چلا گیا۔ اور خاتمہ دہان دریا میں ڈال دی۔ وہاں اوسے ایک مچھلی نکل گئی۔ اور ایک ماہی گیر نے اوسے پکڑا۔ اور اپنی مچھلیاں سلیمان کے اوپر اوس روز لے کر لے گیا۔ اور مزدوری میں اونہیں دو مچھلیاں دیں۔ جن میں سے ایک وہی مچھلی تھی جس نے اون کی انگوٹھی نکل لی تھی۔ سلیمان نے اوسے لیکر چیرا کہ اوسے بنا کر کمانے کے لیے پکائیں۔ دیکھیں تو اوس کے پیٹ میں اون کی خاتمہ موجود ہے اوسے اونہوں نے اپنی انگلی میں بہن لیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں سجدہ کے لیے جھک گئے۔ اور انس و جن پرندہ اون کے تابع ہو گئے۔ اور مخلوق اون کے پاس آکر حاضر ہوئی۔ اور وہ پھر بہتور سابق بادشاہ ہو گئے۔ اور اونہوں نے اپنے گناہ سے توبہ کی۔

پھر سلیمان نے دیوؤں کو صخر کے پکڑنے کے واسطے بھیجا۔ جس نے اون کی خاتمہ لے لی تھی اور وہ جب پکڑ کر لائے۔ تو سلیمان نے ایک چٹان میں سوراخ کرایا۔ اور اوسے اوس میں اندر کر کے بوسے اور تابنے سے سوراخ کو بند کر دیا۔ اور دریا میں ڈلوادیا۔ یہ شخص چالیس روز بادشاہ رہا تھا۔ یعنی اسی قدر اوس نے بادشاہی کی تھی جس قدر سلیمان کے گھر میں بت پرستی ہوئی تھی۔

ایک اور روایت میں حضرت سلیمان کی حکومت کے جاتے رہنے کا یہ سبب لکھا ہے کہ اون کی ایک بی بی تھی جسے وہ اپنی سب بیبیوں میں نیک سمجھتے تھے اوس کا نام جبرادہ تھا سلیمان کو اپنی مھر کا حصہ اسی بی بی پر اعتبار تھا۔ اور اوس کے

سو کسی کا اعتبار نہ کرتے تھے ایک مرتبہ بی بی بولی - کہ میرے بہائی سے اور فلان
 شخص سے ایک مقدمہ ہے - میں چاہتی ہوں کہ اوس کا فیصلہ اوس کے حق میں
 کر دیے جائے - سلیمان نے کہا - اچھا - مگر اپنے وعدہ کو پورا نہ کیا - اس سے اون پر
 یہ بلاناازل ہوئی - اور اونہوں نے خاتم اپنی بی بی کو دی - اور بیت الخلاء کو گئے ایک
 شیطان اون کی صورت بن کر آیا - اور اوسے لے گیا - جب سلیمان اوس کے بعد
 آئے اور انگوٹھی مانگی - تو اوس نے کہا - کیا آپ نے انگوٹھی نہیں لی - کمانسین
 اور اپنے مکان سے باہر نکلے - اور آوارہ و سرگردان پھرنے لگے - اور شیطان چالیس روز
 تک مخلوق پر حکومت کرتا رہا پھر لوگ اوسے پہچان گئے - اور اوسے آکر گھیرا - اور
 تورات کہول کر پڑھی اس سے وہ شیطان اون کے پاس سے ہٹ گیا - اور انگوٹھی
 دریا میں جا کر ڈال دی - جسے ایک مچھلی نے کھا لیا - پھر سلیمان صیاد کے پاس گئے - اور
 بہوک میں اوس سے کھانے کو مانگا - اور کھانے میں سلیمان ہون - مگر اوس نے اونہیں جھوٹا
 سمجھ کر مارا کہ اون کے خون نکلنے لگا - اور اونہوں نے اپنے بدن سے خون دھویا - تو
 دوسرے شکاریوں نے اوس صیاد کو برا بھلا کہا - اور سلیمان کو دو مچھلیاں دیں - جن میں سے
 ایک وہی تھی جس نے انگوٹھی نگل لی تھی - سلیمان نے اوس کا پیٹ چاک کر کے
 انگوٹھی لے لی - اور اللہ تعالیٰ نے اوس کی برکت سے اون پر بادشاہ کر دیا - پھر اون
 لوگوں نے اون سے عذر معذرت کی اونہوں نے کہا تمہارے عذر کی نہ تو میں
 کچھ تعریف کر سکتا ہوں اور نہ جو کچھ تم نے میرے ساتھ کیا اوس پر تم کو ملامت کرتا ہوں
 پھر اللہ تعالیٰ نے جن دیوا اور ہواؤں کے تابع کر دی - اور اس سے پہلے یہ چیزیں
 اون کے تابع نہ تھیں - جو قرآن کی ظاہر عبارت سے معلوم ہوتا ہے - کیونکہ

اسے تعالیٰ فرماتا ہے۔ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُدْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ فَتَحَّرَ نَالَهُ الرِّيحَ فَجَرَّهُ بِأَمْرِ رُخَاءَ حَيْثُ أَصَابَ وَالشَّيَاطِينُ كُلُّ بَنَاءٍ وَغَوَّامٍ وَآخِرِينَ مُقَرَّرَيْنِ فِي الْأَصْفَادِ۔

اور سلیمان نے دعا مانگی اسے میرے پروردگار میرا قصور معاف فرما۔ اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے پیچھے کسی کو سزاوار نہ ہو۔ بے شک تو بڑا فیاض ہے۔ تو ہم نے ہوا کو اودن کا تابع کر دیا کہ جہاں وہ پہنچنا چاہتے اودن کے حکم کے مطابق اوسی طرف کو نرمی سے چلتی۔ اور اس طرح جتنے دیو معمار اور غوطہ خور تھے اور اودن کے سوا دوسرے دیوؤں کو بھی اودن کا تابع کر دیا۔ جو زنجیروں میں بند رہتے تھے۔) اور بعض لوگ اودن کے زوال مملکت کا سبب کچھ اور اور طرح بھی بیان کرتے ہیں واللہ اعلم۔

حضرت سلیمان کی وفات

۹۲۔ دیوؤں کا سلیمان کے لئے مکان بنانا اور جب اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان کو پہر حکومت دیدی تو وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مصروف رہے۔ يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ لَمِنُ حَادِيْبٍ وَتَمَاثِيْلٍ وَجَفَّانٍ كَالْجَوَابِ ثُلُوثًا سَبْعِيْنَ (اور اودن کو جو کچھ ہوتا جنات اودن کے لیے بنا۔ تے اور بڑی بڑی اونچی شاندار عمارتیں اور ڈھلی ہوئی موتیریں اور ایسی ایسی بڑی بڑی لکین جیسے حوض ہوں اور بڑی بڑی دیگین جو ایک ہی جگہ جمی رہیں اودن کے لیے تیار کرتے تھے۔) اور سلیمان جسے چاہتے اودن میں بے سزا دیتے اور جسے چاہتے پکڑا لیتے۔

آخر کار سلیمان کی موت کا زمانہ آگیا۔ اودن کی عادت تھی کہ جب تمام دن نماز پڑھتے تو ایک

درخت ادن کے سامنے اڈکا کرتا تھا۔ اوس سے وہ پوچھا کرتے تھے کہ تجھے کیا کہتے ہیں تو وہ اپنا نام بتا دیتا تھا۔ پھر پوچھتے کہ تجھے کیا کرتے ہیں تو وہ اپنا فائدہ بتا دیتا۔ اگر کاشتکاری کے کام کا ہوتا تو اوسے بودیا جاتا۔ اور اگر دوا کے کام کا ہوتا تو اوسے لکھ لیا جاتا کہ کس کام میں آتا ہے۔

اسی میں ایک روز ادنوں نے نماز پڑھی۔ اور ایک درخت کو اپنے روبرو پایا۔ تو اوس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے۔ کہا میرا نام خرنوبہ ہے (جس کی پہلیان سورکھیا کرتے تھے) پوچھا کہ تو کس کام کے لیے ہے۔ کہا اس گھر کی یعنی بیت المقدس کی خرابی کے لیے ہوں۔ سلیمان نے کہا کہ جب تک میں زندہ ہوں اس مکان کو تو اوندھا خراب نہیں کرے گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تو میری ہلاکت اور اس مکان کی خرابی اور بربادی کے لیے ہے۔

۹۳۔ سلیمان کی وفات اور جنون کا غیب دان نہ ہونے کا ثبوت -

پہر ادنوں نے دعا مانگی کہ میری موت جنون کو نہ معلوم ہوتا کہ آدمی یہ بات جان جائیں کہ جن غیب کی بات نہیں جانتے ہیں۔ اور سلیمان بیت المقدس میں کبھی کبھی ایک ایک دو دو برس اور کبھی کبھی ایک ایک دو دو مہینے اور کبھی کبھی اس سے کم و بیش عبادت کے واسطے جا کر تنہا رہا کرتے تھے۔ اور وہیں ادن کے واسطے کھانا پینا جایا کرتا تھا۔ اسی طرح وہ اوس مرتبہ بھی جس میں ادن کا انتقال ہوا ہے وہاں گئے کرنا خدا کا کیا ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے عصا پر تکیہ لگائے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ ادن کی موت آگئی۔ اور وہ مر گئے۔ اور دیوؤں اور جنوں کو اس کی خبر ہی نہ ہوئی۔ اور اسی وجہ سے ادن کے خوف کے باعث وہ اپنے کام میں مشغول رہے۔ اور دیکھ

نے اون کے دہڑے کو کھالیا۔ جس سے وہ ٹوٹ گیا اور سلیمان گر گئے۔ جب دیوؤں کو معلوم ہوا کہ اون کا انتقال ہو گیا ہے۔ اور آدمیوں نے یہ بات جان لی۔ کہ جن غیب کی بات نہیں جانتے تو کائنات اِیْلَمُوْنَ الْغِیْبَ مَا لِیْشَاقِی الْعَذَابِ الْمَهِیْنِ دیکھو کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس مصیبت کی ذلت میں نہ رہتے۔ اور ان اعمال شاقہ کی سختی کو نہ بھگتتے۔

۹۴۔ دیوؤں کا دیکھ کیلئے مٹی پانی لا دیا کرنا۔ جب سلیمان زمین پر گر پڑے تو نبی اسرئیل نے یہ معلوم کرنا چاہا۔ کہ وہ کب مرے ہیں۔ اس واسطے دیکھ کو ایک رات دن عصا پر لگا کر کہا اور اس نے اس عصہ میں جس قدر کھایا۔ اس کے بموجب حساب لگا کر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ایک سال میں کھایا ہوگا۔

پھر شیاطین نے دیکھ سے کہا۔ کہ اگر تو کچھ کھانا کھاتی تو ہم تیرے لیے اچھے سے اچھے کھانے لا دیتے اور اگر تو شراب پیتی تو ہم تیرے واسطے ابھی سی ابھی شراب موجود کر دیتے لیکن تیرے لیے ہم پانی اور مٹی جو تیری خوراک ہے لایا کریں گے۔ چنانچہ وہ جہان کمین ہوتی ہے اپنے وعدہ کے بموجب اسے پانی اور مٹی لا دیا کرتے ہیں۔ دیکھو دیکھ لکڑھی کے بیچ میں جہان ہوتی ہے وہاں مٹی موجود ہوتی ہے۔ یہ وہ ہی مٹی ہوتی ہے جو وہ اسے پہنچایا کرتے ہیں۔

۹۵۔ دیوؤں پر سلیمان کے زمانہ میں سختی اور کہتے ہیں کہ دیوؤں اور جنوں پر جو سختی اور محنت سلیمان کی عمر وغیرہ۔

تخریب کاروں کے روبرو یا بعض کے قول کے بموجب ابلیس کے روبرو اونہوں نے شیطانت کی ابلیس نے اون سے کٹا کٹات مت کہ تم تو جو چیز لیا کرتے ہو اور جب لوٹتے ہو تو خالی لوٹا کرتے ہو۔

کسا بان۔ کسا بھر اس میں تم کو آرام مل جاتا ہے۔ لیکن جب یہ گفتگو انہوں نے آپس میں کی۔ تو ہوا نے یہ خبر سلیمان تک پہنچا دی۔ انہوں نے اون دیوؤں کے نگرانوں کو حکم دیا۔ کہ دیو جب اپنے بوجھ اور آلات تعمیر عمارت کے اور کام کی جگہ پر لایا کریں تو کام کی جگہوں سے لوٹنے وقت دوسری چیزیں اون پر لا دیا کریں۔ تاکہ اون پر اس طرح سختی ہی زیادہ ہو۔ اور کام بھی جلدی ہوا کرے۔ جب یہ حکم جاری ہوا تو انہوں نے اسی تجربہ کار سے پرشکایت کی۔ کہ اب ہماری یہ نوبت پہنچی ہے۔ اوس نے کھا تو اب اس مصیبت سے خلاصی کا انتظار کرو۔ کیونکہ جب کسی چیز کو کمال ہوتا ہو تو پھر زوال ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ اس بات کو بہت مدت نہیں گزری کہ سلیمان کا انتقال ہو گیا۔ اون کی عمر کل ۵۲ برس کی ہوئی۔ اور چالیس برس پادشاہی کی۔

کیقباد کے بعد فارس کے پادشاہ

۹۶۔ کیکاؤس کا پادشاہ ہونا اور اپنے بیٹے سیاوش کو اغریاب سے لڑنے کے لیے بھیجا۔ اوس نے ملک کی حفاظت کی۔ اور جو پاس پڑوس کے ملکوں میں بڑے بڑے لوگ تھے انہیں قتل کر ڈالا۔ کیکاؤس نواحی بلخ میں رہا کرتا تھا۔ اور اوس کے ایک بیٹا تھا جس کا نام سیاوش تھا۔ اوس نے رستم داستان بن زریمان بن جوئنگ بن کرشاپ کے پاس پرورش کے لیے بھیجا تھا۔ رستم داستان اور اوس کے نواحی کا سپہبد یا سپہ سالار تھا۔ اوس نے اوس کی اچھی طرح تربیت کی۔ اور اوسے علوم سکھائے۔ گھوڑے پر چڑھنا بتایا۔ اور آداب ملوکانہ کی تعلیم دی۔ اور جب وہ ان سب باتوں میں

کامل ہو گیا۔ تو اوسے باپ کے پاس لے گیا۔ باپ اوسے دیکر اوس کی صورت اور سیرت دونوں سے خوش ہوا اور کیکاؤس نے افراسیاب ترکون کے پادشاہ کی بیٹی سے نکاح کیا تھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اوس کی بی بی مین کے پادشاہ کی بیٹی تھی۔ غرض کچھ ہی ہو۔ وہ عورت سیاوش پر پیاری ہو گئی۔ اور اوسے اپنی ملاقات کے لیے کہا۔ مگر سیاوش نے اوس سے انکار کیا۔ اس واسطے اوس عورت نے سیاوش کی کیکاؤس سے چغلی کمائی۔ اور باپ کو بیٹے سے ناراض کرادیا۔ جس سے سیاوش نے رستم سے کہا۔ کہ فلان معاملہ جو میرے اور میرے باپ کے درمیان تھا اوس کو باپ نہیں مانتا اس لیے آپ پادشاہ سے کہیے۔ کہ وہ مجھے افراسیاب سے لڑنے کے لیے بھیجے۔ اس سے اوس کی یہ غرض تھی۔ کہ باپ سے کہیں دور چلا جائے۔ اور کیکاؤس کی بی بی کے قبضہ میں نہ رہے رستم نے کیکاؤس سے کہا۔ اور اوس نے سیاوش کو ایک بڑا بھاری لشکر دیکر افراسیاب کی طرف جانے کا حکم دیدیا۔

۵۔ سیاوش کا افراسیاب سے لڑنے کو جانا مگر پھر سیاوش افراسیاب سے لڑنے کے لیے کیکاؤس کے خلاف اوس جو جاہلت اور اوسکی بیٹی سے بیاہ کرنا۔

اور سیاوش نے اپنے باپ کو وہ سب حال تحریر کیا کہ میرے اور افراسیاب کے درمیان صلح ہو گئی ہے۔ کیکاؤس نے سیاوش کی تحریر کے جواب میں اوسے افراسیاب سے لڑائی کا حکم دیا۔ اور صلح سے منع کیا۔ چونکہ سیاوش کو معلوم تھا۔ کہ یہ کیکاؤس کا حکم اوسکی بی بی کے سبب سے ہے وہ چاہتی ہے کہ مجھے ندامت ہو اس لیے سیاوش نے اپنے عہد کو توڑنا مارا دیا سمجھا اور اپنی کسر شان سمجھ کر باپ کے حکم کی تعمیل نہ کی بلکہ افراسیاب سے

مراسلت کر کے اپنے واسطے قول و قرار لئے۔ اور اوس سے کہا کہ میں تیرے پاس آنا چاہتا ہوں۔ افراسیاب نے اوسے فوراً قبول کر لیا۔ اس عہد و پیمان کے کرانے میں افراسیاب کا ایک شخص بیران دیسہ واسطہ تھا۔ پہر سیاوش ترکون کے ملک کو چلا گیا۔ افراسیاب نے اوس کی بڑی عزت کی۔ اور اوسے نہایت خاطر داری سے رکھا۔ اور اوس کی تنخواہ مقرر کر دی۔ اور اپنی بیٹی بیاہ دی۔ جس کا نام وسفافرید دیا۔ فریکیس ہتھا اوس کی پیٹ سے کیخسرو پیدا ہوا تھا۔

۵۸۔ افراسیاب کا سیاوش کو قتل کرنا اور کیخسرو کا پیدا ہونا اور کیکاؤس کا رستم اور طوس کو انتقام کیلئے بیٹنا اور امورات سلطنت سے واقفیت دیکھی

اور اوسے بڑا بہادر پایا۔ تو اوسے اندیشہ پیدا ہوا کہ کہیں وہ اوس کی سلطنت نہ دبا بیٹھے اور افراسیاب کے بیٹوں اور اوس کے بھائی نے اوس سے سیاوش کی چغلیاں کھائیں جس سے سیاوش اور افراسیاب میں رنج بڑھ گیا۔ اور افراسیاب نے آخر کار اوسے قتل کرادیا۔ اور ترکون نے اوسے قتل کر کے ناک کان کاٹ ڈالے اس وقت اوس کی زوجہ افراسیاب کی بیٹی حاملہ تھی۔ اور اوس کا بیٹا کیخسرو مان کے پیٹ میں بچتا۔ افراسیاب کے درباریوں نے تدبیر بن کہیں کہ کسی طرح اوس کا حمل ساقط کر دیں۔ مگر حمل ساقط نہ ہوا اور بیران دیسہ کو جس کی وساطت سے افراسیاب نے سیاوش کے ساتھ عہد و پیمان کئے تھے سیاوش کا قتل بہت ناگوار گزرا۔ اور اوسے انجام کار سے سخت اندیشہ ہوا۔ کہ اوس کا باب کیکاؤس اور رستم اگر اوس کا عوض لینگے۔ اور اوس کا انتقام کہیں نہ پورے لینگے۔

پھر اوس نے سیاوش کی بی بی کو اپنے پاس یہ کھڑے لیا کہ جب بچہ پیدا ہوگا تو اوسے مار ڈالوں گا۔ لیکن جب بچہ پیدا ہوا۔ تو بیران دیسہ کو رحم آگیا۔ اور اوسے قتل نہیں کیا۔

بلکہ اوسے کہیں چسپار کیا۔ پھر جب لڑکا جوان ہوا۔ تو یک کاؤس نے ترکون کے ملک کو آدمی بھیجے کہ اوس کی خبر لائیں۔ اور جس طرح ہو سکے اوس کو ایران کو بے آئین۔

اور جب سیاوش کے قتل کی خبر فارس میں پہنچی۔ تو گیو بن گودرز نے رنج کے سبب سے سیاہ لباس پہنا۔ اور یہی شخص ہے جس نے رنج میں سیاہ لباس سب سے اوّل پہنا ہے پھر وہ یک کاؤس کے پاس گیا۔ یک کاؤس نے پوچھا یہ کیا ہے کہا کہ آج دنیا میں اہل ہیرا ہو گیا ہے پھر یک کاؤس کو جب معلوم ہوا کہ سیاوش مارا گیا۔ تو اوس نے رستم داستان اور طوس کے ہمدان جو اصفہان کا اسپہبد تھا افراسیاب سے لڑنے کے واسطے شکر روانہ کیا۔ اور وہ دونو ترکون کے ملک میں گئے۔ اور وہاں خوب قتل و غارت کیا۔ اور ترکون کو غلام بنایا۔ اور افراسیاب سے بڑی بڑی سخت لڑائیں ہوئیں۔ اور افراسیاب کے دونو بیٹے اور اوس کا بھائی جنہوں نے سیاوش کو مروایا تھا سب مارے گئے۔

۹۹۔ یک کاؤس کے یہ جنوں دیوؤں کا سر ہونا اہل فارس کا خیال ہے۔ کہ دیو یک کاؤس کے اور آسمان پر چڑھنا اور اسکی حکومت میں ضعف کا آنا اور تابع اور اسخر تھے۔ اور ادھنون نے اوس کے واسطے ایک شہر بنایا تھا۔ جس کا طول اون کے خیال کے نزدیک تین سو فرسخ تھا۔ اور اوس کے گرد ایک دیوار پیش کی اور ایک چھت کا سہ کی اور ایک چاندی کی بھی بنائی تھی۔ اور اوس شہر کو یہ دیو آسمان اور زمین میں یہ پھر کرتے تھے۔ اور یک کاؤس اوس میں نہ تو کھاتا تھا اور نہ پیتا تھا اور نہ بگھتا موتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے کسی کو سبھا۔ کہ وہ اوس شہر کو زب کر ڈالیں۔ اور دیو اون کا دفع نہ کر سکے اس واسطے یک کاؤس نے اون کے سرداروں کو قتل کر ڈالا۔ اور بعض علما جو متقدمین کا حال جانتے ہیں بیان کرتے ہیں۔ کہ دیو جو یک کاؤس کے مطیع ہو۔ گئے تھے یہ سلیمان کے

حکم سے اوس کے تابع ہو گئے تھے۔ اور وہ ہمیشہ مظفر و منصور رہتا تھا۔ جب کبھی کوئی اوس سے مقابلہ کرتا تو کواؤس اوس پر ہمیشہ غالب ہی رہتا تھا۔ جس سے اوس کے دل میں یہ خیال آیا۔ کہ آسمان پر چڑھ ہے۔ چنانچہ وہ اسی طرح ہوا میں چڑھ کر خراسان سے بابل کو آیا اللہ تعالیٰ نے اوس سے ایسی قوت دیدی کہ وہ اور اوس کے ساتھی بلند ہو گئے۔ اور ابر تک اوس پچھلے چلے گئے۔ پھر یہ قوت اللہ تعالیٰ نے اوس سے لے لی۔ اور وہ سب زمین پر گر کر مر گئے۔ لیکن کیکاؤس بچ گیا۔ اور اس روز اوس نے ہر گاہ اور موتا۔ لیکن یہ جتنی باتیں ہرین سب اہل فارس کے اکاذیب میں سے ہیں۔ کچھ اصلیت نہیں رکھتیں پھر اس واقعہ کے بعد کیکاؤس کی سلطنت میں ضعف آگیا اور چاروں طرف سے باغی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اوس پر چڑھائیاں کرنے لگے۔ اس میں کبھی تو کیکاؤس کو فتح ہوتی اور کبھی وہ غالب ہو جاتے تھے۔

پھر کیکاؤس بلاد میں پرچہ کر آیا۔ اوس زمانہ میں مین کا بادشاہ ذوالاذعار بن ابرہہ ذی المناہر لڑا تھا جب کیکاؤس مین میں آیا۔ تو ذوالاذعار اوس کے مقابلہ کو نکلا حالانکہ اوسے فوج کی شکایت تھی۔ اور کیکاؤس سے لڑا۔ جب کیکاؤس اوس کے ملک میں گس آیا۔ تو ذوالاذعار بنفسہ لشکر لیکر کھڑا ہوا اور کیکاؤس پر فتح حاصل کر کے اوسے قید کر لیا۔ اور لشکر کو تباہ کر ڈالا۔ اور کیکاؤس کو ایک کنوے میں قید کر دیا۔ اور اوس کا منہ بند کر دیا۔ پھر ستم بیستان سے مین کو آیا۔ اور کیکاؤس کو وہاں سے نکال لیا۔ ذوالاذعار نے چاہا کہ اوسے نہ لینے دے۔ اور لشکر فراہم کر کے اوس سے لڑنے کا ارادہ کیا مگر پھر اپنی تباہی کے اندیشہ سے فریقین نے اس بات پر صلح کر لی کہ ستم کیکاؤس کو لیکر بلاد فارس کو لوٹ جائے۔ چنانچہ وہ کیکاؤس کو لیکر اپنے ملک کو لوٹ گیا۔ اور کیکاؤس نے

سیستان اور زابلستان جو غزنی کا علاقہ ہے اسے دیدیا اور خود مختار کر دیا۔ پھر
کیکاؤس ایک ننھو چاس برس پادشاہی کر کے مر گیا۔

یکنخسرو بن سیاوش بن کیکاؤس کی پادشاہی

۱۰۰۔ یکنخسرو کا باپادشاہ ہوتا اور سیاوش کے
انتقام کے واسطے طوس کو افراسیاب پر بھیجا اور
فرد کا قتل اور ایرانیوں کی شکست۔
کیکاؤس مر گیا۔ تو اوس کا پوتا یکنخسرو بن سیاوش
پادشاہ ہوا۔ اوس کی مان رسفا فرید افراسیاب
پادشاہ ترک کی بیٹی تھی۔ جب وہ پادشاہ ہوا۔

تو اوس نے تمام پہ سالاروں کو لکھا کہ اپنی اپنی فوجیں لیکر حاضر ہوں۔ جب وہ سب حاضر
ہوئے۔ تو تیس ہزار سپاہ طوس کو دی۔ اور اوسے بلاترک پر چڑھائی کرنے کو روانہ کیا۔
اور حکم دیا۔ کہ جس قریہ اور شہر پر اوس کا گز ہو۔ وہاں کے تمام آدمیوں کو قتل کر ڈالے۔
حضرت ایک شہر کو چھوڑ دے۔ جس میں اوس کا بہائی فرد بن سیاوش رہتا تھا۔ سیاوش
نے فرد کی مان سے ترکوں کو کسی شہر میں نکاح کر لیا تھا۔ اور یہ بیٹا یکنخسرو کی دوسری
مان سے تھا۔

غرض طوس روانہ ہوا۔ اور اوس کا گز فرد کے شہر پر ہوا۔ اور فرد سے اور اوس
سے لڑائی ہوئی جس میں فرد مارا گیا۔ جب یہ بات یکنخسرو کو معلوم ہوئی۔ تو اوس کو نہایت ناگوار
گزا۔ اور اپنے چچا فریدز کو جو طوس کے لشکر میں تھا لکھا۔ کہ طوس کو گرفتار کر کے یہاں
بھیج دے اور خود پہ سالار کا کام کرے۔ چنانچہ اوس نے حکم کی تعمیل کی۔ اور لشکر لیکر
افراسیاب کی طرف گیا۔ اور افراسیاب نے بھی فوجیں اوس کے مقابلہ کو بھیجیں۔ چنانچہ
فریقین میں خوب لڑائیاں ہوئیں اور بہت لوگ مارے گئے۔ اور اہل فارس پہاڑوں پر

چڑھ گئے۔ اور وہاں سے کیخسرو کے پاس لوٹ آئے۔ کیخسرو نے اپنے چچا کو خوب ڈانٹا اور لعنت و ملامت کی۔

۱۰۔ کیخسرو کی افراسیاب پر مکر چڑھائی اور افراسیاب پہ کیخسرو نے مکر توران پر چڑھائی کرنے کا ارادہ کیا اور حکم دیا۔ کہ تمام سپاہ جمع ہو۔ ایک شخص

بھی باقی نہ رہے۔ جب سب جمع ہو گئے۔ تو اس نے کہا۔ کہ میں توران پر چار طرف سے تم کو بیچنا چاہتا ہوں۔ اور پہرہ گوردز کو سب سے بڑا لشکر دیکر روانہ کیا۔ اور حکم دیا کہ وہ توران میں بلخ کے پاس سے داخل ہوئے۔ اور اسے درفش کاویانی بھی دیا جو ادن کا سب سے بڑا علم تھا اور جسے صف امر عظیم کے لئے فقط شاہزادوں کے ہی سہرا دکھلا کرتے تھے۔ اور دوسرا لشکر چین کی جانب سے بھیجا۔ اور تیسرا لشکر ملک خزر کی طرف سے اور چوتھا ان دونوں لشکروں کے درمیان سے روانہ کیا۔ یہ تمام لشکر اپنے موقعوں سے توران میں داخل ہوئے۔ اور اسے خوب خراب کیا۔ خصوصاً گوردز نے تو بڑی ہی خرابی برپا کی۔ اور تورانیوں کو قتل و اسیر کیا۔ اور کیخسرو خود بھی اس کے پیچھے روانہ ہوا۔ اور اس کے پاس پہنچ گیا۔ اور افراسیاب کی سپاہ کثرت سے قتل کی اور نہایت خونریزی ہوئی۔ اس وقت معلوم ہوا۔ کہ پانچ لاکھ ساٹھ ہزار آدمی سے زائد قتل ہو چکے اور تیس ہزار قید ہو گئے ہیں۔ اور بے حساب غنیمت ہاتھ لگی ہے اور کیخسرو کے پاس پادری کی گئی کہ افراسیاب کی اس قدر فوج اور اس قدر طرخان مارے گئے۔ اس سے اس نے گوردز کی بڑی عزت کی۔ اور اصفہان اور جرجان اس کو دیدیا۔ اور اس کے دو سرداروں کے پاس سے بھی جو دو طرفوں سے توران میں داخل ہوئے تھے عرضیان آئیں کہ ہم نے

افراسیاب کے اتنے اتنے آدمی مارے۔ اور اتنا آتنا ملک خراب اور غارت کیا اور افراسیاب کے لشکر پر لشکر کو شکست دی۔ کینخسرو نے پہر اوہین تاکید کی۔ کہ اوس میں اور بھی کوشش کی جائے۔ اور لکھا کہ فلان مقام تک آگے تو ران میں بڑے سے چلے جائیں۔

جب افراسیاب کو یہ حال معلوم ہوا۔ کہ اس قدر اوس کے طرخان اور اس قدر اوس کی فوج ماری گئی۔ تو اوس کو طراپنج ہوا۔ اور نہایت ہی پریشان ہوا۔ اور اب اوس کے پاس صرف اوس کا ایک بیٹا شبدہ باقی رہ گیا۔ او سے بھی اوس نے لشکر دیکر کینخسرو کی طرف بھیجا۔ جب وہ آیا تو اوس سے بھی خوب لڑائی ہوئی اور چار روز ہنگامہ جنگ گرم رہا۔ پھر ترک بہاگ گئے اور اہل فارس نے اون کا تعاقب کیا۔ اور کثرت سے قتل اور اسیر کیا۔ اور افراسیاب کے بیٹے کو پکڑ کر مار ڈالا۔ جب افراسیاب نے دیکھا کہ بیٹا ہی مارا گیا تو خود فوج لیکر آیا۔ اور کینخسرو سے مقابل ہوا۔ اس وقت ایسی لڑائی ہوئی کہ کسی نے کبھی ایسی لڑائی سنی بھی نہ تھی۔ آخر کار افراسیاب مجبور ہو کر بہاگ گیا۔ اور ترک بہت مارے گئے۔ کوئی ایک لاکھ تک مقتولوں کی تعداد پہنچ گئی۔

اب کینخسرو نے افراسیاب کی گرفتاری میں کوشش کی۔ اور وہ شہر دہن شہر دہن بہاگتا پھرا اور رفتہ رفتہ آذربائیجان میں جا کر چپا۔ مگر وہاں سے گرفتار ہو کر کینخسرو کے پاس آیا۔ جب وہ اوس کے سامنے آیا۔ تو اوس سے اوس نے اپنے باپ کے قتل کی وجہ پوچھی۔ جس کا جواب اوس سے کچھ نہ بن پڑا۔ اور نہ کوئی عذر ہی معقول اوس نے کیا۔ اس واسطے کینخسرو نے اوس کے قتل کا حکم دیا۔ اور اوسے اوسی طرح فوج کر دیا گیا جیسے اوس نے سیاوش کو فوج کیا تھا۔ پھر کینخسرو منظور آذربائیجان

سے لوٹ آیا۔ اور خوب جشن منائے۔

افریاب کے بعد توران میں اوس کا بھائی کے سوا سپ پادشاہ ہوا۔ اور جب وہ مر گیا تو اوس کا بیٹا حرزاسپ پادشاہ ہوا۔ جو بڑا ظالم اور جبار تھا۔

۱۰۲۔ کینخسرو کا سلطنت ترک کر کے غائب جب کینخسرو اپنے باپ کے خون کا انتقام ہو جانا اور لہر اسپ کا پادشاہ ہونا۔ لے چکا اور اوس کی پادشاہی خوب جم گئی

تو دنیا سے اوس کا دل سیر ہو گیا۔ اور اوس نے حکومت کو ترک کر دیا۔ اور گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ اوس کے رفیقوں نے بہت کوشش کی۔ کہ اوس سلطنت کرنے کے واسطے راضی کریں مگر اوس نے کسی کی بات نہ مانی۔ آخر لاپچاہو کراونون نے کہا۔ کہ تو کسی اپنے بعد حاکم بنادے۔ اس واسطے اوس نے طراسپ کو ولی عہد کر دیا۔ پھر کینخسرو اپنے رفیقوں کو چوڑ کر چلا گیا اور غائب ہو گیا۔ کسی کو پراسپ کا حال معلوم ہی نہ ہوا۔ کہ کہاں گیا۔ اور کہاں مرا اس باب میں مختلف روایتیں بیان کی جاتی ہیں اوس نے کل ساٹھ برس حکومت کی۔ اور اوس کے بعد لہر اسپ پادشاہ ہوا۔

بنی اسرائیل کا حال حضرت سلیمان کے بعد

۱۰۳۔ بنی اسرائیل کی سلطنت کے دو ٹکڑے ہونا کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان کے بعد بنی اسرائیل پر اون کا بیٹا رحبعم بن سلیمان پادشاہ ہوا۔ اور

سترہ برس حکومت کرتا رہا۔ پھر رحبعم کے بعد ممالک بنی اسرائیل کے دو ٹکڑے ہو گئے یہود اور بنیامین کی سبطوں پر تو افیابن رحبعم پادشاہ ہوا۔ اور باقی سبط اوس کی حکومت سے خارج ہو گئے۔ اور سب اسباط نے یوربعم بن باعیا کو جو حضرت سلیمان کا غلام تھا

اپنا بادشاہ بنالیا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جبرادہ حضرت سلیمان کی بی بی نے وہ کہتے ہیں کہ اون کے گھر میں بت کو تیرا بی بی جڑ بانی تھی۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے ناراض ہو کر اون سے کمدیا تھا۔ کہ تیری اولاد سے کچھ ملک جہین لیا جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ غرض افیا بن رجب عثمین سال بادشاہ رہا۔ پھر اسابن افیا اونہین دونوں بطون کا بادشاہ ہوا۔ جن کا بادشاہ اوس کا باپ تھا۔ اور اکتا لیس برس حکومت کی۔ یہ شخص بڑا صلح اور نیک آدمی تھا مگر قدرتی لنگڑا تھا۔

اسابن افیا اور ریح ہنہ می (یا راجہ ہند) کی لڑائی

۱۰۴۔ بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں کا ہنہ میں آنا اور یہاں کے ایک راجہ کو اس پر چڑھا کر لیجانا۔

مخلوق کو بت پرستی کی ترغیب دیا کرتا تھا۔ جب اوس کا بیٹا اس بادشاہ ہوا۔ تو اوس نے منادی کرادی۔ کہ آج سے کفر اور کفر وائے مر گئے۔ اور ایمان اور ایمان والے پیدا ہو گئے ہیں۔ اب اگر کفر کے واسطے کسی کافر نے سر اٹھایا تو اوس سے میں قتل کر دوں گا طوفان سے جو دنیا غرق ہوئی اور شہر جو زمین میں دھس گئے اور آسمان سے زمین پر جواگ اور پتھر برسے یہ سب کچھ اللہ کی عبادت کے چوڑ نے اور گناہ میں مبتلا ہونے سے ہوا ہے۔ اس لئے ایسی باتوں سے بچنا چاہیئے۔ اور اس میں اوس نے بہت کوشش کی۔ اور مخلوق کو اللہ کی طاعت پر مجبور کیا۔

آس کی مان بت پرست تھی۔ اس واسطے جو لوگ بتوں کو پوجتے اور گناہوں میں پہننے ہوئے تھے اوس کے پاس آئے۔ اور اوس سے اوس کے بیٹے کی شکایت کی

چنانچہ اوس کی مان اوس کے پاس آئی۔ اور اوس سے اوس کے کاموں سے منع کیا اور اوس کو بہت بُرا بھلا کہا۔ لیکن اس نے اوس کی بات کو نہ مانا۔ بلکہ بت پرستی کے لیے اپنی مان کو منع کیا۔ اور کمایں تیرے ان افعال سے بری ہوں۔ اس لئے لوگ اب اوس سے بالکل مایوس ہو گئے اور اوس کے خوف سے اوس سے چند لوگ چھڑ کر چلے گئے۔ اور ہند کے ایک بادشاہ کے پاس جسے رنخ (یعنی راجہ) کہتے تھے گئے یہ بڑا ظالم جبار اور عظیم الشان بادشاہ تھا۔ اور اوس کے قبضہ میں بہت ملک تھے اور لوگوں سے اپنی پوجا کرایا کرتا تھا۔

جب یہ لوگ بنی اسرائیل کے اوس کے پاس گئے۔ اور اپنے بادشاہ کی اوس سے شکایت کی۔ اور اپنے ملک کی تعریف اور وہاں مخلوق کی کثرت اور فوج کی قلت اور بادشاہ کے ضعف کا حال اوس سے سنایا۔ اور اوس سے اوس کے فتح کرنے کی ترغیب دلائی۔ تو اوس نے وہاں جاسوس بھیجے۔ اور خبریں منگائیں۔ جب اوس بنی اسرائیل کے ملک کے حالات یقینی معلوم ہو گئے۔ تو اوس نے فوج جمع کی۔ اور براہ دریا شام کو کوچ کیا۔

۱۰۵۔ اس کا جناب باری میں دعا کرنا اور اور بنی اسرائیل نے رنخ ہندی سے کہا کہ اس کا ایک دوست بھی ہے۔ جو اوس کو مدد دے گا۔

دیا کرتا ہے۔ رنخ نے کہا۔ کہ میرے اس عظیم الشان لشکر کے سامنے اس کا دوست کمان ٹھہر سکتا ہے۔ غرض جب یہ خبر اس کو پہنچی۔ کہ رنخ آیا ہے۔ تو اوس نے اللہ تعالیٰ سے مناجات کی۔ اور اپنا ضعف اور عجز اوس کے سامنے بیان کر کے اوس سے مدد چاہی۔ اللہ تعالیٰ نے اوس کی دعا قبول فرمائی۔ اور اوس سے خواب میں فرمایا

کہ میں اپنی قدرت کا رنمہ رنخ ہندی اور اوس کے لشکر میں ایسا دکھاؤں گا۔ کہ اوس کا شہر سب دور ہو جائیگا۔ اور اوس کے اموال تمہارے ہاتھ لگ جائیں گے۔ اور تیرے دشمن بھان جائیں گے۔ کہ تیرا دوست ایسا ہے کہ اوس کے سبب سے تجھ پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا اور نہ تیرا لشکر ہلکا سکتا ہے۔ پہر رنخ ہندی کوچ کرتا ہوا شام پہنچ گیا اور ساحل پر آکر لشکر ڈالا۔ اور بیت المقدس کو روانہ ہوا۔

جب بیت المقدس دو منزل رہا۔ تو اوس نے اپنی فوجیں پہلایں۔ اور بنی اسرائیل کا سارا ملک اون سے بھر گیا۔ اور بنی اسرائیل کے دلوں میں رعب مٹھ گیا۔ اور اسکا کوہنبر جاسوسوں سے معلوم ہوا۔ کہ اون کی اس قدر فوج ہے کہ اس قدر کہی سنی ہی نہیں جب بنی اسرائیل نے یہ خبر سنی تو خوب چلائے اور روئے اور ایک دوسرے سے رخصت ہوئے۔ اور یہ ارادہ کیا کہ لشکر رنخ ہندی کی اطاعت کر لیں اور اوس کے مطیع ہو جائیں۔

اس واسطے اون کے پادشاہ اسانے اون سے کہا۔ کہ میرے پروردگار نے مجھ سے نصرت کا وعدہ کیا ہے اور اوس کا وعدہ کہی خلاف نہیں ہوتا۔ اس واسطے چاہیئے کہ ہر جناب باری میں دعا اور تضرع کرو۔ چنانچہ اونہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور سب نے ملکر دعا اور تضرع و زاری کی۔ اس پر وہ کہتے ہیں۔ کہ اس پر وحی آئی۔ اور فرمایا کہ اس کوئی دوست اپنے دوست کو دشمن کے حوالہ نہیں کر دیا کرتا ہے۔ اور میں تجھے دشمن سے بچاؤں گا۔ جو مجھ پر ہوسکتا ہے اور میری مدد چاہتا ہے اوسے میں کہی ذلیل اور کمزور نہیں ہونے دیتا ہوں۔ تو مجھے عیش و آرام کے وقت یاد کرتا تھا تو میں سختی کے وقت تجھے دشمن کے حوالہ کیسے کر دوں گا اور بہت جلد میں معذبین کو بھیجوں گا۔ کہ وہ میرے

دشمنوں کو قتل کر دیں گے۔ تو خوش ہو جا اور بنی اسرائیل سے یہ بات کہہ دے۔ یہ حال سنکر یون تو خوش ہوئے مگر منافقون نے اس بات کو جھوٹ بتایا۔

۱۰۶۔ ررخی اور اس کی لڑائی اور ہندی فوج اب اسانے بنی اسرائیل کے لشکر کو حکم دیا۔ کی بالکل تباہی۔

لشکر نکلا جو بہت ہی تھوڑی تھی۔ اور یہ لوگ آکر ایک ٹیلہ پر کھڑے ہوئے کہ دشمن کے لشکر کو دیکھیں۔ جب ررخی نے ان کو دیکھا۔ تو کہا۔ کہ یہ تو بالکل ہی ناچیز اور حقیر ہیں کیا میں انہیں کے واسطے اپنے ملک سے نکلا ہوں۔ اور اس قدر فوج جمع کی اور مال خراج کیا ہے اور پہراؤ بنی اسرائیلیوں کو بلایا جنہوں نے او سے فوج کشی کی ترغیب دلائی تھی۔ اور پہراؤن جاسوسوں کو طلب کیا جنہوں نے او سے شام کی خبریں لا کر دی تھیں۔ اور اوں سے کہا کہ تم نے بالکل جھوٹی خبریں مجھے لا کر دی تھیں۔ کہ بنی اسرائیل بہت کثرت سے ہیں۔ اور اس واسطے میں نے کثرت سے فوج جمع کی اور روپیہ پیسا بچھ کیا۔ پہراؤن سب کو قتل کرادیا۔ اور اس کی طرف پیغام بھیجا کہ تیرا دوست کون ہے جو تجھے مدد دیا کرتا ہے او سے بلا کہ تجھے اب مجھ سے بچالے اسانے جواب دیا۔ کہ بد بخت تو جو کہتا ہے او سے سمجھا ہی ہے یا نہیں۔ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ اپنی قوت سے اللہ پر غالب آجائے۔ وہ ہی تو میرا ساتھی ہے اور اس وقت موجود ہے اس پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا ہے جس کے ساتھ خدا ہوتا ہے۔ اور اب تو دیکھ کہ تیرا کیا حال ہوتا ہے۔ اس سے ررخی کو بڑا غصہ آیا۔ اور لشکر کی صفیں آراستہ کیں۔ اور اس کی لڑائی کے واسطے آگے نکلا۔ اور تیر اندازوں کو حکم دیا۔ تو اونہوں نے تیر مارنے شروع کیے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی بنی اسرائیل کی

مدد کے لیے فرشتوں کو بھیجا۔ اور اونہوں نے تیر لیے اور ہندیون کے تیر مارے۔ اور اونہوں نے جس جس کے تیر مارے سب کو قتل کر ڈالا۔ اور تمام تیر انداز مارے گئے۔ اور بنی اسرائیل نے تسبیح اور دعا کر شروع کی۔ اور فرشتہ ہندیون کو دکھائی دینے لگے جب ریح نے اونہیں دیکھا۔ تو اوس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوف پڑ گیا اور حیران پریشان ہو گیا۔ اور اپنے لشکر کو حملہ کا حکم دیا۔ چنانچہ اونہوں نے حملہ کیا۔ مگر ادھر سے فرشتوں نے اونہیں قتل کر ڈالا۔ اور اون میں سے کوئی باقی نہیں رہا۔ حضرت ریح اور اوس کے غلام اور عورتیں باقی رہ گئیں۔ جب اوس نے یہ حالت دیکھی تو منہ پیر کر ہلکا۔ اور بولا۔ کہ اس کے دوست نے مجھے مار ڈالا۔ جب اس نے دیکھا۔ کہ وہ بہاگا جاتا ہے۔ تو اوس نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اگر یہ بچ کر نکل گیا۔ تو پھر اس کے لوگ مجھ پر فوج فراہم کر کے لائیں گے۔ اور ریح اور اوس کے ساتھی سمندر تک پہنچنے اور کشتیوں میں سوار ہو گئے۔ جب جہاز روانہ ہوئے تو ایک ایسی ہوا چلی اور طوفان آیا۔ کہ وہ سب دریا میں غرق ہو کر رہ گئے۔

۱۰۷۔ عزریا اور یواش اور عزریا اور یوناہ اس کے بعد بنی اسرائیل میں ساقا پاؤ شاہ ہوا اور پچیس برس حکومت کر کے مر گیا۔ پھر عزریا بنت عمر

ہمشیرہ اخزیا حاکم ہوئی۔ اس نے بنی اسرائیل کے بادشاہوں کی اولاد کو خوب قتل کیا اور بجر یواش بن اخزیا کے جو اوس کے بیٹے کا بیٹا تھا اور کوئی باقی نہ رہا۔ اسے اوس کے باپ نے کمین چسپا رکھا تھا۔ پھر اس ملکہ کو یواش اور اوس کے رفیقوں نے مار ڈالا۔

اس کی حکومت سات برس رہی۔ پھر اوس کے بعد یواش بادشاہ ہوا۔ اور چالیس برس حکومت کی۔ اس کے بعد اوس کے رفیقوں نے ہی اوسے مار ڈالا۔ اس نے

اپنی دادی کو قتل کیا تھا۔ پھر اوس کے بعد غوزیا بن امصیا بن یواش پادشاہ ہوا۔ اسے غوزیا بھی کہتے ہیں۔ اس نے باؤں برس حکومت کر کے انتقال کیا پھر یوٹام بن غوزیا پادشاہ ہوا۔ اور ٹولہ برس حکومت کر کے مر گیا۔ پھر حزقیان احاز ہوا۔ اور اپنی وفات تک حکومت کرتا رہا۔ کہتے ہیں۔ کہ یہی شخص شعیانی کا پادشاہ ہے۔ جسے شعیا نے کہا تھا کہ تیری عمر اب تمام ہو چکی ہے۔ تب اوس نے پروردگار سے دعا مانگی اور اوس نے اوس کی عمر زیادہ کر دی۔ اور شعیا کو حکم دیا۔ کہ اوسے اس کی خبر کر دے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ شعیا والا شخص جس کا یہ قصہ ہے صدقیا ہے جس کا آگے ذکر آتا ہے۔

حضرت شعیا اور بنی اسرائیل کا وہ پادشاہ جو اون کے وقت میں تھا اور سخاریب کا بنی اسرائیل پر جانا

۱۰۸۔ بنی اسرائیل کے دو مرتبہ خدا کرنے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وہی وحی بھیجی تھی جس کا ذکر قرآن شریف کی پر اودن کی سزا۔

اس آیت میں ہے۔ وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَءِیْلَ فِی الْکِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا کَبِیْرًا فَاِذَا وُعِدُوْا لَہُمْ اَبَعَثْنَا عَلَیْکُمْ عِبَادًا لِّنَا وَاُولَئِیْ بِاَیْسٍ شَدِیْدٍ فَبَاسًا وَاِذَا لَ الدَّیَارِ وَکَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ثُمَّ رَدَدْنَا لَکُمُ الْکُرْسِیَّ عَلَیْہُمْ وَاَمَدَدْنٰکُمْ بِاَمْوَالٍ وَبَنَیْنِ وَجَعَلْنٰکُمْ اَکْثَرُ نَفِیْرًا اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لَا نَفْسِکُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا فَاِذَا وُعِدُوا الْاٰخِرَةُ لَیْسُوْا وَجُوْہَکُمْ وَلَیْدٌ خُلُوْا الْمَسْجِدَ کَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَلَیْسَبْرُوْا مَا عَلَوْا اَنْبِیَیَا عَمَّیْرُہُمْ اَنْ یُّرْجَلْکُمْ وَاِنْ عُدُّوْا عَلٰنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ حَصِیْلًا

اور ہم نے بنی اسرائیل سے اوسی کتاب (توریت) میں صاف صاف کہہ دیا تھا کہ تم ملک میں دو مرتبہ فساد کرو گے۔ اور ولوں دفعہ لوگوں پر بڑی زیادتی ایں بھی کر دو گے۔ پہر جب اون میں سے پہلے فساد کا وقت آیا۔ تو ہم نے تمہارے مقابلے میں اپنے ایسے بندے اٹھا کر کھڑے کر دیے۔ کہ جو بڑے سخت گیر تھے۔ اور وہ تمہارے شہروں کے اندر پھیل گئے۔ اور خدا کا وعدہ تو پورا ہونا ہی تھا پہر ہم نے تم کو تمہارے دشمنوں پر غلبہ دیکر دوبارہ تمہارے دن پھر سے اور مال سے اور اولاد سے تمہاری مدد کی۔ اور تم کو بڑے جتھے والا بنا دیا۔ اگر اوس وقت تم نے اپنے کام کیے۔ تو اپنے ہی ذاتی فائدہ کیلئے کیے۔ اور اگر بڑے کئے ہی تو اپنے ہی لئے کیے پہر جب دوسرے فساد کا وقت آیا۔ تو ہم نے اپنے دوسرے بندوں کو اٹھا کر کھڑا کیا۔ کہ تم کو اس قدر مایں۔ کہ تمہارے منہ بگاڑ دیں۔ اور تمہاری شکلین نہ پہچانی پڑیں۔ اور جس طرح پہلے مرتبہ مسجد بیت المقدس میں لگے تھے اور اوس کو لوٹا کھٹا اوسی طرح اس دفعہ بھی اوس میں گھسین اور جس چیز پر قابو پائیں تو پھر پور کر اوس کا ستیاناس کر دیں۔ اب بھی عجب نہیں کہ تمہارا ہر درد کا تم پر رحم فرمائے۔ اور اگر تم پہر پہلی ہی شرارتیں کر دو گے تو ہم بھی بہرہ دہی کرینگے جو پہلے کیا تھا۔ یعنی ویسی ہی سزا دیں گے۔ اور ہم نے کافروں کے لیے جہنم کا جیلخانہ تیار کر رکھا ہے۔

۱۰۹۔ صدقیا پر سختی کی شکر کشی اور
اوس کے لشکر کا غارت ہونا۔

ہونے لگے۔ اور اللہ تعالیٰ براہ تعطف اُنکی

خطاؤں سے چشم پوشی کرتا رہا۔ اور پہلا عذاب جو اللہ تعالیٰ نے اُن پر نازل کیا وہ یہ تھا کہ ایک پادشاہ اُن میں ہوا۔ جس کا نام صدقیا تھا۔ اور بنی اسرائیل میں دستور تھا کہ جب کوئی شخص اُن پر پادشاہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ اُس کے پاس ایک نبی کو بھیجتا کہ وہ اُسے ہدایت کرتا رہتا اور جس امر کی اُسے ضرورت ہوتی اُس کی نسبت نبی پر وحی آتی رہتی

اور اودن کی شریعت وہ ہی تھی جو توریت میں اونہین دی گئی تھی۔

غرض جب صدقیا بادشاہ ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اوس کی طرف شعیا کو نبی کر کے بھیجا۔ اسی نبی نے حضرت عیسیٰ اور محمد علیہ السلام کی بشارت دی ہے۔ جب وہ زمانہ قریب آیا۔ کہ اس بادشاہ کی حکومت جاتی رہے۔ تو نبی اسرائیل میں بڑی بڑی نالایق حرکتیں ہونے لگیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے سنخاریب بادشاہ بابل کو ایسے لشکر کے ساتھ اودن پر بھیجا۔ کہ جس سے تمام ملک ڈٹ گیا۔ پھر وہ آگے بڑھ کر بیت المقدس پہنچا اور اوس کا محاصرہ کیا۔

اس وقت نبی اسرائیل کا بادشاہ بیمار تھا۔ اوس کے پیر میں ایک زخم ہو رہا تھا۔ اوس کے پاس حضرت شعیا نبی آئے۔ اور کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تو جو کچھ وصیت کرتا ہے کر اور کسی کو ولی عہد کر دے۔ کیونکہ تو اب مر جائیگا۔ اس واسطے اس بادشاہ نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعائ مانگی اور تضرع و تہاری کی۔ اللہ تعالیٰ نے اوس کی دعا قبول کی۔ اور شعیا پر وحی بھیجی کہ اللہ تعالیٰ نے صدقیا بادشاہ کی عمر میں پندرہ برس اور زیادہ کر دئے۔ اور اوسے اوس کے دشمن سنخاریب سے نجات دیدی ہے۔ جب شعیا نے اوس کو یہ خبر سنا تو اوس کا سب رخ و غم دور ہو گیا۔ اور بہت جلد تندرست ہو گیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے سنخاریب کے لشکر پر ایک فرشتہ کو بھیجا۔ کہ اوس نے ایسی آواز اودن پر باری جس سے صفِ چھ آدمی کے سوا سب مر گئے۔ ان چھ میں ایک تو سنخاریب تھا اور پانچ اوس کے وزیر تھے۔ جن میں بعض کہتے ہیں کہ ایک نجات نصیب بھی تھا۔ پھر صدقیا اور نبی اسرائیل اودن کے لشکر گاہ پر گئے۔ اور اودن کا جو مال و اسباب

تھاسب لوٹ لیا۔ اور سخاریب کی تلاش کی مگر وہ نہ ملا۔ اس لیے اوس کی تلاش میں فوج متعین کی۔ اور انہوں نے اوس کا پتا لگا کر اوسے اور اوس کے رفیقوں کو ہکڑ کر حاضر کیا۔ صدقیا نے سخاریب سے کہا کہ تو نے ہمارے پروردگار کے کرشمہ کو دیکھا۔ کہا مجھے تو پہلے ہی تمہارے پروردگار کا اور اوس کی تمہیں مدد دینے کا حال معلوم تھا۔ مگر میں نے اوس کی طرف توجہ نہیں کی تھی بہر سخاریب نے بیت المقدس کے گرد اون کے ہمراہ طواف کیا۔ اور بہر پادشاہ نے اوسے قید کر دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے نبی پر وحی بھیجی۔ اور شعیا نے پادشاہ کو حکم دیا۔ کہ سخاریب کو اور اوس کے ہمراہیوں کو چھوڑا دے۔ اس واسطے پادشاہ نے اوسے چھوڑ دیا اور وہ بابل کو لوٹ گئے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت دکھائی تھی اور انکے اور انکے لشکر کے ساتھ جو کچھ کیا تھا اوس کا حال اپنی قوم سے بیان کیا۔ بہر سخاریب اس کے سات برس بعد مر گیا۔

۱۱۰۔ اس قصہ کی دوسری روایت۔ بعض اہل کتاب اس روایت کو اس طرح بھی

بیان کرتے ہیں کہ بابل کا ایک پادشاہ تھا جس کا نام کفر تھا۔ وہ بنی اسرائیل پر سخاریب سے پہلے جڑہ کر آیا تھا۔ اور بخت نصر اوس کے چچا کا بیٹا اور وزیر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لشکر پر ایک آندہ بھیجی جس سے اوس کا لشکر تباہ ہو گیا۔ اور صرف وہ پادشاہ اور اوس کا وزیر بچ گیا۔ بہر اس یا ملی پادشاہ کو اوس کے بیٹے نے مار ڈالا۔ اور بخت نصر نے اوس پادشاہ کے قصاص میں اوس کے بیٹے کو قتل کر دیا۔ اور سخاریب کو کہتے ہیں کہ وہ اوس پادشاہ سے پیچھے بنی اسرائیل پر آیا تھا۔ اور یہ نینوی کا پادشاہ تھا اور بنی اسرائیل پر جب اوس نے جڑہائی کی تھی۔ تو اوس کے ساتھ آذربائیجان کا پادشاہ

تھا۔ چنانچہ سناریب نے اونہیں خوب تباہ و برباد کیا۔

پھر سناریب اور آذربائیجان کے پادشاہ مین اختلاف ہو گیا۔ اور وہ دونوں آپس میں لڑے اور دونوں لشکر اس لڑائی میں فنا ہو گئے۔ بنی اسرائیل کو یہ موقع خوب مل گیا اور انہوں نے ٹھٹھکراؤن کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ کہتے ہیں کہ سناریب اونٹیں برس پادشاہی کر کے مراہے۔ اور جس پادشاہ بنی اسرائیل کو سناریب نے محصور کیا تھا اوس کا نام حزقیا تھا۔

۱۱۱۔ حزقیا اور منشا اور امون اور یوشیا اور یاہواہاز اور یوایم اور یوایحین اور صدقیا کی پادشاہی۔

اس کے بیٹے منشا نے پادشاہی کی اور مری گیا۔ پھر اوس کے بعد امون پادشاہ ہوا۔ اور اسے اوس کے درباریوں نے مار ڈالا۔ اس نے بارہ برس پادشاہی کی۔ پھر اوس کے بعد اوس کا بیٹا یوشیا پادشاہ ہوا۔ اور اسے مصر کے فرعون الایع نے گیارہ برس کی حکومت کے بعد قتل کر دیا۔ پھر اوس کے بعد اوس کا بیٹا یاہواہاز بن یوشیا پادشاہ ہوا۔ لیکن فرعون الایع نے اسے معزول کر کے اوس کے بعد یوایم بن یاہواہاز کو پادشاہ بنایا۔ اور اسکو اپنا خراج گزار مقرر کیا۔ اس نے بارہ برس پادشاہی کی۔ پھر اس کے بعد اوس کا بیٹا یوایحین پادشاہ ہوا۔ اس پر سخت نصر چڑھ کر آیا۔ اور اسے تین مہینے کی حکومت کے بعد بابل کو لے گیا۔ اس کے بعد اوس نے یقونیا کو پادشاہ کیا۔ اور اوس کا نام صدقیا رکھا۔ پھر اس نے جب بخت نصر سے مخالفت کی تو وہ اس پر چڑھ کر آیا۔ اور اسے گرفتار کر کے بابل کو لے گیا۔ اور وہاں اوس کے بیٹے کو اوس کے سامنے فوج کر ڈالا۔ اور اوس کی آنکھوں میں مسلمان پیر دین۔ اور بیت المقدس اور ہیکل کو تباہ کر ڈالا۔ اور بنی اسرائیل کو

قید کر کے بابل کو لے گیا۔ اور وہ وہاں اپنی واپسی تک رہے جس کا ذکر انشا اللہ تعالیٰ ہم آگے کریں گے۔ اس صد قیامتے گیا رہے جس حکومت کی۔

۱۱۲۔ شعیانہ بنی کا ایک درخت میں کس جانا کتے ہیں۔ کہ جب بنی اسرائیل میں بد کاریوں اور بنی اسرائیل کا اسے چیر ڈالنا۔ کی بہت کثرت ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے

حضرت شعیانہ کو حکم دیا کہ جو باتیں اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے سے اون پر بھیجی ہیں۔ اونہیں بنی اسرائیل کو سنائیں۔ چنانچہ اونہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کی۔ مگر بنی اسرائیل حضرت شعیانہ پر چڑھ دوڑے کہ اونہیں مار ڈالیں۔ اس واسطے شعیانہ بھاگے۔ اتفاقاً اون کے سامنے ایک درخت آگیا اور وہ اون کے لیے چر گیا۔ اور شعیانہ اوس میں گس گئے۔ لیکن شیطان نے اون کے کپڑے کا ایک بلو بکڑ لیا اور بنی اسرائیل کو اسے دکھا دیا۔ اس لیے اونہوں نے آہ سے اس خیرت کو چیرا۔ اور اوس درخت کے دو ٹکڑے کر کے جس سے اون کے بھی دو ٹکڑے ہو گئے۔

ان بنی اسرائیل کے پادشاہوں کے نام دوسری طرح بھی بیان کرتے ہیں۔ چونکہ وہ بڑا نبیامیان ہے۔ اور اوس کی صحت نقل پر بھی اعتبار نہیں ہے اس لیے ہم نے اسے چھوڑ دیا ہے۔

طہر اسپ اور اس کے بیٹے شتا سپ کی پادشاہی اور زروشت کا ظاہر ہونا

۱۱۳۔ لہر اسپ کی پادشاہی اور بلخ کا شہر ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ جب کیخسرو کی وفات ہونا اور اوس کی سلطنت کی عظمت۔ کا زمانہ آیا۔ تو اوس نے اپنے ابن عم لہر اسپ

بن کیونھی بن کیا کاوس کو دلی عہد کر دیا تھا۔ جو کیا کاوس کے بیٹے کا بیٹا تھا۔ جب یہ لہر اسپ
 پادشاہ ہوا۔ تو اس نے ایک طلائی تخت بنایا۔ اور اسے جواہر سے مکمل کیا۔ اور نیز
 اوس نے خراسان میں ایک شہر بلخ بسایا۔ اور اوس کا نام حسنا (خوبصورت) رکھا۔
 اور دفترون کی کتابیں بنو امین۔ اور لشکر کو ایسا آراستہ کیا۔ کہ جس سے اوس کی سلطنت
 کو استحكام ہوا۔ اور ملک کو آباد کیا اور فوج کی تنخواہ کے واسطے خراج وصول کیا
 اس کے زمانہ میں ترکوں کی حکومت بھی خوب اچھی ہو گئی تھی۔ اس لیے یہ جا کر شہر بلخ
 میں ترکوں سے لڑنے کے واسطے رہا۔ اس کی عادت بہت اچھی تھی۔ سب لوگ
 اوس کی تعریف کرتے تھے۔ پاس پڑوس کے دشمنوں کا اوس نے خوب قلع قمع کیا
 تھا۔ اور اپنے ماتحتوں پر بڑی مہربانی کرتا تھا۔ اور بڑا ذی ہمت اور بڑا زبردست پادشاہ
 تھا۔ اوس نے کتنی ہی نمرین نکالیں اور ملک کو آباد کیا تھا اور ملک ہند و روم اور مغرب
 کے اسے خراج بھیجتے تھے۔ اور اپنا پادشاہ سمجھتے تھے اور اوس سے ڈرتے
 اور خوف کھاتے تھے۔ پھر اوس نے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ اور سلطنت کو چھوڑ دیا۔ اور
 پروردگار کی عبادت میں مشغول ہو گیا۔ اور اپنے بیٹے بشتاسپ یا گشتاسپ کو
 حکومت دیدی۔ اور کل ایک سو بیس برس پادشاہی کی۔

۱۱۴۔ زردشت کا ظہور اور بشتاسپ کا اوس کا پہلہ اسپ کے بعد اوس کا بیٹا بشتاسپ

معتقد ہونا اور دین مجوس کا رواج اور کتابی استاؤند یا گشتاسپ پادشاہ ہوا۔ اس کے زمانہ میں

زردشت بن سقیمان ظاہر ہوا۔ جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ اور مجوس اوس کے
 پیروہین۔ اہل کتاب فلسطین کے علما کہتے ہیں کہ زردشت ارمیاہی کے کسی شاگرد
 کا خادم تھا۔ اوس کی اوس نے کچھ چوری کی تھی اور اوس پر کچھ چوٹ افترا باندھا تھا۔

اس واسطے اوس شاگرد نے زردشت پر بددعا کی اور وہ مبروص ہو کر آذربائیجان کی طرف چلا گیا۔ اور وہاں اوس نے مجوسینوں کی شریعت بنائی۔ اور بعض اوسے عجبی بتاتے ہیں۔ اوس نے ایک کتاب تصنیف کی تھی۔ جسے وہ لیکر تمام دنیا میں گھوما مگر کسی نے اوس کے معنی ہی نہ سمجھے۔ وہ کہتا تھا۔ کہ یہ آسمانی بولی میں لکھی گئی ہے کہ جو آسمان سے نازل ہوئی ہے اوس کا نام اوس نے اوستا رکھا تھا۔ پھر وہ اذربائیجان سے فارس میں گیا لیکن اوس کتاب کو کوئی بھی نہ سمجھا۔ اور نہ اوسے قبول کیا۔ پھر وہ ہندوستان کو گیا۔ اور وہاں کے راجاؤں کو دکھایا۔ پھر چین اور توران میں پہنچا۔ مگر کسی نے اوسے قبول نہ کیا۔ بلکہ اپنے ملک سے اوسے نکال دیا۔ جب وہ فرغانہ کو گیا۔ تو وہاں کے بادشاہ نے چاہا کہ اوسے قتل کر دے لیکن وہ وہاں سے بھاگ گیا۔ اور بشتاسب بن طراسپ کے پاس آیا۔ اس نے اوسے قید کر دیا۔ اور وہ مدت تک جیلخانہ میں پڑا رہا۔ پھر زردشت نے اپنی کتاب کی شرح لکھی۔ اور اوس کا نام زند رکھا۔ زند کے معنی میں تفسیر۔ پھر اوس نے زند کی بھی شرح لکھی۔ اور اوس شرح کا نام پازند یعنی تفسیر التفسیر رکھا۔ اوس میں طرح طرح کے علوم ریاضت احکام نجوم دطب وغیرہ کا بیان ہے اور قرون ماضیہ کے اخبار اور کتب انبیاء کا اوسکی کتاب میں ذکر ہے اور اوس میں لکھا ہے کہ اس کتاب کے اوپر اوس وقت تک چلتے رہو۔ کہ سرخ آوٹا والے یعنی محمد صلعم پیدا ہوں جو ایک ہزار چھ سو برس بعد پیدا ہوں گے۔ اسی وقت سے قوم مجوس اور عرب میں عداوت پیدا ہو گئی پھر اوس نے شابور ذی لاکتا فکے ذکر میں لکھا ہے۔ کہ عربوں کی جڑ پائی کے دو سبب اباب میں سے ایک یہ قول بھی ہے۔ والہا علم۔ پھر بشتاسب نے زردشت کو بلخ کے مقام پر اپنے پاس بلایا۔ اور اوس

اگر اوس کے واسطے ایک دین بنایا۔ جس سے بشتاسپ بہت خوش ہوا۔ اور اوس کی پیروی کرنے لگا۔ اور مخلوق کو اوس کی پیروی پر مجبور کیا اور اس واسطے بہت آدمیوں کو قتل کیا۔ جس سے لوگ لاچار ہو کر اوس سے مان گئے اور اوس پر چلنے لگے اور اوسے اپنا دین بنالیا۔

یہ تو اہل کتاب کی روایت ہے۔ مگر مجوس اسے نہیں مانتے۔ بلکہ وہ کہتے ہیں کہ وہ اذربائیجان کا رہنے والا تھا۔ اور اس بادشاہ پر اوس کے ایوان کی چست مین سے نازل ہوا تھا اور ہاتھ مین آگ کی ایک چنگاری لیے ہوئے تھا۔ اور اوس سے کہتا تھا۔ مگر وہ آگ اوس سے جلاتی نہ تھی۔ اور جو شخص اوس کے ہاتھ سے اوس سے لیتا تھا۔ اون مین سے وہ کسی کو نہیں جلاتی تھی۔ اس واسطے اوس بادشاہ نے اس کی پیروی منظور کی۔ اور اوس کے دین کو مان لیا اور تمام ملک مین آتشکدے بنائے اور اون مین اسی آگ سے آگ جلاتی مجوسی کہتے ہیں کہ جو آگ اونکے آتشکدہ مین سے ہے وہ اوس آگ سے جلاتی گئی ہے۔ لیکن وہ جو ٹپے ہیں۔ کیونکہ جس وقت محمد صلعم مبعوث ہوئے ہیں اوس وقت مجوس کی آگ سب جگہ سجھ گئی تھی جس کا آئندہ چلکر انشاء اللہ تعالیٰ ہم ذکر کریں گے۔ زردشت کا ظہور اوس وقت ہوا تھا۔ کہ جب بشتاسپ کو تیس برس حکومت کرتے ہو گئے تھے۔ اور جو کتاب اوس نے بنائی تھی وہ کہتا تھا کہ وہ کتاب خدا کے بیان سے آئی ہے۔ اور اوس کتاب کو اوس نے بارہ ہزار گاون کی کھال مین کھاتھا۔ اور اوس چڑے مین حرف کندہ کئے تھے۔ اور سونے کے حرف بنائے تھے۔ اور بشتاسپ نے اصطرخر مین ایک مقام پر اوس کو حفاظت سے رکھوایا تھا۔ اور عام لوگوں کو اوس کے پڑھنے سے منع کر دیا

تھا۔ اس سے پہلے بشتاسب اور اوس کے آبا و اجداد صائبی مذہب پر چلتے تھے جس کا ذکر آئندہ آتا ہے۔

بخت نصر کا بنی اسرائیل پر حملہ

۱۱۵۔ بخت نصر کا زمانہ اور اوس کی ابتدائی اس امر میں علما کا اختلاف ہے کہ بخت نصر حالت کی ایک کمائی۔

بنی اسرائیل پر کس زمانہ میں چڑھ کر گیا تھا۔ کوئی تو کہتے ہیں۔ کہ ارمیہ بنی اور دانیال و حننیا وغیرا ویشائیل کا زمانہ تھا۔ اور کوئی کہتے ہیں کہ اوس سے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اوس وقت بھیجا تھا۔ کہ جب اونہوں نے یسعی بن زکریا کو قتل کیا تھا مگر اول روایت زیادہ مشہور ہے۔

اور بخت نصر کا ابتدائی حال جو سعید بن جبیر نے بیان کیا ہے اس طرح ہے۔ کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص توریت کو پڑھا کرتا تھا۔ جب وہ خدا تعالیٰ کے اس قول پر پہنچا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عَبَادًا تَلَاؤُاْ اِنَّ اِيَّائِمْ شَدِيدِ دیکھو فقرہ نمبر ۸۔ تو کہا اے پروردگار مجھے اوس شخص کو دکھا دے جس کے ہاتھ سے تو بنی اسرائیل کو ہلاک کرے گا اس پر اوسے خواب میں ایک مسکین بابل میں نظر آیا۔ جس کا نام بخت نصر تھا۔ اس واسطے وہ تاجر بنکر بابل کو گیا۔ اور وہاں اوس نے مسکین کو بلایا کر دیکھا۔ اور اوس سے پوچھا کہ بخت نصر کون ہے۔ کسی نے بخت نصر کا اوس سے نشان بتا دیا۔ تب اوس نے بخت نصر کو بلایا۔ دیکھتا کیا ہے۔ کہ وہ ایک لنگڑا فقیر اور بیمار ہے اوس اسد ایلی نے اوس کا علاج کرایا۔ اور وہ اچھا ہو گیا۔ جب وہ تندرست ہو گیا۔ تو اوس سے اوس اسرائیلی نے کہانے کے لئے کچھ خرچ بھی دیا۔ اور وہاں سے سفر کا ارادہ کر دیا بخت نصر نے اوس سے کہا۔ کہ تو نے تو میرے ساتھ ایسے ایسے احسان کئے مگر مجھے

کچھ مقدمہ نہیں کہ میں اوس کا تیرے ساتھ کچھ معاوضہ کر سکوں۔ اسرائیلی نے کہا کہ تجھے تو بہت بڑا مقدمہ ہے۔ تو مجھے یہ بات لکھ دے کہ اگر تو بادشاہ ہو جائے اور مجھے قید کر لے تو اوس وقت مجھے آزاد کر دے بخت نصر نے کہا۔ کیا تو مجھ سے ہنسی دل لگی کرتا ہے۔ اسرائیلی نے کہا۔ نہیں بلکہ یہ بات ایسی ہی ہونے والی ہے اس میں کسی طرح کا شک بھی نہیں ہے۔

۱۱۶۔ بخت نصر فقیر کا بادشاہ بابل کے جاسوس کے ساتھ شام کو جانا اور وہاں کی خبیریں لاکر بادشاہ کو دینا۔

پہلے فارس کے بادشاہ نے چاہا کہ ملک شام کا حال کچھ دریافت کرے۔ اس لئے اس نے کسی شخص کو جس پر اوس کا اعتبار تھا وہاں کے حالات دریافت کرنے کے لئے بھیجا کہ وہ ملک کیسا ہے اور وہاں کون لوگ رہتے بستے ہیں۔ یہ شخص جب اوس ملک کو گیا تو اوس کے ساتھ بخت نصر بھی گیا جو فقیری کی حالت میں تھا۔ اور اوس کی خدمت کے واسطے ساتھ ہو گیا تھا۔ جب وہ شام کو آیا تو دیکھا۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کا ایک بڑا ملک ہے۔ اور وہاں کے بادشاہ کی کثرت سے سوار پر سیاہ فوج ہے اور کثرت سے ہتھیار ہیں اس سے وہ دیکھ کر دنگ رہ گیا اور بہر کوئی بات نہ پوچھی۔ لیکن بخت نصر شام والوں کی مجالس میں جاتا اور وہاں بیٹھتا اور ان سے باتوں میں کہتا کہ بابل پر تم لوگ چڑھائی کر کے کیوں نہیں جاتی اگر تم وہاں جاؤ تو کوئی گمراہیسا نہیں جہاں تم کو کوئی چیز ملے اس کے جواب میں وہ لوگ کہتے تھے کہ ہم کو تو لڑنا ہی نہیں آتا ہے اور نہ ہم نے کبھی لڑائی دیکھی ہے۔ جب یہ لوگ وہاں سے لوٹے۔ تو اس جاسوس نے وہاں کے جوان اور ہتھیار اور گھوڑے دیکھے تھے ان کا بیان کیا۔ لیکن بخت نصر نے بادشاہ بابل کے پاس کسی کی معرفت پیغام دیا۔ کہ میں بادشاہ کے حضور میں حاضر

ہونا اور وہاں کا واقعی حال بیان کرنا چاہتا ہوں۔ پادشاہ نے اوسے بلایا۔ اور اس نے جو ٹھیک ٹھیک حال تھا وہ سب اوسے کہہ سنایا۔ جس سے پادشاہ کو نجات نصیر کی لیاقت ظاہر ہو گئی۔

۱۱۔ اقدس پنخت نصیر کی چڑھائی کی ظاہری وجہ پھر جب پادشاہ بابل نے چاہا کہ اپنے لشکر میں سے چار ہزار سوار کا ایک ٹکڑا شام کو بھیجے۔ تو اوس نے اسے لی کہ کس کو اوس کا سردار کیا جائے۔ لوگوں نے کسی ایک شخص کا نام لیا۔ تو پادشاہ نے کہا۔ کہ نہیں بلکہ نخت نصیر کو میں اوس کا سردار کر دوں گا۔ چنانچہ اوس نے نخت نصیر کو اوس کا سردار کیا اور جب بابل کی فوجیں روانہ ہوئیں تو اوہنوں نے شام کے ملک کو خوب لوٹا کھسٹا۔ اور بخیر و غایت اپنے ملک کو لوٹ گئے۔ پھر لہر اسب نے اوسے غریب و جملہ پر اوس ملک کا اصبہ مقرر کر دیا۔ جواہر ازا در ارض روم کے درمیان ہے۔

اور نخت نصیر کی نبی اسرائیل پر چڑھائی کرنے کا سبب یہ تھا۔ کہ جب لہر اسب نے اوسے حسب مذکورہ بالا اصبہ مقرر کر دیا۔ تو وہ شام کو آیا۔ اور دمشق اور بیت المقدس والوں نے اوس سے صلح کر لی۔ اور وہ اون کے چند آدمی اول میں لیکر لوٹ گیا۔ جب وہ قدس کی سرزمین سے لوٹ کر طبرہ میں پہونچا۔ تو نبی اسرائیل نے اپنے اوس پادشاہ سے سرکشی کی جس نے نخت نصیر سے صلح کر لی تھی اور اسے قتل کر ڈالا۔ اور کہا۔ کہ تو بابل والوں کے ساتھ مدد سہنت سے پیش آیا۔ اور ہماری بات کا خیال نہ رکھا۔ جب نخت کو یہ خبر پہونچی۔ تو اوس نے اون لوگوں کو قتل کر دیا۔ جو اوس کے پاس اول میں تھے اور قدس کو لوٹ کر خوب خراب کیا۔

یہ بھی کہتے ہیں کہ جس نے اوسے اصبہ مقرر کیا تھا۔ وہ ہمبن بن بشتاسب بن لہر اسب

بادشاہ تھا۔ اور بخت نصر نے ہمیں کے باپ دادا کی اور نیز اوس کی خدمت کی تھی۔ اور
 بڑی عمر کا آدمی تھا۔ اس ہمیں بادشاہ نے اپنے قاصد بیت المقدس کو بنی اسرائیل کے
 بادشاہ کے پاس بھیجے تھے۔ اونہیں اس اسرائیلی نے قتل کر دیا۔ اس سے
 ہمیں کو بڑا غصہ آیا۔ اور بخت نصر کو اقلیم بابل پر حاکم مقرر کیا۔ اور بڑا لشکر دیکر اوسے
 اسرائیلیوں پر بھیجا۔ اور اوس نے وہ وہ کام کئے جو آئندہ ہم بیان کریں گے۔

۱۱۸۔ بنی اسرائیل کی معصیت اور اللہ تعالیٰ
 کا ارمیا نبی کے ذریعہ اونہیں ڈرانا کہ انکا
 معاصی سے باز نہ آتا۔
 یہ تو جو کچھ ہم نے بیان کیا۔ ظاہری اسباب تھے لیکن
 اصلی سبب جس سے یہ سب اسباب پیدا ہوئے اور
 بنی اسرائیل سے انتقام لیا گیا اللہ تعالیٰ کی معصیت اور

اوسکے اوامر کی مخالفت تھی۔ بنی اسرائیل کی نسبت اللہ تعالیٰ کا یہ دستور تھا کہ جب کسی کو اونہیں بادشاہ
 کرتا تو اوسکے ساتھ ایک نبی بھی بھیجا کرتا جو اوسے ہدایت کیا کرتا اور احکام توریت اوسے بتایا کرتا تھا جب
 بخت نصر کے حملہ کا زمانہ قریب آیا تو اونہیں بدکاریاں اور معاصی کثرت سے ہونے لگے۔ اس زمانہ میں
 انکا بادشاہ یقیونیان یویا قہیم تھا۔ اوسکی طرف اللہ تعالیٰ نے ارمیا کو جسے لوگ خضر علیہ السلام ہی بتاتے ہیں
 بھیجا۔ ارمیا نے انکو اللہ کے راستہ کی ہدایت کی اور اونہیں معاصی سے منع کیا۔ اور ان سے کہا کہ دیکھو اللہ تعالیٰ
 سختاریب کو تم پر سے کیسے دفع کر دیا۔ اس نعمت کو یاد کرو۔ اور خدا سے ڈرو۔

لیکن اونہوں نے کچھ نہ مانا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ارمیا کو حکم دیا۔ کہ اونہیں
 عذاب سے ڈرائیں۔ اور ان سے کہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہ کریں گے
 تو ان پر ایک ایسے شخص کو مسلط کر دیا جائیگا۔ جو اونہیں قتل کرے گا۔ اور ان
 کے بچوں کو بکریاں لے جائیگا۔ اور شہر کو خراب کریگا اور اونہیں غلام بنائیگا اور ایسا لشکر لیکر
 ان پر آئیگا کہ اوس کے دل میں رافت و رحم مطلق نہ ہوگا۔ لیکن اس پر ہی بنی اسرائیل

نے کچھ نہ سنا تب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے کہا۔ کہ میں اون میں اب ایسا فتنہ برپا کروں گا۔ کہ جسے عاقل دیکھ کر حیران ہو جائیں گے اور اہل الرائے کی رائے اور حکیموں کی حکمت و دانائی کچھ تدارک نہ کر سکے گی۔ اور ایک جبار قاسی القلب و ظالم کو اون پر مسلط کروں گا۔ جسے میں ہیبت کا لباس پہناؤں گا۔ اور اوس کے دل سے رحمت کو نکال لوں گا۔ اور اوس کی فوج اس قدر کثرت سے اون کے ملک پر چھا جائے گی کہ جیسے رات کی تاریکی اور بادل کی گھٹا لک پر چھا جاتی ہے وہ بنی اسرائیل کو ہلاک کرے گا۔ اور اون سے اون کے معاصی کا انتقام لے گا۔ اور بیت المقدس کو حراب کرے گا۔

جب حضرت ارمیا نے سنا تو وہ چلائے اور روئے اور اپنے کپڑے پہاڑ ڈالے۔ اور اپنے سر پر خاک اڑائی۔ اور جناب باری میں اوس کے رفع کے لئے عرض کیا۔ کہ میرے زمانہ میں یہ آفت نہ آئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اونہیں حکم بھیجا کہ بیت المقدس کی خرابی اور بنی اسرائیل کی ہلاکت اوس وقت تک نہ ہوگی کہ جب تک تو ہی خود اوس کا حکم نہ دے۔ اس سے حضرت ارمیا خوش ہو گئے۔ اور کہا۔ کہ اوس کی مجھے قسم ہے جس نے موسیٰ وغیرہ انبیاء کو سچا نبی کر کے بھیجا ہے میں تو کبھی بھی بنی اسرائیل کی ہلاکت کا حکم نہ دوں گا۔ اور پھر بنی اسرائیل کے بادشاہ کے پاس آئے۔ اور اوس سے کہا مجھے اس اسطرح سے وحی آئی ہے۔ بادشاہ یہ حال سن کر خوش ہو گیا۔ اس کے بعد تین سال اور گزر گئے۔ لیکن پھر بھی اونہوں نے کچھ خیال نہ کیا۔ اسی طرح معصیت اور شرو فساد میں منہمک رہے۔ اور اب اون کی ہلاکت کا زمانہ قریب آگیا۔ اور چونکہ وہ

اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سنتے ہی نہ تھے اور پر وحی بھی کم آنے لگی۔ اور ان کے پادشاہ نے یہ دیکھ کر اور ان سے کہا۔ کہ بنی اسرائیل عذاب کے آنے سے پہلے ہی تم اپنی حرکتوں سے باز آ جاؤ۔ نہیں تو تمہیں بڑا نقصان پہونچے گا۔ مگر وہ کب ماننے والے تھے اور انہوں نے کچھ بھی نہ سنا۔

۱۱۹۔ فرشتہ کا حضرت ارمیا کے پاس آنا
اور اور ان کا بنی اسرائیل پر بدوع کرنا۔
کہ وہ بیت المقدس کو بنی اسرائیل پر چڑھ کر
جاوے اس لیے وہ ایک بڑا لشکر لیکر روانہ ہوا۔ جس سے سارا ملک بھر گیا۔ اور اوس
کی بنی اسرائیل کے پادشاہ کو خبر پہونچی۔ تو اوس نے حضرت ارمیا بنی کو بلایا جب
وہ اوس کے پاس گئے۔ تو اور ان سے کہا۔ کہ تو تو کہتا تھا۔ کہ پروردگار نے تیری طرف
وحی بھیجی ہے کہ بیت المقدس کو تیرے حکم کے بغیر تباہ و برباد نہ کرے گا۔ حضرت
ارمیا نے کہا کہ یہ سچ ہے اور مجھے پورا پورا یقین بھی ہے۔ کہ میرا پروردگار اپنے
وعدہ میں خلاف نہ کرے گا۔ جب زمانہ بہت قریب آ گیا۔ اور اور ان کی حکومت جاتے
رہنے کا وقت آیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اور ان کو ہلاک کرنا چاہا۔ تو ایک فرشتہ کو آدمی
کی صورت میں حضرت ارمیا کے پاس بھیجا۔ اور اوس سے کہا کہ ارمیا سے جا کر
فتویٰ لے۔ چنانچہ وہ اور ان کے پاس آیا۔ اور کہا ارمیا میں ایک اسرائیلی ہوں اور
اپنے رشتہ داروں کی نسبت آپ سے فتویٰ چاہتا ہوں میں نے اور ان کے ساتھ
وہ سلوک کیا جو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور اور ان کے ساتھ اچھے اچھے کام کئے
لیکن جس قدر میں نے اور ان کے ساتھ احسان کیا اوسی قدر انہوں نے میرے ساتھ
برائی کی۔ اور بدسلوکی سے پیش آئے۔ آپ مجھے بتائے کہ میں اور ان کے ساتھ

کیا کروں۔ حضرت ارمیا نے کہا کہ افسوس احسان کر جیسا اللہ تیرے ساتھ احسان کرتا ہو اور جس طرح اوس نے صلہ رحم کا حکم دیا ہے اوسکو پورا کر فرشتہ یہ شکر اونی پاس سے جلا گیا۔ پھر چند روز کے بعد اسی صورت میں یہ فرشتہ آیا۔ اوکھا ارمیا اب بھی اون کے اخلاق پاک صاف نہ ہوئے اور جو آپ نے کہا تھا وہ اونہوں نے اب تک نہ کیا۔ پھر کہا کہ جس قدر کوئی آدمی اپنے ذورحم کے ساتھ نیکی کرتا ہے اوس قدر میں نے اون کے ساتھ نیکی کی بلکہ اوس سے بھی بڑھ کر کی۔ لیکن اونہوں نے میرے ساتھ بدسلوکی کی ہے۔ اور وہ بدی ہی گئے جاتے ہیں کہا اپنے لوگوں کے پاس جا۔ اور اون کے ساتھ احسان کر۔ یہ فرشتہ پھر اون کے پاس سے جلا گیا۔ اسکے بعد کچھ تھوڑی مدت گزری۔ کہ سخت نصر ایک لشکر جزار مور و ملخ سے زیادہ لیکر بیت المقدس پر آیا۔ اور بنی اسرائیل اوسے دیکھ کر گھبرا گئے اور اون کے بادشاہ نے حضرت ارمیا سے کہا کہ تیرے پروردگار کا وعدہ کمان گیا۔ ارمیا نے کہا کہ مجھے تو اپنے پروردگار کا یقین ہے۔ وہ خلاف وعدہ کبھی نہیں کرے گا۔ پھر وہ ہی فرشتہ جس نے پہلے ارمیا سے استغفا کیا تھا اون کے پاس پھر لوٹ کر آیا۔ اس وقت وہ بیت المقدس کی دیوار پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اوس نے آکر اون سے وہ ہی پہلی باتیں کیں۔ اور اپنے لوگوں کے ظلم و ستم کی شکایت کی۔ اور اون سے کہا۔ نبی الامین آج تک ہر ایک بات پر صبر کرتا تھا۔ کیونکہ اب تک اون سے میں ہی ناراض تھا۔ لیکن اب اونہوں نے ایسے بڑے بڑے کام کئے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہیں۔ اگر وہ ہی کام کرتے رہتے جو پہلے کیا کرتے تھے تو مجھے اس قدر بہت غصہ نہیں آتا۔ لیکن اب مجھ اون کے اوپر اللہ تعالیٰ کے لیے غصہ آیا ہے۔ اور اب میں آپ کے پاس اون کا حال بیان کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اور چاہتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ اونہیں

برباکروے۔ پس نکر ارمیا نے کہا۔ کہ اے آسمان کے بادشاہ اگر وہ حق پر ہوں اور نیک راہ پر چلتے ہوں تو تو او نہیں باقی رکھ۔ اور اگر وہ تیری مرضی کے خلاف کام کرتے ہوں اور تو اون سے ناراض ہو تو تو او نہیں ہلاک کر ڈال۔

۱۲۰۔ بخت نصر کا بیت المقدس کو خراب اور بنی اسرائیل کو گرفتار کر کے بابل کو لیجانا
جبھی کہ یہ کلمہ حضرت ارمیا کے منہ سے نکلا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس پر ایک بجلی آسمان سے نازل کی۔ اور اوس

سے قربان گاہ میں آگ لگ گئی اور اوس کے سات دروازے زمین میں دہس گئے۔ جب حضرت ارمیا نے یہ دیکھا۔ تو چلائے اور اپنے کپڑے پہاڑ ڈالے۔ اور سر پر خاک اڑائی۔ اور کہا آسمان زمین کے بادشاہ ارحم الراحمین اور اے پروردگار جو تو نے وعدہ کیا تھا وہ کمان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ یہ آفت جو اون پر نازل ہوئی ہے۔ تیرے ہی فتویٰ سے نازل ہوئی ہے جو تو نے ہمارے رسول کو دیا تھا۔ ارمیا کو یہ سنکر معلوم ہوا۔ کہ بے شک یہ او نہیں کا فتویٰ ہے۔ اور جو سائل آیا تھا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا تھا۔ پھر ارمیا شہر سے نکل کر جنگل کے جانور دین میں چلے گئے۔

پھر بخت نصر اور اوس کا لشکر بیت المقدس میں داخل ہوا۔ اور شام کے ملک کو خوب بائمال کیا اور بنی اسرائیل کو اس قدر قتل کیا کہ گویا فنا کر دیا۔ اور بیت المقدس کو خراب کر ڈالا۔ اور اپنے لشکریوں کو حکم دیا۔ کہ اوس میں مٹی بہر دین۔ چنانچہ اونہوں نے اوسے مٹی سے بھر دیا۔ پھر وہ بابل کو لوٹ گیا۔ اور بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ گرفتار کر کے لے گیا۔ اور اون کو حکم دیا کہ بیت المقدس کے سب آدمیوں کو ایک جگہ فراہم کریں

جب یہ سب اکٹھے ہو گئے۔ تو ادون مین سے ایک لاکھ بچے چن لیے۔ اور اونہین اپنے سردار دن اور سپہ سالار دن کو جو اوس کے ساتھ تھے دیدیا۔ انہین بچوں مین دانیال نبی اور حننیا اور عزاریا اور میشائیل بھی تھے۔ اور باقی نبی اسرائیل کے تین حصہ کیے۔ ایک حصہ کو قتل کر دیا۔ اور ایک حصہ کو شام مین ہی چھوڑ دیا۔ اور ایک حصہ کو قیدی بنا کر لے گیا۔

پہر اللہ تعالیٰ نے ارمیا کی بڑی عمر کر دی یہ بھی شخص ہے جو دنیا کے بیابانوں اور شہر دن مین دکھائی دیا کرتا ہے (جسے یہاں کے لوگ حضرت خضر کہا کرتے ہیں)

۱۲۱۔ بخت نصر کا خواب اور دانیال کا اوس کی تعبیر بتانا۔

پہر اوس نے ایک عجیب و غریب خواب دیکھا مگر جب بیدار ہوا تو بالکل بھول گیا کہ کیا دیکھا تھا۔ مگر یہ یاد رہا کہ یہ ایک عجیب و غریب خواب دیکھا تھا اس واسطے دانیال حننیا عزاریا اور میشائیل کو بلایا۔ اور ادون سے کہنا کہ مین نے جو خواب دیکھا تھا وہ بتاؤ کہ مین نے کیا دیکھا تھا۔ مین اوسے بھول گیا ہوں۔ اور اگر تم مجھے وہ خواب اور ادس کی تعبیر نہ بتاؤ گے۔ تو مین تمہارے شانہ نکال ڈالوں گا۔ پہر اس کے دربار سے یہ لوگ چلے آئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور اوس کے روبرو تضرع اور زاری کی۔ اور کہا کہ اے اللہ تو ہمیں اوس کا خواب بتا دے۔ اللہ تعالیٰ نے اونہین اوس کا خواب اور اوس کی تعبیر بتادی۔ پھر وہ بخت نصر کے پاس آئے اور کہا کہ تو نے ایک مورت دیکھی تھی کہا تم سچے ہو۔ پہر اونہوں نے کہا۔

کہ اوس کے قدم اور ساقین دو نو مٹی کی تھین۔ اور گھٹنے اور رانین تانبے کی اور پیٹ چاندی کا اور سینہ سونے کا اور گردن اور سر لوہے کا تھا۔ اسی میں دیکھتے ہی دیکھتے ایک پتھر اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اوس پر ڈالا۔ کہ اوس سے اوس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ یہی خواب ہے جو تو بھول گیا ہے۔ کہ اتم بالکل سچے ہو یہی خواب تھا جو میں نے دیکھا تھا اس کی تعبیر کیا ہے کہ یہ جو تو نے دیکھا تھا یہ زمانہ کی ایک تصویر تھی۔ اور بادشاہوں کا ملک تجھے دکھایا گیا تھا کہ کوئی دن میں ضعیف ہے اور کوئی دن میں اچھا اور کوئی دن میں بڑا زبردست ہے۔ اول ملک مٹی کا نہایت ضعیف اور کمزور ہے۔ پھر اوس سے اوپر تانبے کا اوس سے کچھ بہتر اور پانڈا ہے۔ پھر تانبے سے اوپر چاندی کا ہے جو اوس سے بھی بہتر اور اچھا ہے۔ پھر اوس سے اوپر سونے کا چاندی سے بھی اچھا ہے۔ پھر لوہے کا ملک تیرا ملک ہے جو سب کے ملک سے زبردست ہے۔ اور جو پتھر کہ تو نے دیکھا تھا وہ ایک آسمان کا فرشتہ تھا جس نے اوس مورت کو توڑ ڈالا۔ اوس سے مراد ایک نبی سے ہے جسے اللہ تعالیٰ آسمان سے بھیجے گا۔ اور وہ ان سب کے ملکوں کو توڑ ڈالے گا اور وہی سب کا مرجع ہو جائے گا۔

۱۲۲۔ بخت نصر کا دانیال وغیرہ اسرائیلیوں کی عزت کرنا اور بابلیوں کا حسد اور بخت نصر نے انہیں اپنا مقرب اور معتمد بنالیا۔ اور اون سے امور سلطنت میں مشورہ لینے لگا۔ اس سے اُس کے درباری ان سے حسد کرنے لگے۔ اور ان اسرائیلیوں کی اوس سی چغلیاں کہائیں۔ اور اوس سے

ایسی باتیں کہیں۔ کہ وہ ان سے متوحش ہو گیا۔ اور حکم دیا۔ جس سے اون کے بے گڑھا کمودا گیا۔ اور اون چھ آدمیوں کو اوس میں ڈال دیا گیا۔ اور نیز اوس غار میں سات درندے بھی تھوڑے گئے کہ اون آدمیوں کو کھا جائیں۔ پھر بخت نصر نے اپنے لوگوں سے کہا کہ چلو ہم کچھ کھانا کھائیں اور شراب پیئیں۔ چنانچہ وہ اپنے کمانے پینے کو چلے گئے۔ پھر وہ آئے تو دیکھتے کیا ہیں۔ کہ یہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور درندے ہی اپنے پانوں پہیلے پڑے ہیں کسی ایک کے بھی اونہوں نے کمر و نچانک بھی نہیں مارا ہے۔ اور ایک ساتواں آدمی اون کے پاس اور ہی موجود ہے۔ اسی میں وہ ساتواں آدمی اون میں سے نکلا۔ جو کہ ایک فرشتہ تھا اور بخت نصر کے ایک ایسا پانچواں مارا کہ جس سے اوس کی صورت مسخ ہو گئی۔ اور وہ ایک شیر کی صورت بن گیا۔ اور وحشیوں میں چلا گیا۔ مگر باوجود اس صورت کے بدل جانے کے بھی اوس میں عقل موجود رہی۔ وہ باتوں کو ایسے ہی سمجھتا تھا کہ جیسے آدمی سمجھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اوسے انسان کر دیا۔ اور اوس کی حکومت بھی پھر اوسے دیدی۔

پھر جب وہ مکر پادشاہ ہوا۔ تو دانیال اور اوس کے رفیقوں کی نہایت ہی تعظیم و تکریم کرنے لگا اس لیے پھر اہل فارس نے بخت نصر سے اون کی چغلیاں کمائیں۔ اور ان چغلیوں میں یہ بھی کہا کہ دانیال جب شراب پیتا ہے تو اوسے اس قدر کثرت سے پیشاب آتا ہے کہ اوس کے روکنے کی اوس میں طاقت نہیں رہتی ہے۔ اور یہ بات اوس زمانے میں اون کے نزدیک بڑے عار کی بات تھی۔ اس کے امتحان کے واسطے بخت نصر نے کھانا پکوا یا۔ اور دانیال کو اپنے پاس بلوایا۔ اور

دربان سے کہا۔ کہ جو شخص پہلے پیشاب کو نکلے اسے قتل کر دینا اگرچہ وہ کہے کہ میں بخت نصر ہی ہوں۔ تو اس سے کہنا کہ تو جھوٹا ہے بخت نصر نے مجھے حکم دیا ہے کہ تجھے قتل کر دوں اور اسے قتل کر دینا۔ خدا کی قدرت ایسی ہو گی کہ دانیال کو تو پیشاب نہ آیا۔ لیکن جو شخص سب سے اول پیشاب کو اٹھا وہ بخت نصر ہی تھا اور یہ کہتا ہوا اٹھا کہ وہ بادشاہ ہے تاکہ اس پر کوئی حملہ نہ کرے۔ لیکن چونکہ رات کا وقت تھا جب دربان نے دیکھا۔ تو اس پر مار ڈالنے کے لیے چپٹا۔ اس نے کہا کہ میں بخت نصر ہوں۔ کہا تو جھوٹا ہے۔ بخت نصر نے مجھے تیرے قتل کا حکم دیا ہے اور اسے قتل کر ڈالا بعض اس کے قتل کا قصہ اور بھی بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مچھر کو بھیجا۔ جو اس کے نشتے میں گس گیا۔ اور دماغ میں اوپر چڑھ گیا۔ جس سے بخت نصر بے چین ہو گیا۔ اور اس وقت تک چین نہ آتا تھا۔ جب تک کہ اس کا سر نہ کٹا جاتا تھا جب اس کے مرنے کا وقت قریب آ گیا تو اس نے اپنی لوگوں سے کہ دیا۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا سر جبر کر دیکھنا۔ کہ یہ کیا چیز ہے جس نے مجھے قتل کیا ہے۔ جب وہ مر گیا تو اس کا سر جبر اگیا دیکھا تو اس کے دماغ کے اوپر کی طرف ایک مچھر ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اپنی قدرت اور بخت نصر کا ضعف دکھا دیا۔ کہ اتنے بڑے جبار کو ایک نہایت ہی ضعیف مخلوق نے مار ڈالا۔ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا رِيبًا۔

دبا برکت ہے وہ خدا جس کے ہاتھ میں دنیا کی تمام چیزوں کا اختیار ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور اس کا جوارادہ ہوتا وہی حکم دیدیتا ہے۔

۱۳۳۔ دانیال کی وفات اب حضرت دانیال کا حال سنئے پہلے تو وہ بابل

کے ملک میں رہے۔ پھر وہاں سے چلے گئے۔ اور سوس مین جا کر مر گئے۔ اور وہیں دفن ہوئے۔ یہ شہر سوس علاقہ خورستان میں ہے۔

۱۲۴۔ بنی اسرائیل کی واپسی شام کو اور جرجب اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ کہ بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی تعمیر۔

بخت نصر بیت المقدس کی خرابی کے چالیس برس بعد مر گیا تھا جیسا کہ بعض اہل علم بیان کرتے ہیں۔ اور اوس کے بعد اوس کا بیٹا جس کا نام ادمردج تھا پادشاہ ہوا تھا۔ اس نے بابل کے ایک حصہ پر ۲۳ برس حکومت کی۔ پھر اوس کے مرنے کے

بعد اوس کا بیٹا بلتا صر پادشاہ ہوا۔ جب یہ پادشاہ ہوا تو سلطنت کے کاروبار میں ابتری ہو گئی۔ اس واسطے اوس پادشاہ نے جو اوس وقت فارس کا حاکم تھا اور جس کی نسبت حسب متذکرہ بالا اختلاف ہے کہ کون تھا اس کو معزول کر دیا۔ اور

اوس کے بعد داریوس کو بابل اور شام پر حاکم کیا۔ یہ تیس برس حکومت کرتا رہا۔ پھر یہ بھی معزول ہوا۔ اور اوس کے بجائے خشایارش مقرر ہوا۔ اور چودہ برس حاکم رہا۔ پھر اوس کا بیٹا کیرش علمی جو تیرہ برس کی عمر کا تھا پادشاہ ہوا۔ اس نے توریت پڑھی تھی

اور یہودی ہو گیا تھا۔ اور حضرت دانیال سے اور اوس کے ہمراہیوں حنا نیا اور عزاریا وغیرہ سے یہ مذہب سیکھا تھا۔ اس پر ان لوگوں نے اوس سے درخواست

کی۔ کہ وہ انہیں بیت المقدس جانے کی اجازت دیدے۔ اوس نے ان کی درخواست قبول کی۔ اور دانیال کو ان کا قاضی مقرر کیا۔ اور تمام کام ان کے اوس کے

حوالے کیے۔ اور انہیں حکم دیا۔ کہ بخت نصر جو مال و اسباب ان کا لوٹ کر لایا تھا وہ بنی اسرائیل میں تقسیم کر دیں۔ اور بیت المقدس کی تعمیر کریں۔ چنانچہ وہ اوس کے

زمانہ میں بن گیا۔ اور بنی اسرائیل وہاں بہر لوٹ کر آ گئے۔ اور یہ زمانہ جو ان پادشاہوں کا بیت المقدس کی خرابی سے گزرا ہے بخت نصر کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور کیرش کی پادشاہی بائیس برس رہی ہے۔

اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کو جس پادشاہ نے شام کی طرف واپس ہونے کی اجازت دی وہ گشتاسپ بن طراسپ ہے۔ اوس سے لوگوں نے کہا تھا کہ شام کا ملک خراب اور ویران ہو گیا۔ اور وہاں کوئی شخص اسرائیلیوں میں سے نہیں رہا ہے۔ اس واسطے اُس نے ملک بابل میں منادی کر دی کہ جو بنی اسرائیل شام کو جانا چاہیے وہ چلا جائے اور ملک شام پر آل داؤد علیہ السلام میں سے کسی کو حاکم کر دیا۔ اور اوسے حکم دیا۔ کہ بیت المقدس کو بنالے۔ چنانچہ وہ لوٹ آئے۔ اور اوسے بنالیا۔

۱۲۵۔ حضرت ارمیا بنی کا اور اون کے گدھے ارمیا بن حزقیا حضرت ہارون بن عمران کی نسل کا سونہرے تکمر پر زندہ ہوتا۔

ملک کو ہال کیا۔ اور بیت المقدس کو برباد کیا۔ اور بنی اسرائیل کو قتل اور اسیر کیا۔ تو اُنہوں نے بستی کو چھوڑ کر جنگل کا راستہ لیا۔ اور وحشیوں میں جا کر سکونت اختیار کر لی۔ جب بخت نصر بابل کو لوٹ آیا تو ارمیا بھی ایک گدھے پر سوار شیر انگو اور زیتون ایک برتن میں لے ہوئے آئے۔ دیکھا کہ بیت المقدس خراب اور ویران پڑا ہے۔

قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا الَّذِي بَعْدَ مَوْتِنَا قَالَ لَا اِنَّ هٰذَا بَلْ كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ
كُنْتُمْ تَقُولُونَ لَوْ اَنَّا نَسْمَعُ مَا نَسْمَعُ وَنَرٰ مَا نَرٰ لَآتَيْنَاكَ اَنِيسًا
وَلَا نَكُنَّ مِنَ الْكَافِرِينَ

وَأَنْظِرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِرُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهُنَّ الْحَمَاءَ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ
 أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ (تو یہ دیکھ کر تعجب سے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ اس بیٹی
 کو اس کے مرنے (یعنی اس قدر اُبڑ جانے) کے بعد کیسے زندہ (یعنی آباد) کرے گا۔ اس پر
 اللہ تعالیٰ نے اُن کو ستواہر س تک مردہ کر رکھا۔) پھر اُن کے گدھے کو بھی مار رکھا۔ اور اُنکی
 آنکھیں بھی اندھی کر دیں۔ پھر جب بیت المقدس آباد ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ارمیا کی آنکھیں
 پہلے زندہ کیں۔ پھر اُن کا بدن زندہ کیا۔ اور وہ اس بات کو دیکھتے جاتے تھے (دبھر)
 جب اس طرح اُن کو پورا پورا جلا اٹھایا تو پوچھا کہ تم کتنی مدت (اس حالت میں) رہے
 کہا ایک دن رہا تو نگا یا ایک دن سے بھی کچھ کم اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں بلکہ تم ستواہر س
 ایسی حالت میں رہے۔ اب تم اپنے کمانے اور اپنے پینے کی چیزِ دن کو دیکھو کہ کوئی سُٹری
 بسی تک نہیں ہے۔) اور اس میں کچھ تغیر نہیں آیا ہے (اور اپنے گدھے کی طرف بھی
 نظر کرو۔ اور دُمتارے اتنے دنوں مردہ رکھنے اور پھر جلا اٹھانے سے) مقصود یہ ہے
 کہ ہم تم کو لوگوں کے لئے (اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنائیں۔ اور گدھے کی ٹہریوں کی طرف
 نظر کرو کہ ہم کیسے اُن کو دھوڑ جاڑ کر اُن کا ڈبہ بچ بنا کر لے آتے اور پھر اُن پر گوشت پورتے
 ہیں) پھر جب اُنہوں نے اپنے گدھے کی ٹہریوں کو دیکھا۔ تو دیکھتے کیا ہیں کہ وہ ایک دوسرے
 کے پاس اکٹھے ہونے لگیں اور پھر اُن پر گوشت چڑھ گیا۔ پھر زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ
 کے حکم سے۔ پھر اُنہوں نے شہر کو دیکھا۔ کہ وہاں مکانات بن گئے۔ اور بنی اسرائیل
 وہاں کثرت سے آباد ہو گئے اور ملکوں سے واپس ہو کر وہاں آ گئے ہیں۔ حالانکہ وہ اُن
 کے زمانہ میں اُجاڑ پڑا تھا۔ اور وہاں کے باشندہ قتل اور اسیر ہو گئے تھے۔ پھر جب اُنہوں
 نے اسے آباد پایا۔ اور پھر جب اُن پر قدرت الہی کا یہ کرشمہ ظاہر ہو گیا تو بول اُٹھے۔

کہ اب مجھے یقین کال ہو گیا۔ کہ اسد چرچہ سب پر قادر ہے۔)

۱۲۴۔ عزیر کا زندہ ہونا اور اسد تو توریت بنا کر بنی اسرائیل کو دینا۔ اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ جسے اسد تعالیٰ نے سو برس تک مردہ بنا رکھا تھا اور پھر اس سے

جلادیا تھا وہ حضرت عزیر تھے۔ جب وہ زندہ ہو گئے تو بیت المقدس میں اپنے گھر کو آئے۔ کیونکہ اونہیں پہلا ہی دہم تھا۔ وہاں دیکھتے کیا ہیں۔ کہ اون کے گھر کے پاس ایک اندھی بوڑھا سا سنخوردہ بیٹھی ہوئی ہے جو اونکی لونڈی تھی۔ اور اب اس کی ایک سو بیس سال کی عمر تھی۔ اونہوں نے اس سے پوچھا۔ کہ کیا یہ عزیر کا گھر ہے۔ کہا ہاں۔ اور روڑ پر اور بولی۔ کہ میں نے تیرے سوا مدت سے کسی کے منہ سے عزیر کا ذکر ہی نہیں سنا ہے اونہوں نے کہا۔ کہ میں عزیر ہوں۔ وہ بولی کہ عزیر تو مجاب الدعوة تھے۔ اگر تم عزیر ہو۔ تو اسد تعالیٰ سے دعا کرو۔ میں اچھی تندرست ہو جاؤں۔ عزیر نے اس کے واسطے دعا کی۔ اور وہ مینا ہو گئی اور کھڑے ہو کر چلنے لگی۔ جب اس نے عزیر کو دیکھا تو پہچان لیا۔ عزیر کا ایک بیٹا بھی اس وقت زندہ تھا۔ اور اس کی ایک سو تیرہ برس کی عمر تھی۔ اور اس کے بیٹے بوڑھے ہو گئے۔ وہ لونڈی اون کے بیٹے کے پاس گئی۔ اور عزیر کا حال اس سے بیان کیا۔ وہ دوڑتے ہوئے اون کے پاس آئے اور دیکھ کر اونہیں اس خال سے پہچان لیا جو اون کے پشت پر تھا۔ یہ بھی بیان کرتے ہیں۔ کہ عزیر بنی اسرائیل کے ساتھ عراق میں تھے۔ اور بیت المقدس کو بھی لوٹ کر آئے تھے۔ اور یہاں آکر اونہوں نے توریت کو نئے سے بنایا تھا۔ کیونکہ جب بنی اسرائیل بیت المقدس کو لوٹ کر آئے تو اون کے پاس توریت نہ تھی۔ جہاں اور چیزیں اون کی جہن گئی تھیں وہ بھی اونہیں کے ساتھ جہن گئی

اور چلکر معدوم ہو گئی تھی۔ اور عزیز قیدیوں کے ساتھ گرفتار ہو گئے۔ جب وہ بیت المقدس کو بنی اسرائیل کے ساتھ آئے تو رات اور دن رونا اختیار کر لیا۔ اور مخلوق سے الگ رہنے لگے۔ اسی رنج و غم میں دیکھتے کیا ہیں۔ کہ اون کے پاس ایک شخص آیا۔ یہ اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے اوس نے ان سے کہا۔ عزیز تم کیوں روتے ہو۔ کہا میں اس لیے روتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اوس کا عہد جو ہمارے پاس تھا جاتا رہا۔ اوس شخص نے کہا۔ تو کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ وہ کتاب پہر تم کو دیدے۔ کہا ہاں۔ کہا تو جاؤ روزہ رکھو اور پاک صاف ہو کر کل تم ہمارے پاس اسی مقام پر آنا۔ حضرت عزیز نے ایسا ہی کیا۔ اور اوسی جگہ اوس شخص کے انتظار میں آکر بیٹھ گئے۔ پھر یہ آدمی آیا۔ اور ایک برتن میں کچھ پانی لایا۔ یہ فرشتہ تھا جو آدمی کی صورت میں نکل آیا تھا۔ اوس نے یہ پانی حضرت عزیز کو پلا دیا۔ اس سے توریت اون کے دل میں نقش ہو گئی۔ اور وہ بنی اسرائیل کی طرف لوٹ کر آئے۔ اور اون کے لیے توریت بنادی۔ اور اونوں نے اوس کے حلال و حرام اور حدود کے سبب سے پہچان لیا۔ اور اون سے وہ ایسی سخت محبت کرنے لگے۔ کہ ہرگز ایسی اونہیں کسی چیز سے محبت نہ تھی۔ اور حضرت عزیز نے اون کے کاموں کی اصلاح کی۔ اور اون کے درمیان میں مدت تک رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اون کی روح قبض کر لی۔ اور بعد اون کے بنی اسرائیل میں بدکاریاں ہونے لگیں۔ اور یہ نوبت پہنچ گئی کہ بعض نے کہا عزیر اللہ تعالیٰ کے بیٹے تھے۔ اس کے بعد بنی اسرائیل برابر بیت المقدس میں رہے۔ اور لوٹ کر وہاں بکثرت ہو گئے۔ آخر کار اون پر بڑا تک طوفان کے زمانہ میں رومیوں نے غلبہ پایا اور اس کے بعد پھر اون کی کبھی ایک جماعت نہ ہوئی۔

بخت نصر کے باب میں اور بیت المقدس کی تعمیر کی نسبت علما نے بڑے بڑے اختلاف کے ہیں۔ ہم نے اختصار کی غرض سے اون کی تفصیل ترک کر دی ہے

بخت نصر کی چڑھائی عرب پر

۱۲۔ بخت نصر کا عربوں کو انبارا درحیرہ میں بسانا اور معد بن عدنان کا حران جانا۔

کہتے ہیں۔ کہ برخیا بن خنایا پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی تھی۔ کہ وہ بخت نصر کو عرب پر چڑھائی کرنے

کا حکم دیں۔ تاکہ وہ عرب میں جا کر اون کے سپاہیوں کو قتل کرے اور اون کے بچوں کو پکڑ لے جائے۔ اور مال و متاع لوٹ لے یہ اون کے کفر کی سزا تھی۔ جب حضرت برخیا نے یہ حکم بخت نصر کو سنا دیا۔ تو اوس نے اس کی تعمیل کی ابتدا تجارت عرب سے شروع کی۔ اور اونہیں اوس نے پکڑ لیا۔ اور اون سے بخت میں حران شہر بسا دیا۔ اور وہاں اونہیں قید کر کے اون پر موکل مقرر کر دئے۔ کہ کمین نکل نہ جائیں۔ جب یہ خبر عرب میں پھیلی۔ تو کچھ لوگ اوس کے پاس امن مانگ آئے۔ اور اوس نے اون کو امن دیا۔ اور قصور معاف کر دئے۔ اور اونہیں سواد میں ٹھہرا دیا۔ اور اونہوں نے وہاں انبار شہر آباد کیا۔ اور حیرہ والوں سے اوس شہر کو خالی کرادیا۔ اور عرب وہاں بھی بخت نصر کے حین حیات ہی آباد ہو گئے۔ جب بخت نصر مر گیا۔ تو وہ انبار والوں میں جانے لے۔ اسی زمانہ میں سب سے اول عرب حیرہ اور انبار میں جا کر آباد ہوئے ہیں۔ پھر بخت نصر سجد اور حجاز کے عربوں کی طرف چلا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے برخیا اور ارمیا کو حکم دیا۔ کہ وہ دونوں معد بن عدنان کے پاس جائیں۔ اور اوس سے لیکر حران پہنچا دیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اونہیں تباہ یا تھکا۔ کہ اوس کی نسل سے

محمد صلعم پیدا ہون گے جو خاتم الانبیا ہون گے۔ یہ دونو تعمیل روانہ ہوئے۔ اور منازل اور زمین ان کے واسطے لپٹ گئی۔ اور یحیٰ بن نضر سے پہلے معد کے پاس پہنچ گئے اور فوراً اوسے اٹھا کر حراں پہنچا دیا۔ معد کی اس وقت صرف تیرہ برس کی عمر تھی۔

۱۲۸۔ بخت نصر کی چڑھائی نجد اور حجاز پر اور معد بن لڑائی اور معد بن عدنان کا مکہ لوٹ آنا اور نزار کی پیدائش۔

کو جمع کیا۔ اور بخت نصر سے اور اوس سے ذات عرق میں مقابلہ ہوا۔ اور بڑی سخت لڑائی ہوئی۔ یہیں عدنان کو شکست ہوئی۔ اور بخت نصر نے اوس کا چھپا کیا۔ اور وہاں اودن کے قلعوں تک چلا گیا۔ وہاں دونو فریق نے اپنے اپنے مورچے جھائے اور اپنے گرو خندقین کو دین۔ لیکن بخت نصر ایک مقام پر کمین میں چھپ گیا۔ یہی سب سے پہلا کمین ہے (جس کا ذکر تاریخ میں مذکور ہے) اور عربوں پر تلواروں کا مینہ برسا۔ جس سے وہ داویدا پکار اُٹے۔ اور پھر عدنان نے بخت نصر سے اور بخت نصر نے عدنان سے کنارہ کیا۔ اور دونو اپنے اپنے راستے چلے گئے۔ پھر جب بخت نصر لوٹ گیا۔ تو معد بن عدنان بنی اسرائیل کے بنیوں کے ساتھ حراں سے نکلا۔ اور مکہ آیا۔ اور وہاں اوس کی علامتیں بنائیں۔ اور حج کیا۔ اور اوس کے ساتھ انبیا نے بھی حج کیا۔ اور وہاں سے روانہ ہو کر ریشوب کے پاس گیا۔ اور پوچھا۔ کہ حارث بن مضاض جو بھی کی اولاد سے کوئی باقی ہے یا نہیں کسی نے اوس سے کہا۔ جو شہم بن جلمہ باقی ہے پہر اوس نے معانہ بنت جو شہم

سے شادی کی۔ اور اوس کے پیٹ سے نزار بن معد پیدا ہوا۔

بشتاسپ اور اوس کے زمانہ کے واقعات اور اوس کے باپ لہر کی قتل

۱۲۹۔ بشتاسپ اور حرزاسپ کی لڑائی جب بشتاسپ (یا گشتاسپ) بن لہر اسپ بادشاہ ہوا۔ تو اوس نے ملک کا خوب انتظام اور ترکون کی شکست۔

کیا۔ اور قوانین اور آئین بنائے۔ اور فارس میں ایک شہر فسا آباد کیا۔ اور عظمائے مملکت کے سات درجہ قرار دئے۔ اور ادون میں سے علی قدر مراتب ایک ایک کو ملک کا مالک کیا۔ پھر اوس نے ترکون کے بادشاہ حرزاسپ کے پاس جو افراسیاب کا بھائی تھا ایلمچی بھیجے۔ اور اوس سے صلح کر لی۔ اور صلح اس بات پر ہوئی۔ کہ بشتاسپ کا ایک جانور بادشاہ ترک کے دروازہ پر کھڑا رہے جس کے کھڑے رہنے کا اوس زمانہ میں بادشاہوں کے دروازہ پر دستور تھا۔ جب زردشت بشتاسپ کے پاس آیا۔ اور بشتاسپ نے اس کی تقلید کی جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کر دیا ہے۔ تو زردشت نے بشتاسپ سے کہا۔ کہ ترکون کے بادشاہ سے صلح موقوف کر دے۔ اور کہا کہ میں تیرے لیے ایسا طالع مقرر کرونگا۔ کہ اگر تو اوس وقت لڑنے کو جائیگا تو تجھے فتح ہی ہوگی۔ یہ پہلا ہی موقع ہے جو بادشاہوں میں سے کسی نے نجوم کو دیکھ کر کوئی کام کیا ہے۔ زردشت نجوم کا بڑا عالم تھا۔ اور اس علم میں اسے بڑا کمال حاصل تھا بشتاسپ نے اوس کی بات کو مان لیا۔ اور اپنے موکل کے پاس جو ترکون کے بادشاہ کے پاس رہتا تھا آدمی بھیجا۔ اور وہاں سے اپنا جانور منگالیا۔ بادشاہ ترک کو اس سے بڑا غصہ آیا۔ اور اوس نے ایلمچی بھیج کر گشتاسپ کو دہکی دی۔ اور بہت بُرا مانا۔ اور

اوس سے کھلا بھیجا۔ کہ زردشت کو میرے پاس بھیج دے۔ اور نہ میں تجھ پر حملہ کروں گا اور تجھے اور تیرے اہل بیت کو مار ڈالوں گا بشتا سب نے بھی اس کا خوب سخت جواب لکھا۔ اور اوس لڑائی کے لیے تیار ہونے کو کہا اور پھر دونوں شخص لڑائی کے لیے نکلے اور خوب لڑائی ہوئی۔ جس میں ترکون کے پادشاہ کو شکست ہوئی۔ اور وہ بہت مارے گئے۔ اور میدان سے بہاگ گئے۔ بعد ازاں بشتا سب بلخ کو لوٹ آیا۔

۱۴۰۔ بشتا سب کا اسفندیار کو قید کر کے گوشہ
 نشین ہونا اور حرز اسب کا حملہ بشتا سب پر۔
 اب اہل فارس میں زردشت کی بات خوب
 جھک گئی اور اس کا بڑا مرتبہ ہو گیا۔ کیونکہ یہ
 فتح اوس کے کہنے کے بموجب ہوئی تھی۔ اس لڑائی میں اسفندیار بن بشتا سب نے
 بڑے بڑے کام کئے تھے۔ جب لڑائی ختم ہو گئی۔ تو لوگوں نے بشتا سب
 اور اسفندیار میں فساد ڈلوادیا۔ اور بشتا سب سے کہا۔ کہ اسفندیار خود پادشاہ بننا چاہتا
 ہے۔ اس واسطے بشتا سب نے اوسے لڑائیوں پر متواتر بھیجا۔ اور آخر کار
 گرفتار کر کے مقید کر دیا۔ پھر بشتا سب کرمان سیستان کی طرف گیا۔ اور ایک پہاڑ پر
 نام میں پہونچا۔ کہ وہاں اپنے دین کے بموجب گوشہ نشینی کرے۔ اور اپنے
 بوڑھے باپ طراسپ کو بلخ میں چھوڑ گیا۔ لہر اسپ ایسا بوڑھا ہو گیا تھا۔ کہ وہ کسی
 کام کا نہ رہا تھا۔ اسی مقام پر بشتا سب نے اپنے خزانہ اور اہل و عیال بھی چھوڑے
 جب یہ خبر توران میں پہونچی۔ اور حرز اسب نے سنی۔ تو اوس نے لشکر فراہم کیا۔ اور بلخ
 کی طرف روانہ ہوا۔ اور بشتا سب کی غیبت سے اوس نے فائدہ اٹھا ناچاہا
 اور بلخ میں اگر وہاں کا مالک ہو گیا۔ اور طراسپ کو اور بشتا سب کے دو بیٹوں اور
 ہر بدون (آتشکدہ کے متولیوں) کو قتل کر ڈالا۔ اور دفترون کو جلا دیا۔ اور آتشکدہ

گرا دئے۔ اور چاروں طرف فوجیں بھیجیں۔ اور ایرانیوں کو قتل اور اسیر کیا۔ اور ملک کو خراب و برباد کر ڈالا۔ اور بشتاسب کی دو بیٹیاں پکڑ لیں۔ جن میں سے ایک کا نام خمانی تھا۔ اور اون کا بڑا علم درفش کاویان چھین لیا۔ اور بشتاسب کی تحسین میں روانہ ہوا۔ بشتاسب یہ دیکھ کر بہاگا۔ اور فارس کے قریب کسی پہاڑ میں جا کر مستحسن ہوا۔ اور اس مصیبت سے سخت پریشان ہوا۔

۱۳۱۔ اسفندیار کا قید سے نکل کر جزا سب کو جب بشتاسب پر بڑی سختی ہوئی۔ تو اوس نے دفع اور قید کرنا اور توران پر اوس کا قبضہ۔ اپنے بیٹے اسفندیار کے پاس جبا سب

کو بھیجا۔ جو بڑا عالم تھا۔ اور اوسے مجلس سے نکلوا یا۔ اور عذر معذرت کر کے اوس سے وعدہ کیا۔ کہ میں تجھے ولی عہد کر دوں گا۔ جب اسفندیار نے یہ کلام سنا۔ تو اوس نے سجدہ کیا۔ اور اوس کے پاس سے چلا۔ اور جو لشکر اوس کے پاس تھا اوسے جمع کیا اور رات کو تمام سامان کر کے صبح ہی دو سکر روز ترکون کے لشکر کا رخ کیا۔ اور اونکے پادشاہ کے مقابل جا پہنچا۔ دونوں خوب لڑائی ہوئی۔ اور آتش کار زانوب مشتعل ہوئی اسفندیار نے ترکون کے لشکر پر حملہ کیا۔ اور اوس کی ترتیب بگاڑ دی۔ اور متواتر حملہ پر حملہ کئے گیا۔ اب ترکون میں یہ خبر پہنچی کہ اس لشکر کا سردار اسفندیار ہے۔ اسکا وہ ایسے بہاگے کہ کہیں نہ رکے۔ اور اسفندیار لوٹ آیا۔ اور درفش کاویان بھی ہاتھ آگیا۔

جب باپ کے پاس آیا تو وہ بہت خوش ہوا۔ اور اوسے ترکون کے تعاقب کا حکم دیا۔ اور کہا کہ اون کے پادشاہ اور اوس کے اہل و عیال کو جہان تک ہو سکے قتل کیے بغیر نہ چھوڑے۔ اور حتی الامکان ترکون کو خوب قتل اور اسیر کرے۔ اور اپنے اسیروں کو اور جو غنیمت وہ یہاں سے لے گئے ہیں اوسے چھوڑا لائے۔

پہر اسفندیار روانہ ہوا اور توران میں پہنچا۔ اور تورانیوں کو خوب قتل و اسیر کیا اور ملک کو اجاڑ ڈالا۔ اور اوس کے دارالسلطنت تک چلا گیا۔ اور اوس سے بھی جبراً قہراً فتح کر لیا۔ اور پادشاہ کو اور اوس کے ساتھیوں کو اور اوس کی سپاہ کو قتل کر ڈالا۔ اور اوس کا مال و اسباب لوٹ لیا۔ اور عورتیں بکڑالیں۔ اور اپنی دونو بہنوں کو چھڑا لیا۔ اور ملک میں خوب تاخت و تاراج کیا۔ اور بلاد ترک کے آخری حدوں تک اور تیز تہ تک جا پہنچا۔ اور پہر توران کے حصے کر ڈالے۔ اور اس کے بعد ہر ایک حصہ پر ترکوں کے سرداروں میں سے ایک ایک سردار کو مقرر کیا اور اوس سے خراج ٹہیر لیا اور کہہ دیا کہ سال بسال اوس کے باپ بشتاسب کے پاس یہ خراج بھیج دیا کریں۔

۱۳۳۔ رستم کا اسفندیار کو قتل کرنا اور بشتاسب کی پہر جب اسفندیار بلج کو لوٹ آیا۔ تو چونکہ اسفندیار موت اور ایک اسرائیل کا اوس کے پاس جانا نے ایران کے ملک کی حفاظت کی اور ترکوں کو شکست دی تھی باپ کو اوس پر رشک ہوا۔ اور اسفندیار سے دل ہی دل میں حسد کرنے لگا۔ اور اوس نے اوسے حکم دیا۔ کہ تیاری کر کے رستم کی طرف جائے اور سیستان میں جا کر اوسے قتل کر ڈالے اور اوس سے کہا۔ کہ رستم ہمارے ملک کے درمیان رہتا ہے اور ہماری اطاعت نہیں کرتا ہے یہ بڑا غضب ہے اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ کیکاؤس نے اوسے خود مختار کر دیا تھا۔ اور سیستان کا ملک اوسے جاگیر میں دیدیا تھا۔ اس کا بیان ہم اوپر کیکاؤس کی سلطنت میں لکھ چکے ہیں اس سے بشتاسب کی یہ غرض تھی کہ رستم اوسے مار ڈالے یا وہ رستم کو مار ڈالے۔ کیونکہ وہ رستم کا بھی بڑا ہی دشمن تھا۔ اس واسطے اسفندیار نے لشکر فراہم کیا۔ اور رستم کی طرف گیا کہ سیستان اوس سے لے لے۔ رستم بھی اوس کے مقابلہ کو نکلا۔ اور اوس سے

لڑا۔ اسفندیار مارا گیا اور رستم نے اوسے مار ڈالا۔

پھر بشتاسب مر گیا۔ اور ایک سو بارہ برس اور بعض کے قول کے بموجب ایک سو
بیس یا ایک سو پچاس برس پادشاہی کی۔

کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص اوس کے پاس آیا تھا۔ اور کہتا تھا
کہ وہ نبی ہے اور خدا نے اوسے اوس کی طرف بھیجا ہے۔ اور بلعین اوس کے
پاس پہنچا تھا۔ اور عبری بولتا تھا اور زردشت مجوسیوں کا نبی اوس کا ترجمہ کرتا تھا
اور جاماب عالم ہی موجود رہتا تھا۔ وہ بھی اس کی باتوں کا ترجمہ کیا کرتا تھا
اور بشتاسب اور اوس کے آبا و اجداد اور تمام فارس والے پہلے صدیقی مذہب
تھے۔ زردشت کے آنے کے بعد وہ آتش پرست ہو گئے تھے۔

ایام کریکاوس سے بہمن بن اسفندیار کی زمانہ تک یمن کے پادشاہ

۱۳۳۔ یاسرین کے پادشاہ کا دادی الرل
تک جانا اور وہاں پتلا بنا کر نصب کرنا۔
اور لوگوں کا قول ہم اور کچھ چکے ہیں۔ جو کہتے
ہیں کہ کریکاوس حضرت سلیمان بن داؤد کے

عہد میں تھا اور یہ جو یمن کے پادشاہ سلیمان کے زمانہ میں تھے اور بلقیس نبیہ بنت انبیش
کا جو حال گزرا ہے اوس کو بھی بیان کر چکے ہیں۔ بلقیس کے بعد یاسر بن عمرو بن لعل
پادشاہ ہوا تھا۔ جسے النعم الانعام بھی کہتے ہیں۔ یمن والے کہتے ہیں کہ وہ ملک
مغرب پر چڑھائی کر کے گیا تھا۔ اور اوس وادی تک پہنچ گیا تھا۔ جسے وادی الرل
دریگستان کی گھاٹی کہتے ہیں۔ یہاں تک کوئی شخص اس سے پہلے نہیں
گیا تھا۔ جب وہ یہاں تک پہنچا۔ تو ریگ کی کثرت کے سبب آگے نہ جا سکا

اور وہیں ٹھہرا ہوا تھا اسی میں دیکھتا کیا ہے۔ کہ وہاں سے ریت مہٹ گیا۔ اوس نے ایک شخص کو جس کا نام عمرو تھا آگے جانے کا حکم دیا۔ اور وہ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ آگے گیا۔ لیکن بہرہ لوگ ٹوٹ کر نہ آئے۔ جب یا سنے یہ حال دیکھا۔ تو وہاں تانبے کا ایک پتلا بنا کر کھڑا کرنے کا حکم دیا۔ اور وادی کے کنارے ایک چٹان پر اوس بت کو نصب کر دیا۔ اور سندھ و ہرمین اوس کے سینہ پر لکھ دیا۔ کہ یہ پتلا یا سہ انعم الحمیری کا ہے۔ اس سے آگے راستہ نہیں ہے۔ آگے جانے کے لیے کوئی تکلیف نہ کرے۔ اگر آگے جائیگا تو مصیبت میں بہنس جائیگا۔

لوگ یہی کہا کرتے ہیں۔ کہ اس ریگستان کے آگے بھی کچھ لوگ رہتے ہیں جو حضرت موسیٰ کی امت کے ہیں اور وہ وہ لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ذکر آیا ہے وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ اٰمَنَّا بِرَبِّهِمْ وَكَانَ ذُو الْقُوٰی اُولٰٓئِکَ مَعَ رَبِّکَ لَا یَرْہَقُہُمْ سَعٰی وَہُمْ لَا یُکٰۤیۡدُوۡنَ اور موسیٰ کی قوم میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حق بات کی ہدایت اور اوسی کے مطابق لوگوں کے معاملات میں انصاف ہی کرتے ہیں۔) واللہ اعلم۔

۱۳۴۴ تب اسعد ابو کرب اور چین تک اوکی پہر اوس کے بعد تیج جسے بتان اور اسعد جٹ ہائی کی بے سرو پار روایت۔ اور ابو کرب بھی کہتے ہیں بن ملکیر تیج بن زید

بن عمرو تیج جسے ذوالاذعار بھی کہتے ہیں بن ابرہہ تیج ذی المنار بن الرائش بن قیس بن صیفی بن سبا پادشاہ ہوا۔ اور اوس سے زائد بھی کہا کرتے تھے یہ تیج بشتاسب اور اردشیر بہمن بن اسفندیار بن بشتاسب کے زمانہ میں تھا۔ اور یہی تیج بہمن سے اوس راستہ کو بھی گیا تھا جس راستہ کو پہلے رائش گیا تھا۔ اور چلتے چلتے بنی سٹے کے دو نو پہاڑوں تک پہنچ گیا تھا۔ پھر وہاں سے انبار کے ارادہ سے روانہ ہوا

اور حیرہ کے مقام پر پہنچا تو بیان بڑا حیران پریشان ہو گیا۔ رات کا وقت تھا۔ اس لیے اوسی جگہ ٹھہر گیا۔ اور اوس جگہ کا نام حیرہ رکھ دیا۔ اور از دلختم۔ جذام۔ عاملہ۔ قضاۃ قبیلون کے وہاں کچھ آدمی جو بڑے جنمون نے وہاں مکانات بنائے۔ اور وہیں رہنے لگے۔ اور پھر کچھ عرصہ کے بعد ملے کلب سکون بلحراث بن کعب اور لباد کے قبائل کے بھی کچھ لوگ اون کے پاس جا رہے۔

پھر وہ موصل کی طرف گیا۔ اور پھر آذربائیجان پہنچا۔ اور ترکون سے مقابلہ کر کے ادنیہن شکست دی اور سپاہیوں کو قتل اور اہل و عیال کو قید کر لیا۔ پھر مین کی طرف لوٹ آیا۔ اور بادشاہون مین اوس کا رعب داب چھا گیا۔ اور اون کے پاس سے تحفہ تحائف آنے لگے۔ اور ہند کے بادشاہ نے بھی اوسے ہدیہ بھیجے۔

جن مین حریر مشک عود وغیرہ نو اور ہند کی بہت چیزیں تھیں۔ چونکہ یہ چیزیں اوس نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھیں۔ اس لیے اوس نے ایلچی سے دریافت کیا۔ کہ کیا

یہ سب چیزیں تیرے ہی ملک مین ہوتی ہیں۔ کہا نہیں۔ اون مین سے اکثر اشیا چین کے ملک کی ہیں۔ اور اوس نے چین کی اوس کے روبرو بہت تعریف کی۔ اس لیے تیج نے چین پر چڑھائی کرنے کی قسم کھا کر ارادہ کیا۔ اور اپنی قوم حمیر کو لیکر روانہ ہوا۔ اور اوس مقام پر پہنچا۔ جہاں پتلے دبلے اور سیاہ ٹوپیان پہنے

والے آدمی رہتے تھے۔ وہاں سے اوس نے اپنے رفیقون مین سے ایک شخص کو جس کا نام نابت تھا چین کی طرف ایک بڑا لشکر دیکر روانہ کیا۔ لیکن یہ شخص کچھ مصیبت مین پہنچ گیا۔ اس واسطے خود تیج نے بھی اُدھر کو کوچ کیا۔ اور چین مین جا کر داخل ہوا۔ اور چینییوں کی فوج کو قتل کیا۔ اور جو کچھ وہاں پایا سب لوٹ لیا۔

اوس کے جانے اور وہاں رہنے اور پہر لوٹ کر آنے میں سب سات برس کی مدت غنہ ہوئی۔ پہر اوس نے اپنی قوم حمیر کے بارہ ہزار سوار تبت میں چھوڑ دئے۔ یہی لوگ تبت میں رہتے ہیں۔ اور وہ اپنے آپ کو عربوں کی نسل سے سمجھتے ہیں۔ ادن کے رنگ اور ادن کے جسم عربوں کے سے ہیں۔

یہ روایت لوگ اسی طرح بیان کیا کرتے ہیں۔ لیکن بہت اصحاب سیر اور تواریخ نے اس کو غلط بتایا ہے اور راولیون میں سے ایک دوسرا آپس میں مخالف بھی ہے۔ کوئی ایک کو پہلے بتاتا ہے۔ تو دوسرا او سے پیچھے بیان کرتا ہے۔ اس واسطے اس روایت کے بیان کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ لیکن ہم جو کچھ پاتے ہیں او سے کچھ نہ کچھ اختصار کر کے بیان کر دیتے ہیں۔

اردو شیرہمین اور اوس کی بٹی ہمالی

۱۳۵۔ اردو شیرہمین اور اوس کی حکومت۔ پشتا سب کے بعد اوس کا پوتا اردو شیرہمین بن اسفندیار پادشاہ ہوا۔ یہ شخص بڑا منظم و متصور تھا جہاں جاتا او سے فتح ہوتی تھی اور اپنے باپ سے بھی اوس کی سلطنت بڑی تھی۔ کہتے ہیں۔ کہ اوسی نے سواد میں ایک شہر بسایا اور اوس کا نام ایدان اردو شیر رکھا تھا۔ یہی شہر ہے جسے آج کل زاب اعلیٰ میں بہمنیا کہا کرتے ہیں۔ اور دجلہ کے علاقہ میں اوسی نے ابلہ بسایا تھا۔ اور نیز سیمان کو بھی اپنے باپ کے خون کا انتقام لینے گیا تھا۔ اور وہاں جا کر رستم اور اوس کے باپ اور اوس کے بیٹے فرامز کو قتل کیا تھا۔ یہی ہمیں داراے اکبر کا باپ اور نیز ساسان کا باپ ہے جو شاہان فارس کے

باپ اردشیر بن بابک اور اوس کی اولاد کا مورث اعلیٰ ہے۔ دارا کی مان خما کی یا
 خما کی تھی۔ جو ہمیں کی بیٹی تھی۔ اس لیے وہ دارا کی مان بھی تھی اور اوس کی بہن بھی تھی
 اور یہی بہن ہے کہ جو روم کے اندرونی ملک میں دنش لاکھ سپاہ سے گیا تھا اور دنیا
 بہر کے پادشاہ او سے خراج بھیجا کرتے تھے۔ اور بلجاخا نشان و شوکت اور تدبیر
 و راے کے شاہان فارس میں اوس کا بہت بڑا درجہ تھا۔ بہن کی مان بنیامین بن یعقوب
 کی نسل سے تھی۔ اور اوس کے بیٹے سارسان کی مان سلیمان بن داؤد کی نسل سے
 تھے۔ اوس نے کل ایک سو بیس برس پادشاہی کی۔ اور بعض حصہ رانی بریس
 اوس کی حکومت کی مدت بتاتے ہیں۔ یہ بڑا استواضع خلیق اور لگوں میں نیک نام
 مشہور تھا۔ اور جب فرمان جاری کرتا تو سب نامہ یہ ہوتا تھا۔ از جانب بندہ خدا و
 خدا منتظم امور خلق اللہ۔

۱۳۳۱۔ خما بنت بہن کی سلطنت اور دارا کا پیر اوس کے بعد خما کی بیٹی پادشاہ ہوئی
 پادشاہ بنانا۔ اس کا باپ اسے بہت چاہتا تھا اور یہ بڑی

عائق اور شہسواری بھی۔ اور اوس کا لقب شہزادہ تھا اور بعض کہتے ہیں۔ کہ جب وہ
 حاملہ ہوئی۔ اور دارا اکبر اوس کے پیٹ میں ہی تھا۔ تب ہی اوس نے بہن سے
 کہا تھا کہ جو بچہ میرے پیٹ میں ہے اس کے سر پر تاج رکھ اور اوسے پادشاہ
 کر دے۔ چنانچہ بہن نے ایسا ہی کر دیا۔ اور اوس کے حل کو ہی تاج پہنایا۔

اور ساسان بن بہن پادشاہ بننا چاہتا تھا۔ جب اوس نے دیکھا۔ کہ میرے باپ نے
 ایسا کیا ہے تو وہ اصرار چلا گیا۔ اور گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ اور پٹارون کی چوٹیوں
 پر رہنے لگا۔ اور بکریان پال لین۔ اور خود بالذات اون کی دیکھ بہال کرنے لگا

اس سے تمام لوگ اوس کو ناقابلِ سلطنت سمجھ گئے۔ اس لیے جب بہمن مرا۔ اور دارا ابھی اپنی مان کے پیٹ میں ہی تھا۔ تو اوہنوں نے خمانی کو پادشاہ بنایا۔ جب کچھ دنوں کے بعد وضع حمل ہوا۔ اور دارا پیدا ہوا۔ تو خمانی نے اوس کا اظہار ہی نہ کیا اور بچے کو ایک صندوق میں ڈال اور جو اس کے پاس رکھ دیا۔ کرامین اصطر سے بہادیا اور بعض کہتے ہیں۔ کہ دریا سے بلخ میں بہایا تھا۔ غرض وہ صندوق ایک چکی پیسنے والے کو ملا جو اصطر کا رہنے والا تھا۔ وہ جو اسے دیکھ کر خوش ہو گیا۔ اور اس بچے کو اوس کی بی بی نے پرورش کیا۔ لیکن جب یہ جوان ہوا تو اس کا حال لوگوں میں معلوم ہو گیا۔ اور خمانی نے بھی اپنی خطا کا اقرار کیا۔ جب وہ لڑکا پورا جوان ہوا۔ تو اوس کا امتحان کیا گیا۔ اور شہزادوں میں جو صفات ہونا چاہئیں وہ اوس میں بدرجہ اکمل پائی گئیں۔ اس لیے خمانی ذرا سے تاج پہنایا اور پادشاہ بنایا اور فارس کو لگئی۔ اور اصطر شہر آباد کیا۔ وہ بڑی فتح نصیب تھی۔ اوس نے رومیوں پر چڑھائی کی تھی۔ اور دشمنوں کو ایسا داب کر رکھا تھا۔ کہ اوس کے ملک پر وہ نہیں آسکتے تھے۔ اور رعایا پر خراج میں تخفیف کر دی تھی۔ اور تیس برس پادشاہ رہی تھی۔ اور بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ خمانی نے ہی جو دارا کی مان تھی اوسکی پرورش کی تھی اور جب وہ بڑا ہو گیا تھا تو اسے ملک دیدیا تھا۔ اور خود گوشہ نشین ہو گئی تھی اوس نے اپنی شجاعت اور دانائی سے ملک کا خوب انتظام کیا تھا۔

۷۳۱ء - ہیتا المقدس کے خراب رہنے اب ہم غی اسرائیل کا ذکر کرتے ہیں۔ اور ان کے انقطاع حکومت تک کی تاریخ

کی ہیتا کی تہ اور وغیرہ۔

کا اور ان کے زمانے کے شاہان فارس کی مدت حکومت کا بیان کرتے ہیں

اور پر ہم لکھ چکے ہیں۔ کہ جن نبی اسرائیل کو بخت نصر گرفتار کر لیا تھا اون کے بیت المقدس کو لوٹ جانے کا سبب کیا تھا۔ اور یہ مراجعت ادن کی کیرش بن اختویش کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ اور یہ ہمیں کی طرف سے بابل میں حاکم تھا۔ اور اوس کے بعد چار سال اوس کی بیٹی خماني کے زمانے تک رہا تھا۔ اور جب بخت نصر نے بیت المقدس کو خراب کیا تھا اوس وقت سے اوس کے پہر آباد ہونے تک تنہا رہا۔ اور کچھ اوس کی بیٹی خماني کے زمانہ کی۔ اور اس میں مختلف اقوال ہیں۔ جس کا ذکر ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔ اور بعض نے یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ کیرش بشتاسب کا نام ہے۔ اور بعض نے اس سے انکار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ کیرش خود مختار پادشاہ ہی نہ تھا۔

غرض جب بیت المقدس آباد ہو گیا۔ اور اوس کے باشندے لوٹ آئے۔ تو ادن میں عزیر بھی تھے۔ اور پادشاہ ادن میں اہل فارس کی طرف سے ہوا کرتا تھا۔ یا تو وہ کوئی فارس والوں میں سے ہوتا تھا یا بنی اسرائیل میں سے کوئی ہوا کرتا تھا۔ مگر یہ فارس کے تابع ہوتے تھے۔ ادن کی خود مختاری جاتی رہی تھی۔ اور اس کے بعد سکندر اس ملک پر غالب ہوا۔ اور اوس نے دارا ابن دارا کو قتل کیا اور یہ ملک شام سہی یونانیوں اور رومیوں کے قبضہ میں آ گیا۔ اور اس کی کل مدت اٹھاسی برس بتاتے ہیں۔

دارا کے اکبر اور دارا کے اصغر اور ذوالقرنین کے حال کو ساتھ اوسکی ہلاکت کی کیفیت

۱۳۸۔ دارا کی پادشاہی اور اوس کی خوش انتظامی پھر دارا (یعنی داراب) بن ہمن بن اسفندیار

اور دارا ابن دارا کی بد انتظامی - پادشاہ ہوا۔ جس کا گوہر زاد یعنی کریم الطبع لقب

تھا۔ اس نے اپنا مسکن بابل میں مقرر کیا۔ اور ملک کا نہایت اچھا انتظام کیا۔ اور گردنواح کے پادشاہوں کو مغلوب کیا۔ اور اون سے خراج وصول کیا۔ اور فارس میں ایک شہر بسایا اور اوس کا نام داراب جرد (داراب گرد) رکھا۔ یہ اپنے بیٹے کو بہت پیار کرتا تھا۔ اور اسی لیے اوس کا نام ہی وہ ہی رکھا تھا جو اپنا نام تھا اور اوسے اپنے بعد ولی عہد مقرر کیا تھا۔ اوس نے کل بائیس برس حکومت کی ہے۔

پہر اوس کے بعد اوس کا بیٹا دارا پادشاہ ہوا۔ اس نے سرزمین جزیرہ میں نصیبین کے قریب ایک شہر بسایا تھا۔ اور اوس کا نام دارا رکھا تھا۔ جو اس وقت تک مشہور ہے۔ اس نے ایک شخص کو وزیر کیا تھا جو وزارت کے کام کے لایق نہ تھا اور اس وجہ سے اوس نے دارا کو دوسرے لوگوں سے بدظن کر دیا تھا۔ دارا نے اپنے لشکر کے بڑے بڑے سرداروں کو قتل کیا۔ اور اوس سے خاص عام تمام لوگ متوحش ہو گئے۔ وہ ایک جوان گوراجیس وحسین آدمی تھا۔ مگر کمینہ پرور ظالم بدخصلت اور رعیت کا دشمن تھا۔ اس نے چودہ برس پادشاہی کی۔

سکندر ذوالقنین

۱۲۹۔ سکندر اور اوس کا دارا کو خراج نہ بھیجنا سکندر یونانی کا باپ فیلقوس تھا جو شہر مقدونیہ

اور دارا اور سکندر کی مراسلت - میں رہتا تھا۔ اور وہان کا اور اوس کے پاس

پڑوس کے ملکوں کا پادشاہ تھا۔ اور دارا سے اوس نے سالانہ خراج بھیجنے پر صلح

کر لی تھی۔ جب فیلقوس مر گیا تو اوس کے بعد اوس کا بیٹا سکندر بادشاہ ہوا۔ اوکل
 ممالک روم پر غالب ہو گیا۔ اور دارا سے زبردست ہو گیا۔ اس نے اوسے خراج
 بھیجنا موقوف کر دیا۔ اور جو خراج کہ وہاں سے شاہان فارس کو دیا جاتا تھا وہ طلائی
 بیضے تھے۔ جب خراج نہ پہونچا تو دارا کو غصہ آیا۔ اور اوس کو لکھا۔ کہ اگر خراج
 نہ بھیجو گے تو تمہارے حق میں بڑی خرابی ہوگی۔ اور اسی کے ساتھ اوسے ایک
 چوگان اور گیند اور ایک تھیلی تلون کی بھیجی۔ اور اوس کو لکھا۔ کہ تو بچہ ہے تجھے چاہئے
 کہ گیند اور ڈنڈے سے کھیل کرے۔ اور ملک گیری اور ملک داری کا خیال چھوڑے
 اگر ایسا نہ کرے گا۔ تو نافرمانی کی حالت میں بیان سے فوج بھیجی جائیگی اور تجھے
 باندھ کرے آئیگی۔ اور ہمارا لشکر اس قدر کثرت سے ہے جس قدر کہ اس تھیلی
 میں تل کے دانہ ہیں۔

اس کے جواب میں سکندر نے لکھا۔ کہ جو تو نے لکھا تھا میں سمجھا۔ اور اوس نے
 جو اپنے خط میں چوگان و گوی کا ذکر کیا تھا اوس کی طرف غور کیا۔ اور اوسے اپنے
 حق میں ایک مبارک فال سمجھا۔ کہ چوگان اور گیند کو جو زمین کی صورت ہے سکندر کو
 بھیج دیا۔ اور خود اوسے چھوڑ دیا۔ اور اس سے اوس نے یہ مطلب نکالا۔ کہ وہ دارا
 کا ملک لے لیگا۔ اور اسی طرح تلون سے بھی نیک شگون لیا۔ جس طرح سے
 چوگان و گوی سے لیا تھا۔ اوس میں چکنائی ہے۔ اور تلخی اور کڑواہٹ اوس میں
 نہیں ہے اور پھر سکندر نے اوسے رائی کی ایک تھیلی بھیجی۔ اور لکھا۔ کہ جو کچھ اس
 تھیلی میں مین بھیجتا ہوں یہ اگرچہ قلیل ہے مگر سخت تلخ اور بد مزہ ہے۔ اور میرا لشکر
 ایسا ہی ہے۔ جب یہ خط دارا کو پہونچا تو اوس نے لڑائی کی تیاری کی۔

اور بعض علما جو متقدمین کے حالات سے واقف ہیں کہتے ہیں۔ کہ جو سکندر دارا ابن دارا سے لڑا تھا وہ دارا سے اصغر کا بہائی تھا دارا سے اکبر اوس کے باپ نے سکندر کی مان سے بیاہ کیا تھا۔ جو روم کے پادشاہ کی بیٹی تھی۔ جب وہ حاملہ ہوئی۔ تو اوس کے منہ کی بودار کو بری معلوم ہوئی۔ اور اوس کی دکھا حکم دیا۔ اہل علم کی راے ہوئی کہ فلان درخت سے جس کا نام فارسی میں سندر ہے (غالباً سکندر) وہ اچھی ہو جائیگی۔ سکندر کی مان نے اوس کے پانی سے منہ دھویا۔ اور بہت کچھ اوس کے منہ کی بو کو فائدہ بھی ہوا۔ لیکن بالکل دفع نہ ہوئی۔ اس سے دارا نے اکبر کو اوس سے نفرت ہو گئی۔ اور اوس سے اپنے باپ کے گھر کو بھیج دیا۔ لیکن وہ حاملہ ہو گئی تھی۔ وہاں جا کر اوس کے ایک بیٹا پیدا ہوا۔ جس کا نام اوس نے اوسی درخت کے نام پر رکھ دیا جس کے پانی سے اوس نے منہ دھویا تھا۔

۴۴۔ دارا اور سکندر کی لڑائی اور دارا کا قتل۔ اور جب سکندر کی مان کا باپ مر گیا۔ تو اوس کے بعد سکندر ہی پادشاہ ہو گیا۔ اور جو خراج کہ اوس کا نانا دارا کو بھیجا کرتا تھا وہ نہ بھیجا۔ اس لیے دارا نے تقاضا کیا۔ یہ خراج ایک طلائی بیضہ تھا۔ سکندر نے اوسے جواب دیا۔ کہ وہ مرغی جو انڈے دیا کرتی تھی اوسے میں نے ذبح کر کے کھا لیا۔ اگر تو چاہے تو مجھ سے صلح کر کہ۔ اور اگر تو چاہے تو میں لڑنے کو موجود ہوں۔ پھر سکندر کو لڑائی سے خوف ہوا۔ اور اوس نے صلح چاہی۔ دارا نے اپنے رنقا سے مشورہ لیا لیکن چونکہ وہ لوگ اوس سے دلون میں ناراض تھے اونہوں نے اوسے لڑائی کی راے دی۔ اس لیے دارا لڑائی کے واسطے نکلا۔ سکندر نے دارا کے حاجبون سے سازش کی۔ اور دارا کے قتل کے واسطے اون سے کہا۔ وہ رضی

ہو گئے اور کچھ وعدہ نہیں لیا۔ مگر اپنی خاص ذات کی امن اوس سے نہیں مانگی۔ جب
 لڑائی ہوئی تو دارا کے حاجبوں نے اوسے عین لڑائی کے وقت میں مار ڈالا۔ لڑائی
 ایک سال تک رہی تھی۔ بہر دارا کے آدمی بہاگ گئے۔ اور سکندر اوس کے پاس
 آہونچا۔ اس وقت دہ نزع کی حالت میں تھا۔ کچھ رمت ہی اوس میں باقی تھی۔ بعض لوگ
 یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ کوئی دو ہمدان کے باشندی دارا کے پرے والوں میں تھے۔ اونہوں
 نے دارا کے ظلم کے سبب سے اوسے قتل کر دیا تھا۔ اور اوس وقت اونہوں نے
 اوسے مارا تھا جس وقت اوس کا لشکر بہاگ چلا تھا۔ اور سکندر نے اس کا حکم نہیں
 دیا تھا۔ بلکہ سکندر نے دارا کی شکست کے وقت یہ منادی کرادی تھی۔ کہ دارا کو قید
 کیا جائے اور قتل نہ کیا جائے۔ لیکن جب معلوم ہوا۔ کہ اوسے لوگوں نے مار ڈالا
 تو وہ اوس کے پاس آیا۔ اور اوس کے منہ کی دھول بونجھی۔ اور سر اپنی گود میں رکھا
 اور کہا تیرے ہی آدمیوں نے تجھے قتل کیا ہے۔ میرا ہرگز یہ ارادہ نہ تھا کہ تجھے
 قتل کروں۔ اسے شاہنشاہ و شریف الاشراف و حرا احرار میں تیرا قتل کسی طرح نہیں
 چاہتا تھا۔ جو تیرے دل کی آرزو ہے وہ مجھ سے کہہ۔ اس پر دارا نے اوسے
 وصیت کی۔ کہ اوس کی بیٹی روشنک سے وہ بیاہ کر لے۔ اور اوس کے حقوق کو
 یاد رکھے۔ اور اوس کی قدر کرے۔ اور احرار فارس کو مارے نہیں۔ اور جس نے
 اوسے قتل کیا ہے اوس سے انتقام لے۔ چنانچہ سکندر نے اس وصیت کی
 پوری پوری تعمیل کی۔ اور دارا کے دو تو حاجبوں کو مار ڈالا۔ اور اون سے کہا۔ کہ تمہارا
 بہان کی حفاظت کی شہ باہ تھی۔ اور جوانوں سے دینے کا وعدہ کیا تھا وہ پہلے دیدیا
 پیچھے اون کو قتل کیا۔ اور کہا یہ مناسب نہیں ہے کہ بادشاہوں کے قاتلوں کو باقی

رکھا جائے اور یہ لڑائی ملک خزر کے پاس خراسان میں ہوئی تھی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ شہر دارا کے پاس جزیرہ میں ہوئی تھی۔

۱۲۱۔ سکندر کے کام ایران اور ہندوستان سکندر سے پیشتر روم کی حکومت متفرق تھی۔ اور فارس کی سلطنت مجتمع تھی سکندر نے مین اور اوس کا نسب۔

اوس سے متفرق کر دیا۔ اور اہل فارس کی جو کتابیں اور علوم تھے اور نجوم و حکمت کی کتابیں تحصیل وہ اوس نے اون سے لے لیں اور روم کو لے گیا۔ یہ تو ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں کہ بعض لوگ اوس سے دارا کا بہائی بتاتے ہیں۔ لیکن روم والے اور بہت سب کہتے ہیں کہ سکندر بن فیلقوس ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ابن فیلبوس بن مہربوس ہے۔ اور کوئی بتاتے ہیں۔ کہ وہ ابن مصرایم بن ہرس بن ہروس بن میطون بن رومی بن میطی بن یونان بن یافت ہجرا اور بعض کہتے ہیں وہ ابن ثوبہ بن سرحون بن رومیط بن زلفا بن توقیل بن رومی بن الاصف بن الیفر بن العیص بن اسحاق بن ابراہیم ہے پھر اوس نے دارا کے مرنے کے بعد دارا کا ملک سب اپنے ماتحت کر لیا اور عراق شام روم مصر جزیرہ کا ملک ہو گیا۔ اور جب اپنے لشکر کی موجودات لی تو کہتے ہیں۔ کہ چودہ لاکھ فوج نکلی۔ اون میں سے آٹھ لاکھ تو خود اوس کی فوج تھی۔ اور چھ لاکھ دارا کی سپاہ تھی۔ اور پھر وہ فارس کے قلعوں کے اندام اور آتشکدوں کے توڑنے کے واسطے آگے گیا۔ اور ہر بدون کو مارا۔ اور اون کی کتابیں جلائیں۔ اور فارس کے ملک میں سرداروں کو مقرر کیا۔

اور آگے بڑھ کر ہندوستان پہنچا۔ اور اوس کے پادشاہ کو قتل کیا۔ اور شہر دن کو فتح کر کے بتیانوں کو گرایا۔ اور اون کے علوم کی کتابیں جلائیں۔

۱۴۲۔ چین کے بادشاہ کا سکندر کے پاس پروردہ ہندوستان سے چین کو گیا۔ اور آنا اور ایک ٹلٹ محاصل دینے پر سبب دہان پہونچا۔ تو چین کا سفیر رات میں اس کے ٹھہرانا اور بہر اپنی قوت دکھا کر دو چہند دینا۔ پاس آیا۔ اور کہا کہ میں چین کے بادشاہ کا ایلچی ہوں۔ سکندر نے اس سے اپنے پاس بلایا۔ ایلچی نے اس سے سلام کیا۔ اور کہا کہ خلوت میں میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اس لیے اس کی تلاشی لی گئی۔ اس کے پاس کوئی ہتیار وغیرہ نہ نکلا۔ تب سکندر کے پاس جو آدمی تھے وہ باہر چلے گئے۔ ایلچی نے کہا کہ میں چین کا بادشاہ ہوں۔ تیرے پاس یہ پوچھنے کو آیا ہوں۔ کہ تو کیا چاہتا ہو اگر کوئی ایسی بات ہو جس کا کرتا ممکن ہو۔ تو میں اس کے کرنے کے لیے موجود ہوں تو مجھ سے لڑائی نہ کر۔ سکندر نے کہا۔ کہ تو میرے پاس بے خوف کیسے چلا آیا۔ چین کے بادشاہ نے کہا۔ میں جانتا ہوں کہ تو عاقل اور حکیم ہے۔ تیرے اور میرے درمیان میں کوئی پہلی عداوت اور رنج نہیں ہے اور یہ بھی تو جانتا ہے۔ کہ اگر تو مجھے مار ڈالے گا تو اس سے چین کے لوگ یہ ملک تجھے نہیں دیدینگے۔ علاوہ برین لوگ تجھے غدار کہیں گے۔ سکندر نے اس گفتگو سے جانا۔ کہ وہ ایک عاقل آدمی ہے۔ اور کہا۔ کہ میں اس بات پر تجھ سے صلح کرنا چاہتا ہوں۔ کہ تو مجھے اپنے ملک کا تین سال کا محاصل دیدے۔ اور نصف محاصل ہر سال دیا کرے۔ چین کے بادشاہ نے کہا۔ بہت بہتر۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ پھر میرا کیا حال ہوگا۔ جب میں تجھے تین سال کا محاصل دیدونگا۔ سکندر نے کہا۔ بتا کہ کیا حال ہوگا۔ کہا ایسا حال ہوگا کہ جب کوئی مجھ سے لڑے گا تو پہلی ہی لڑائی میں میں مارا جاؤں گا۔ اور شکاری ایک ہی لقمہ میں مجھے کھا جائیگا۔ سکندر نے کہا۔ تو اچھا میں وہی سال

راضی ہو جاؤ لگا۔ کہا اس صورت میں میرا حال کسی قدر پہلے سے بہتر ہوگا۔ مگر اتنا
 تمہیں کہ میں اپنے آپ کو بیجا سکون کہا تو میں ایک ہی سال کے منافع پر قناعت کروں گا
 کہا اس حالت میں میرا ملک تو بے شک باقی رہ جائیگا۔ مگر میں نہ رہوں گا۔ تو کہا کہ اچھا
 پہلے سالوں کا تو میں کچھ نہیں مانگتا۔ مگر آئندہ ایک ثلث ارتفع سالانہ دیا کر۔ اس
 میں تیرا حال کیسا رہے گا۔ چین کے پادشاہ نے کہا۔ کہ اس میں چھٹا حصہ تو فقرا
 اور مساکین کو جائیگا۔ اور ملک کے کاموں میں خراج ہوگا۔ اور چھٹا حصہ میرے لیے
 رہیگا۔ اور ایک ثلث لشکر کے کام آئیگا۔ اور ایک ثلث تیرے لیے ہوگا
 سکندر نے کہا تو اتنا ہی میرے لیے بہت ہے۔ چین کے پادشاہ نے اور اسکا
 شکریہ ادا کیا۔ اور سکندر کے پاس سے لوٹ کر اپنے لشکر میں چلا گیا۔ جب اوس کے
 لشکر والوں نے یہ حال سنا تو بہت خوش ہوئے۔ کہ صلح ہو گئی۔

پھر جب دوسرا روز ہوا۔ تو چین کا پادشاہ ایک عظیم الشان لشکر لیکر نکلا۔ اور سکندر کے
 لشکر کو گھیر لیا۔ سکندر اور اوس کے رفیق یہ دیکھ کر سوار ہوئے۔ تو دیکھا کہ چین کا پادشاہ
 ایک ہاتی پر سوار ہے اور سر پر تاج پہنے ہوئے ہے۔ سکندر نے کہا۔ کہ یہ تو نے
 فریب کیا۔ چین کے پادشاہ نے کہا۔ نہیں۔ بلکہ میں یہ تجھے دکھانا چاہتا ہوں۔ کہ میں
 تیری اطاعت کسی ضعف کے سبب سے نہیں کی ہے۔ لیکن میں یہ دیکھتا ہوں
 کہ آسمان تیری مدد پر ہے۔ اور عالم علوی تیری طرف متوجہ ہے۔ اس لئے اوس کی
 اطاعت کے واسطے میں نے تیری اطاعت کی ہے۔ اور تیرے قرب سے
 اوس کا قرب میں نے ڈھونڈا ہے۔ اس پر سکندر نے اوس سے کہا۔ کہ تیری طرح
 کے پادشاہ سے جزیہ لینا سزاوار نہیں ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہم دونوں میں تو ہی متحیٰ فضل

وانائی ہے اور جو کچھ میں تجھ سے لینا چاہتا تھا وہ میں نے تجھے معاف کیا۔ اور میں اب تیرے یہاں سے لوٹ کر جاتا ہوں۔ پادشاہ چین نے کہا۔ کہ تو آپ کچھ نقصان میں نہیں رہیں گے اور جو کچھ اقرار کیا تھا اس کا دوچند رسکندر کو دیا۔ اور سکندر وہاں سے اوسے روز روانہ ہو گیا۔

۱۴۴۱ھ - ذوالقرنین کا یاجوج ماجوج کو روکنے کے واسطے دیوار بنوانا۔ مطیع و منقاد ہو گئے اور تبت کا ملک بھی اوس

نے لے لیا۔ پھر جب وہ بلاد مشرق و مغرب سے فلغ ہو گیا۔ تو اوس نے بلاد شمالی کا قصد کیا۔ اور اون ملکوں کو بھی قبضہ میں کر لیا۔ اور وہاں جو اقوام مختلفہ رہتی تھیں وہ اوس کی مطیع و منقاد ہو گئیں۔ اور رفتہ رفتہ وہ دیار یاجوج و ماجوج تک پہنچ گیا۔ لوگوں نے یاجوج ماجوج کی نسبت طح طح کی باتیں کہی ہیں۔ مگر صحیح یہ ہے۔ کہ وہ ایک قسم کے ترک تھے۔ اور بڑے شوکت والے اور شریر تھے اور بہت کثرت سے تھے۔ اور اپنے پاس بڑوس کے لوگوں کو بہت ستایا کرتے اور جہاں ہو نچتے ملک کو تاخت و تاراج کر کے ایران اور بر باد کیا کرتے تھے۔ اور اپنے قرب و جوار کے لوگوں کو ستاتے رہتے تھے۔ جب یہاں کے لوگوں نے سکندر کو دیکھا۔ تو اوس سے ادھون نے شکایت کی۔ کہ یہ لوگ بڑے شریر ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں بیان فرمایا ہے۔ ثُمَّ اتَّبَعَ سَبَبًا حَتَّىٰ اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّيِّدَيْنِ وَجَاءَ مِنْ مِّنْ دُونِهِمَا قَوْمًا لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا قَالُوا اِيْلَ الْقُرْنَيْنِ اِنَّ يَاجُوجَ وَّمَاجُوجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَّكَ خَوْجًا عَلٰى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سِدًّا اَقَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعَيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَ

بَيْنَهُمْ رَدْمًا اَتُوْنِي زُرْ اِلَيْهِ حَتّٰى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصّٰلِحِيْنَ قَالْ اَنْفَحُوْا حَتّٰى اِذَا جَلَلْنَا رَاٰ اَقَالِ اَتُوْنِي اُفْرِغْ عَلَيْهِ قَطْرًا اِنَّمَا اسْتَغْنٰوْا اَنْ يُّظْهَرُوْهُ وَاَسْتَطْعُوْا اَلَمْ تَنْبَآ
 (پھر ذوالقرنین ایک اور سامان کے پیچھے پڑا۔ اور چلتے چلتے جب ایک پہاڑ کی گھاٹی کی ٹیکریوں
 کے بیچ میں پہونچا) یہ دونوں پہاڑ تھے جو ایک دوسرے کے مقابل تھے۔ اون کے اوپر چڑھنے
 اور وہاں سے نکلنے کے لیے بحر اس گھاٹی کے جو اون کے درمیان تھی اور کوئی راستہ ہی نہ تھا
 جب وہ اس مقام تک پہونچا۔ اور اون ٹیکریوں کے قریب ہوا تو دیکھا۔ کہ ٹیکریوں کے اوپر ایک
 قوم رہتی ہے۔ اور وہ ایسے وحشی ہیں کہ بات کے سمجھنے تک نہیں چھٹکتے۔ اون لوگوں نے
 کہا۔ کہ اے ذوالقرنین۔ اس گھاٹی کے اُدھر یا جوج ماجوج کی قوم ہے اور وہ لوگ ہمارے
 ملک میں اگر فساد کرتے ہیں۔ آپ کی مرضی ہو۔ تو ہم آپ کے لیے چندہ جمع کر دیں۔ بشرطیکہ
 آپ ہمارے اور اون کے درمیان کوئی روک بنا دیں۔ ذوالقرنین نے کہا۔ کہ وہ مال جس پر
 میرے پروردگار نے مجھے پورا اختیار دے رکھا ہے کافی دوائی ہے۔ تم کو ایسی ہی مدد کرنی
 ہے۔ تو قوت سے میری مدد کرو) قوت سے مراد یہاں مزدور اور کاریگر اور آلات مراد ہیں جن سے
 عمارت بنائی جاتی ہے دین تمہارے اور اون کے درمیان ایک دیوار کھینچ دوں گا) اور کہا
 (اچھا تو کہیں سے لوہے کی سلین ہم کو لا دو) سلون سے مراد لوہے کے ٹکڑے ہیں۔
 چنانچہ وہ لوگ لوہے کے ٹکڑے لائے۔ اور بنیاد کھودی گئی۔ اور یہاں تک گڑا ہے کہ گئے
 کہ پانی تک پہونچ گئے۔ پھر وہاں لوہے اور لکڑیوں کی قطاریں بنائی گئیں۔ اون کو تلے اوپر رکھا
 گیا (یہاں تک کہ جب ذوالقرنین نے اون ٹیکریوں کے درمیان کے شکاف کو پاٹ کر برابر
 کر دیا، جن سے مراد وہ پہاڑ ہیں) تو حکم دیا کہ اب اس کو دو ہونکو) کہ جس سے لکڑیوں میں آگ
 لگے اور لوہا گرم ہو گیا (یہاں تک کہ دیوار کو لال انگار کر دیا۔ تو کہا کہ اب ہم کو قطر لا دو کہ اس کو گھلا کر

ہم اس دیوار پر انڈیل دین) قطر سے مراد گلا ہوتا بنا ہے وہ مناسباً جہان جہان مکڑیاں تھیں
لوہے کے ٹکڑوں کے درمیان چلا گیا۔ اور وہ ایک چادر بن گئی جو تانبے کی سرخی اور
لوہے کی سیاہی سے ایک ڈور یا چھینٹ کی طرح معلوم ہونے لگی۔ اور پہر ذوالقرنین نے
اوسکے اوپر لوہے کے برج بنوائے اس سے یا جوج ماجوج کے پاس پڑوس کے ملکوں پرست
و تاراج موقوف ہو گئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اس تیسری ایسی اونچی دیوار بن گئی۔ کیا جوج ماجوج
نہ تو اوس پر چڑھ سکتے تھے اور نہ اوس میں سوراخ ہی کر سکتے تھے۔)

۱۲۴۔ سکندر کا آب حیات کی تلاش میں جانا جب دیوار کے کام سے ذوالقرنین فارغ ہو گیا
اور ناکام پہنچا اور حضرت خضر کا آب حیات پینا۔ تو اوس ظلمات یعنی تاریکی میں گیا۔ جو قطب شمالی
کے قریب ہے۔ اس وقت آفتاب جنوب کی طرف تھا۔ اس لیے وہاں ظلمت اور
تاریکی ہو رہی تھی۔ نہین تو زمین پر کوئی ایسا مقام نہین ہے جہاں آفتاب کبھی نہ کبھی
نہ نکلتا ہو۔ جب وہ تاریکی میں داخل ہوا۔ تو اپنے ساتھ چار سو آدمی لے گیا۔ اور آب
حیات کو تلاش کیا۔ اور اٹھارہ روز وہاں گھومتا پھرا۔ مگر ناکامیاب وہاں سے باہر
نکل آیا۔ حضرت خضر بھی اوسکے ساتھ ساتھ آگے آگے تھے۔ اور نہین وہ چشمہ
مل گیا۔ وہ اوس میں تیرے اور اوس کا پانی پیا۔ واللہ اعلم۔

۱۲۵۔ سکندر کی وفات۔ پہر وہ عراق کو لوٹ آیا۔ اور خناق کی بیماری سے شہر روز
کے مقام پر آکر چھتیس برس کی عمر میں مر گیا۔ اور ایک صندوق میں دفن کیا گیا۔ جو سونے
سے بنایا گیا اور جوہر سے مرصع کیا گیا اور اوس پر ایلو الگایا گیا تھا۔ تاکہ وہ بگڑے
اور متغیر نہ ہو۔ اور اوس سے سکندریہ میں اوس کی مان کے پاس لے گئے۔ سکندر نے
جو وہ برس سلطنت کی۔ اور دارا کو اپنی حکومت کے تیسرے سال قتل کیا۔ اور بارہ شہر

بسائے۔ اونہیں مین سے ایک اصفہان ہے جسے جاکتے تھے۔ اور شہر ہرات
مرد سمرقند بھی مین اور ایک شہر سوادین بھی اوس نے دارا کی بیٹی روشنک کے واسطے
آباد کیا تھا۔ اور ایسے ہی یونان مین بھی ایک شہر بسایا اور مصر مین سکندریہ بھی اوس کی
آباد کیا ہوا ہے۔

۱۴۶۔ سکندر کی موت پر دانشمندیوں کے جب سکندر مر گیا۔ تو اوس کے پاس جو حکیم یونانی
نصیحت آمیز عبرت انگیز اقوال -

وہ باتیں سن سکندرخوش ہوا کرتا تھا اوس کے پاس آئے اور چاروں طرف فدا ہو کر کھڑے
اور اودن مین سے جو سب مین بڑا تھا کہنے لگا۔ کہ آپ لوگوں مین سے ہر شخص کوئی نہ کوئی
بات ایسی کہے۔ جس سے خاص لوگوں کو تسلی ہو۔ اور عام لوگ اوس سے نصیحت
حاصل کریں۔ اور کھڑے ہو کر تابوت پر اپنا ہاتھ رکھا۔ اور کہا کہ جو شخص قید یون کو قید
کیا کرتا تھا وہ آج خود قید ہو گیا۔ پھر دوسرا حکیم بولا کہ یہ وہ سکندر ہے کہ سونے کو ذخرا نہ
مین چھپاتا تھا۔ اور اب سونا اوسے چھپائے ہوئے ہے (یعنی طلائی تابوت مین
چھپا ہے) تیسرے حکیم نے کہا۔ کہ دیکھو اس جسم سے (جو مر گیا ہے) لوگ کیسی نفرت
کرتے ہیں اور اس تابوت سے (جو سونے کا ہے) کیسی رغبت کرتے ہیں۔ چوتھے
حکیم نے کہا۔ کہ بڑے تعجب کی بات ہے۔ اگرچہ قوی مغلوب ہو گیا۔ مگر ضعیف
ویسے ہی کھیل گود مین ڈوبے اور دھوکے مین پڑے ہوئے ہیں۔ پانچویں نے
کہا۔ کہ یہ وہ شخص ہے جس کی موت کا وقت معلوم نہ تھا۔ اور اوس کی امیدیں عیان
تھیں۔ تو نے اپنی موت کو کیون نہ تھا ما۔ کہ بعض تیری امیدیں اور پوری ہو جائیں۔
بلکہ تو نے اپنی امید یہ بھی کیون نہ رکھی کہ اپنی موت کو ہی روک دے۔ چھٹے نے کہا

کہ اسے محاصل وصول کرنے والے اور کاموں میں مستعد تو نے ایسی چیزیں جمع کیں۔ کہ جن کی تجھ سے احتیاج ہی اڑ گئی۔ اور ادن کا گناہ تو تجھ پر رہ گیا۔ اور اوس سے خوشی اٹھانے کا زمانہ تجھ سے چلا گیا۔ اور نفع غیر دن نے اٹھایا۔ اور وہاں تجھ پر پڑا۔ ساتویں نے کہا۔ کہ تو ہم کو نصیحت کیا کرتا تھا۔ مگر جتنی نصیحتیں تو نے کی ہیں۔ ادن میں سے تیری موت سب سے بڑی نصیحت ہے۔ جس کو عقل ہو وہ اسے سمجھ جائے۔ اور جو عبرت حاصل کر سکتا ہے وہ اس سے عبرت حاصل کرے۔ آٹھویں نے کہا۔ کہ بہت لوگ ایسے ڈرپوک ہیں جو تیری غیبت میں تجھ سے ڈرتے تھے۔ مگر آج تیرے روبرو موجود ہیں اور تجھ سے اونہیں کچھ خوف نہیں ہے۔ نویں نے کہا۔ بہت لوگوں کو اس بات کی حرص تھی۔ کہ تو چپ رہے۔ مگر تو نہیں چپ رہتا تھا آج اونہیں یہ حرص ہے کہ تو بولے مگر تو نہیں بولتا۔ دسویں نے کہا۔ کہ اس نے کتنی ہی آدمی مار ڈالے کہ وہ خود نہ مرے مگر آخر مر ہی گیا۔ گیارہویں نے جو اس کے کتب خانہ کا داروغہ تھا کہا۔ کہ سکندر تو تو مجھ سے کتا تھا۔ کہ میں تجھ سے کبھی الگ نہ ہوں آج یہ حالت ہے کہ میں تیرے پاس پہنچ ہی نہیں سکتا ہوں۔ بارہویں نے کہا۔ کہ آج کا دن بڑا عبرت ناک ہے۔ جو اس میں بُری باتیں تھیں وہ آگے آگئیں اور جو بھلائی اوس کے آگے تھیں وہ پیچھے چلی گئیں۔ اب جو شخص کسی کے زوال مملکت پر رونا چاہے وہ رو لے۔ تیرہویں نے کہا۔ کہ اسے عظیم الشان بادشاہ تیری سلطنت ایسی جاتی رہی جیسے ابر کا سایہ دلمحہ میں جاتا رہتا ہے۔ اور تیری مملکت کے آثار ایسے مٹ گئے جیسے آئینہ کی تپلی میں کی تصویر مٹ جاتی ہے۔ چودہویں نے کہا۔ کہ تو وہ ہے جس کے لیے زمین باوجود اس قدر بے چوڑی ہونے کے تنگ تھی۔ مگر اب

مجھے یہ نہیں معلوم کہ زمین کے اس تنگ گڑھے میں جہان تو رکھا جائیگا تیرا کیا حال ہوگا
 پندرہویں نے کہا۔ کہ جس شخص کا یہ راستہ ہو۔ اوس نے ایسے مال کیون جمع کیے
 جو ناپائدار اور فانی ہیں۔ سو لکھویں نے کہا۔ کہ اے مجمع فضلا اوس چیز کی خواہش نہ کرو جس کا
 سرور پائدار نہیں اور لذت منقطع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اب تم کو کھوٹا کھرا اور برا بہلا
 سب معلوم ہو گیا۔ سترہویں نے کہا۔ کہ سونے والے کی خواب کو دیکھئے۔ کیسے
 اوس کی آنکھ کھلتی ہے (خواب کا لطف گزر گیا۔ اور ابر کا سایہ ایک لمحہ میں ہٹ گیا
 آٹھارہویں نے کہا۔ کہ تیرا غضب لوگوں کے لیے موت تھا بہلا تو نے اپنی موت پر
 غضب اور غصہ کیون نہ کیا (جو موت ہی نہ آتی)۔ اونیسویں نے کہا۔ کہ لوگو تم نے
 اس مرے ہوئے بادشاہ کو دیکھ لیا ہے تو چاہیے کہ یہ بادشاہ جو اب موجود ہے
 اوس سے نصیحت بکڑے۔ بیسیویں نے کہا۔ جس شخص کی باتیں لوگوں کے کان
 سنتے تھے وہ توجہ نہ لیا۔ اب جو شخص ساکت ہے چاہیے کہ وہ بولیں (یعنی
 اوس کا چپ کرنے والا اب نہ رہا اب اوسہیں بولنے کا اختیار ہے) اکیسویں نے
 کہا۔ جو شخص تیری موت سے خوش ہوا ہے وہ تیرے پاس بہت جلد آکر مل جائیگا۔
 ٹھیک اسی طرح سے جیسے تو اوس کے پاس چلا گیا جس کی موت سے تو خوش ہوا
 تھا۔ بائیسویں نے کہا۔ یہ کیا بات ہے جو تجھ سے اپنا ایک عضو بھی نہیں اٹھتا۔
 تو تو تمام دنیا کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھا۔ مگر تجھ میں یہ طاقت بھی نہ رہی۔ کہ تو اپنے
 آپ کو اوس تنگ جگہ سے نکال سکے۔ جہان تو بڑا ہوا ہے حالانکہ تجھے ملکوں کے
 بڑے بڑے وسیع میدانوں سے بھی نفرت تھی۔ تیسویں نے کہا جب دنیا
 کا انجام یہ ہے۔ تو انسان کو چاہیے کہ ابتداء سے ہی اوس سے پرہیز کرے۔ پھر

اوس کے خوان سالار نے کہا۔ کہ گاؤ تک یہ لگا دے گئے اور قالین بچا دے گئے مگر مجلس کے صدر اور محفل کے سردار کو میں نہیں دیکھتا۔ پہر بیت المال کے داروغہ نے کہا تو مجھے خزانہ جمع کرنے کے لیے کہا کرتا تھا۔ اب بتا کہ میں تیرے خزانے کس کو دوں۔ پہر ایک اور نے کہا۔ کہ یہ دنیا بہت لمبی چوڑی ہے مگر تو اوس کے سات ہی بالشت زمین میں آگیا ہے۔ اگر تجھے اس امر کا یقین ہوتا تو اپنے آپ کو اوس کی جستجو میں نہیں لگاتا پھر اوس کی بی بی روشناس نے کہا۔ کہ میں نہیں جانتی تھی دارا پر جو غالب ہوا ہے وہ بھی مغلوب ہو جائیگا۔ یہ باتیں جو تم لوگ کہہ رہے ہو یہ ایسی ہیں۔ کہ جنہیں سنکر دشمن خوش ہوں۔ کیونکہ جو پیادہ سکندر بی چکا ہے وہ تمہارے پینے کے واسطے ہی ویسے ہی چھوڑ گیا ہے پہر اوس کی مان نے اپنے بیٹے کی موت کا حال سنکر کہا۔ اگرچہ میرے بیٹے کی حکومت جاتی رہی۔ لیکن میرے دل سے اوس کی یاد کبھی نہیں جائیگی۔ چونکہ حکیموں کی یہ باتیں ایسی ہیں کہ جن میں نصیحتیں اور دانائی کی اچھی اچھی باتیں ہیں۔ اس لیے میں نے اون کو یہاں نقل کر دیا ہے۔

۱۴۷۔ لڑائی میں سکندر کی جالاکیان اور دانوں گنتا اب لڑائی کے وقت سکندر کی جالاکیوں کا حال سنئے۔ جب وہ دارا سے لڑائی لڑ رہا تھا تو اوس وقت وہ عین لڑائی کے ہنگامہ میں دو نو صفوں کے درمیان نکلا۔ اور ایک منادی نے اوس کے حکم سے ندا کی۔ کہ اہل فارس تم جانتے ہو جو تم نے ہم کو لکھ کر دیا ہے اور وعدہ کیا ہے۔ اور ہم نے تم کو اوس کے عوض میں امان نامہ لکھ کر دیا ہے۔ اب جو لوگ تم میں سے اپنے وعدہ پر قائم ہوں۔ اور اوسے وفا کرنا چاہتے ہوں تو چاہیے کہ اوسے یعنی دارا کو

تخت سے اُتار دیں۔ ہم بھی اپنا وعدہ اوس کے حق میں پورا کرینگے۔ جب یہ بات اہل فارس نے سنی تو ادونوں نے ایک دوسرے کو متم کرنا شروع کیا۔ اور ادن مین اضطراب پڑ گیا۔

ایک اور مکر اوس کا یہ ہے۔ کہ جب وہ ہند کے راجہ کے مقابل ہوا۔ اور راجائے ہند کے ہاتھوں کو دیکھ کر سکندر کے گھوڑے بھاگے تو وہ میدان سے ہٹ گیا۔ اور ایک تانبے کا باقی بنوایا۔ اور اوسے ہتھیاروں سے سجایا۔ اور ٹھوڑوں مین رکھا۔ کہ وہ اوس سے مالوف و مانوس ہو گئے پھر ہند مین گیا۔ اور ہند کا راجہ اوس کے مقابلہ کو نکلا۔ اور سکندر نے اس تانبے کے ہاتی کے پیٹ مین رال اور گندگ بہروائی اور ایک گاڑی پر راکھ کر اوسے لڑائی کے میدان مین بھیج دیا۔ اور بہت آدمی اوس کے ساتھ گئے۔ جب لڑائی خوب چمک گئی۔ تو اوسے آگ دلوادی۔ اور جب وہ گرم ہو گیا۔ تو اوس کی ہمراہی فوج الگ ہو گئی۔ اور ہندوؤں کے ہاتھی اوس پر پھیل پڑے اور اوسے سوئڈن سے مارا۔ جس سے وہ ہل گئے۔ اور اپنی ہی فوج کی طرف اُٹے بھاگے۔ اور ادن مین گھوڑی ڈال دی۔

ایک اور چالاکی اوس نے یہ کی تھی۔ کہ وہ ایک شہر پر لڑائی کو گیا۔ جو بڑا مضبوط مقام تھا۔ اور اوس شہر کے قلعہ مین کمانے پینے کا خوب سامان تھا۔ اور وہاں پانی کے چشمے بھی تھے۔ اس لئے وہ وہاں سے لوٹ آیا۔ اور کچھ لوگوں کو تاجروں کی صورت مین وہاں بھیجا۔ اور ادن مین بہت مال و اسباب فروخت کرنے کو دیا۔ اور ادن مین حکم دیا کہ کمانے پینے کی چیزیں اوسے بیچ کر خریدیں۔ اور جب ادن کے پاس جمع ہو جایا کرے تو اوسے جلا دیا کریں۔ اور بھاگ آئیں۔ چنانچہ ادنوں نے ایسا ہی

کیا اور بہاگ آئے۔ پھر اس شہر کے گرد و نواح میں فوجیں بھیجیں اور انہیں سپاہی بھیجکر
لوٹنے اور غارت کرنے کا حکم دیا جس سے اس ملک والے بہاگے اور قلعہ میں
جبا چھپے۔ پھر سکندر خود وہاں گیا۔ اور دشمنوں نے مجبوراً اس کی اطاعت اختیار کر لی۔
۱۴۸- اپنے نذیم دشمنوں کو دوست بنانے کی تیاری سکندر نے ایک مرتبہ ارسطاطالیس کو لکھا۔ کہ

روم کے بڑے بڑے کچھ لوگ میرے پاس ہیں۔ جو بڑے اولوالعزم اور ذی ہمت
اور عالی مزاج اور شجاعت والے ہیں۔ مجھے اون سے ہمیشہ اندیشہ رہتا ہے اور
خوف۔ گمان پر میں انہیں قتل کرنا ہی نہیں چاہتا ہوں۔ ارسطاطالیس نے لکھا۔
کہ میں آپ کا مطلب سمجھ گیا۔ یہ جو آپ نے لکھا ہے کہ وہ لوگ ذی ہمت ہیں۔
تو یاد رکھئے۔ کہ ذی ہمت اور عالی مزاج ہی لوگ وفادار ہوا کرتے ہیں۔ اور جو لوگ نفس
کے دنی اور کمینہ ہوتے ہیں وہ ہی غدار اور فریبی ہوتے ہیں۔ اس سے ذی ہمت
لوگوں کو اچھا سمجھنا چاہیئے۔ رہی اون کی شجاعت اور عقل کی کوتاہی۔ تو اس کا علاج
ہے کہ اون کو آپ دولتمند کر دیجئے۔ اور عورتوں کا خیال دلا دیجئے۔ کیونکہ فارغ البال
سے شجاعت مر جاتی ہے اور سلامتی اور امن چین کو انسان پسند کرنے لگتا ہے
آپ کو چاہیئے کہ کسی کو قتل نہ کریں۔ یہ ایسا بڑا گناہ ہے۔ کہ کبھی معاف نہیں
ہو سکتا۔ ہاں البتہ قتل کو چھوڑ کر آپ جس طرح چاہیں سزا دیں۔ کیونکہ اوس کے
معاف کرنے کی ہمیشہ آپ کو قدرت ہوگی۔ اور قدرت کی حالت میں اگر آپ
عفو فرمائیے تو وہ بہت ہی اچھا معلوم ہوگا۔ اور پسے دل سے لوگ آپ کو محبت
کرنے لگیں گے۔ اور اپنے رفیقوں سے غور نہ کرنا غور کے ساتھ محبت نہیں
رہتی۔ اور نہ موا ساة و مہربانی کے ساتھ بغض رہا کرتا ہے۔

۱۲۹۔ سکندر کا ارطوکی رائے سے جب سکندر بلاد فارس کا پادشاہ ہوا تو اوس ایران میں طوائف الملوکی کر دینا۔
نے ارسطا طالیس کو یہ بھی لکھا تھا۔ کہ ایران

میں بڑے بڑے ذی راسے بہادر خوبصورت اور عالی نسب رہتے ہیں۔ اور میں جو یہاں کا پادشاہ ہو گیا ہوں۔ وہ ایک اتفاقی امر اور قسمت کی بات ہے۔ اگر میں ان کو چھوڑ کر کہیں جاؤں تو مجھے ادن کی طرف سے اطمینان نہیں ہے۔ اور اوس وقت تک کہ میں ادن میں غارت نہ کر ڈالوں کبھی ادن کے شر سے مجھے ہن حاصل نہیں ہو سکتی۔ مجھے اس باب میں بتا کہ میں کیا کروں۔ ارسطا طالیس نے اوسے لکھا۔ کہ بزرگان فارس کا جو حال آپ نے لکھا میں اوسے سمجھ گیا۔ ایسے لوگوں کا قتل کرنا تو اچھا نہیں ہے۔ اوس میں بڑے فساد اٹھینگے۔ اور بغاوتیں برپا ہوں گی۔ کہ جن کے انجام کی خبر نہیں کیا ہونا ہے۔ اور جب آپ ادن میں مار ڈالیں گے تو بالطبع وہاں کے باشندے آپ کے اور آپ کے جانشینوں کے دشمن ہو جائیں گے۔ کیونکہ آپ نے بغیر لڑائی کے ان کے عزیزوں کو مارا ہوگا۔ اور اگر آپ ادن میں اپنے لشکر سے نکال دیں گے۔ تب بھی آپ کے لئے اور آپ کے رفقاء کے لئے اندیشہ سے خالی نہ ہوگا۔ لیکن ایک تدبیر بتاتا ہوں جو قتل سے بھی ادن کے حق میں زیادہ بڑھ کر ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آپ پادشاہان سابق کی اولاد کو طلب کر لیں اور جو لوگ ادن میں لایق ہوں ادن کو ملک کے تھوڑے تھوڑے حصوں کی حکومت دیدیجئے۔ اور ہر ایک کو خود مختار پادشاہ بنا دیجئے۔ اس سے ادن کا اتفاق جاتا رہے گا۔ اور ایک دوسرے سے ادن کے دلوں میں خوف ہو جائیگا۔ اور آپ سے وہ محبت سے پیش آئیں گے۔ اور آپ کی اطاعت کرنے لگیں گے۔ اور آپ کا احسان

مانین گے۔

چنانچہ سکندر نے ایسا ہی کیا۔ اور اسی طرح اس وقت ملک طوائف پیدا ہو گئے
علاوہ برین ملک طوائف کے باب میں اور اور باتیں ہی بیان کی گئی ہیں جن کا آئندہ
چلکر ہم ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سکندر کے بعد اس کی قوم میں کون کون پادشاہ ہوئے

۱۵۰۔ سکندر کے بعد یونان کے پادشاہ بطلیموس جب سکندر مر گیا۔ تو اس کے بیٹے اسکندر
سے پادشاہ ہونے کے لیے کہا گیا۔ مگر اس نے انکار کیا۔ اور عبادت وزہ کو
اختیار کر لیا۔ اس پر کہتے ہیں۔ کہ یونانیوں نے بطلیموس بن لاغوس کو پادشاہ بنالیا
اس نے اٹھاسی برس حکومت کی۔ اس کے بعد بطلیموس فیلو دفس چالیس برس
پادشاہ رہا۔ پھر اس کے بعد بطلیموس اور اغاٹس ۲۴ برس حاکم رہا۔ پھر اس کے
بعد بطلیموس فیلا فطر اکیس برس پادشاہ رہا۔ پھر اس کے بعد بطلیموس ایفائنس
بائیس برس حکومت کرتا رہا۔ پھر اس کے بعد بطلیموس اور اغاٹس اونتیس برس
حاکم رہا۔ پھر اس کے بعد بطلیموس ساطرسترہ برس ملک کا مالک رہا۔ پھر بطلیموس اخند
گیارہ برس رہا۔ پھر وہ بطلیموس ہوا جو آٹھ برس چھپا رہا۔ پھر اس کے بعد کلوطرہ سترہ برس
پادشاہ رہی۔ یہ عورت حکما میں سے تھی۔ اور یہ سب یونانی پادشاہ تھے۔ اور یہ یونانی
جتنے سکندر کے بعد ہوئے۔ سب بطلیموس کے لقب سے ملقب تھے۔ اور
اسی طرح فارس کے پادشاہ کسریٰ اور روم کے پادشاہ قیصر کہلاتے تھے۔ اور
بعض علمائے ذکر کیا ہے۔ کہ وہ بطلیموس جو مجسطی وغیرہ کتابوں کا مصنف ہے

ان پادشاہوں میں سے نہیں ہے۔ بلکہ وہ ملوک روم کے زمانہ میں ہوا ہے۔ جن کا
آئندہ چلکر ہم ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۵۱۔ شام میں رومیوں کی حکومت کا آغاز
پادشاہ ہوئے ان میں سب سے پہلا پادشاہ جالیوس جولیس برٹس رہا۔ پھر دوسری ایک
بعد أغسطس نے چھٹیں برس پادشاہی کی۔ اس کی حکومت کو جب پینتالیس سال
گزرے ہیں تو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں
کہ اون کی پیدائش اور سکندر کے زمانے میں تین سو تین برس کا فرق ہے۔

سکندر کے بعد فارس کے پادشاہ جنہیں ملوک طوائف کہتے ہیں

۱۵۲۔ سکندر کے بعد فارس میں طوائف الملوک
اور ادس میں یونانیوں کی حکمت۔

الملوک کی کا تو سبب ہم پہلے ہی لکھ چکے ہیں۔ اور بعض ادس سے اس طرح بھی بیان کیا
کرتے ہیں کہ جب سکندر بلا فارس کا پادشاہ ہو گیا۔ اور جو ادس کا مدعا تھا ادس میں
ادسے کامیابی حاصل ہو گئی۔ تو ادس نے ارسطاطالیس حکیم کو لکھا۔ کہ اس ملک
میں جو لوگ رہتے ہیں اون سب کے رشتہ داروں کو میں نے قتل کیا ہے اور
اون سے مجھے اندیشہ ہے۔ کہ میرے بعد وہ لوگ اتفاق کریں اور کہیں ہمارے
ملک پر نہ چڑھ جائیں اور میری قوم کو ایذا نہ دیں۔ اس واسطے میرا یہ ارادہ ہے کہ
جن پادشاہوں کو میں نے قتل کیا ہے اون کی اولاد کو بھی مار ڈالوں اور اون کے آبا
پاس پہنچا دوں۔ اس میں تیری کیا رائے ہے۔ ادس نے جواب دیا۔ کہ اگر تو شانہ زور

کو قتل کر دے گا۔ تو پھر ملک کے ملک سفیل اور کمینے ہو جائیں گے۔ اور جب اونہی
 درجے کے لوگ ملک کے ملک ہوتے ہیں۔ تو وہ صاحبِ قدرت و شوکت
 ہوتے ہیں۔ اور قدرت کے لیے طغیان و بغاوت لازمی شے ہے۔ اور وہ ظلم
 بھی کرتے ہیں۔ اونہی کی سرکشی سے بڑا خوف ہے۔ اس لیے مناسب تدبیر
 یہ ہے کہ شاہزادوں کو اکٹھا کر کے اونہیں ایک ایک شہر اور ضلع ضلع کا حاکم کر دیجئے
 اس سے اونہیں سے ہر ایک دوسرے کا مقابل ہو جائیگا۔ اور اپنے ملک
 کے خوف سے دوسرے کو ترقی نہ کرنے دیگا۔ اور اونہیں عداوت بڑھائیگی۔ اور
 اس عداوت سے ایک دوسرے سے اُلجھ جائیں گے۔ اور جو ملک ہمارا اونہیں سے
 دور ہے اوس کی طرف پھر وہ نہ آسکیں گے۔ اسی لئے سکندر نے بلادِ مشرق کو لوگ
 طوائف پر منقسم کر دیا۔ اور سکندر ایران کے ملک سے نجوم اور حکمت نقل کر کے
 اپنے ملک کو لے گیا۔ اور سکندر کے بعد ایرانیوں کا وہی حال ہوا جو ارسطاطالیس
 نے بیان کیا تھا۔ اور وہ آپس کی عداوت میں مشغول ہو گئے اور یونان پر پھر کبھی نہیں
 گئے۔

۱۵۳۔ ارسطاطالیس وغیرہ حکیم اور سوادِ ارسطاطالیس یونانی حکما میں افضل اور اعلم
 عراق میں سکندر کے بعد کے بادشاہ۔ گزرا ہے سکندر اسی کی راے سے کام
 کیا کرتا تھا۔ اور ارسطو نے حکمت افلاطون شاگرد سقراط سے سیکھی تھی۔ اور سقراط
 اوسیلاروس کا فقط طبیعیات میں شاگرد تھا۔ اس کے معنی ہیں ”زندہوں کا سردار“
 اور اوسیلاروس انکساغورس کا شاگرد ہے۔ مگر ارسطاطالیس نے اپنے استاد سے
 کتنے ہی مسائل میں اختلاف کیا ہے۔ کسی نے اس سے پوچھا۔ کہ یہ تو نے کیوں

کیا۔ تو کہا۔ افلاطون بھی سچا ہے۔ اور حق بات بھی سچی ہوتی ہے۔ مگر حق بات کو سچ ماننا اوس کے سچا ماننے سے زیادہ ضروری ہے۔

اس باب میں علما کا اختلاف ہے۔ کہ سواد عراق میں سکندر کے بعد کون پادشاہ ہوا۔ اور اقلیم بابل میں جو بلوک طوائف کے پادشاہ ہوئے وہ کتنے ہوئے۔ ہشام بن النکبی وغیرہ تو کہتے ہیں کہ سکندر کے بعد وہان کا پادشاہ بلا قس سلبقیس ہوا۔ پھر اوس کے بعد انطیغس ہوا۔ جس نے انطاکیہ بسایا ہے۔ اور انہیں لوگوں کے ہاتھ میں سواد کو فہ کا ملک چون پڑا۔ یہ لوگ جبال اور اطراف اہواز و فارس پر تاخت و تاراج کیا کرتے تھے۔

اشک بن شکان کی حکومت

۱۵۴۔ انطیغس کو قتل کر کے اشک کا اور پھر اوس کے بعد ایک شخص اشک نام پیدا ہوا پھر شاپور کا پادشاہ ہونا۔ جو داراے اکبر کی اولاد میں سے تھا۔ اور

اوس کا مولد و منشاء جی میں تھا۔ اوس نے بہت بڑی فوج فراہم کی۔ اور انطیغس کی طرف چلا اور انطیغس نے بھی اوس پر حملہ کیا۔ اور بلاد موصل میں دونوں کا مقابلہ ہوا۔ اور انطیغس مارا گیا۔ اور اشک سواد کا پادشاہ ہو گیا اور موصل سے رے اور اصفہان تک سب اوس کے قبضہ میں آ گیا۔ اور اوس کی شرافت و نجابت کے سبب سے تمام ملوک طوائف اوس کی عزت کرنے لگے۔ اور اوس سے خطوط بھیجے۔ اور اوس سے سب نے پادشاہ کے نام سے موسوم کیا۔ حالانکہ اوس نے اون میں سے کسی کو معزول نہیں کیا۔ پھر اوس کے بعد شاپور بن اشک پادشاہ ہوا۔

گودرز کی پادشاہی

۱۵۵۔ گودرز کا بیت المقدس کو خراب کرنا اور بلاس کے زمانہ میں رومیوں کا ایران پر چڑھنا اور شکست کھانا اور قسطنطنیہ کی آبادی نے جو بنی اسرائیل پر اسے مسلط کیا تھا اوس کا سبب یہ تھا۔ کہ اونہوں نے یحییٰ بن زکریا کو قتل کر ڈالا تھا گودرز نے اونہیں خوب قتل کیا۔ پھر اون کی جماعت ایسی نہیں ہوئی جیسی کہ پہلے تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اون سے نبوت لے لی۔ اور ذلت اون پر نازل کر دی۔

یہی کہتے ہیں۔ کہ جو شخص بنی اسرائیل پر چڑھ کر گیا تھا وہ طیطیوس بن اسفیانوس روم کا پادشاہ تھا۔ اس نے اونہیں قتل اور اسیر کیا۔ اور بیت المقدس کو خراب کر ڈالا۔ علاوہ برین رومیوں نے بلاد فارس پر بھی چڑھائی کی تھی۔ اور انطیخس کے خون کا انتقام لینے کو آئے تھے۔ اس زمانہ میں بابل کا پادشاہ بلاش تھا جو اردوان کا باپ تھا جسے اردشیر بن بابک نے قتل کیا تھا۔ بلاش نے جب سنا کہ روم کا پادشاہ آتا ہے تو اس نے تمام ملوک طوائف کو لکھا۔ کہ رومیوں کا اس ملک پر چڑھنے کا ارادہ ہے۔ اور اونہوں نے اتنی اتنی فوج فراہم کی ہے اگر مجھے اونہوں نے دیا لیا تو وہ تم سب کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔ اس واسطے تمام ملوک طوائف نے اپنے حسبِ مقدور بلاش کے پاس آدمی ہتھیارا اور روپیہ پیش کیا۔ اس طرح پراس کے پاس چار لاکھ آدمی جمع ہو گئے پھر بلاش نے اوس پرچہ کے پادشاہ کو جو سواد اور جزیرہ کے درمیان کا حاکم تھا سپہ سالار کیا۔ اور وہ رومیوں سے لڑا۔ اور اون کے پادشاہ کو

مارڈالا۔ اور لشکر کو تباہ کر دیا۔ اسی سے رومیوں کو قسطنطنیہ کے بسا نے کی تحریک ہوئی اور روم سے بادشاہ اوسے جگمگہ آکر رہنے لگا۔ اور جس نے اس شہر کو آباد کیا ہے وہ قسطنطنیہ بادشاہ تھا جو ملوک روم میں سب سے اول نصرانی ہوا ہے۔ اور بنی اسرائیل جو فلسطین اور شام میں ابھی تک باقی رہ گئے تھے اسی نے انہیں وہاں سے نکالا ہے۔ کیونکہ نصرانیوں کے نزدیک انھیں نے حضرت عیسیٰ کو قتل کیا تھا۔ اور اسی نے وہ لکڑی ان سے لی تھی جس پر اودن کے نزدیک انہوں نے مسیح کو صلیب دی تھی اوس کی رومی بڑی تعظیم کرتے تھے۔ اور اُسے اپنے خزانوں میں انہوں نے داخل کر لیا تھا۔ چنانچہ اودن کے پاس وہ آج تک موجود ہے۔

۱۵۶۔ اشکانی بادشاہوں کی حکومت اور سکندر کے زمانہ سے جو طوائف الملوک کی اودن کے نام۔

برابر چلی آئی۔ کہ جب تک اردشیر بن بابک بادشاہ نہ ہوا۔ ہشام نے اس طوائف الملوک کے زمانے کی تعداد نہیں بیان کی ہے۔ مگر جو اور لوگ تاریخ فارس کے جاننے والے ہیں وہ بیان کرتے ہیں۔ کہ سکندر کے بعد فارس کی حکومت دوسری قوموں میں چلی گئی تھی۔ لیکن یہ سب جھوٹے جھوٹے بادشاہ اوس بادشاہ کی اطاعت کرتے تھے جو بلادجیل کا بادشاہ ہوتا تھا۔ (بلادجیل سے مراد اراق عجم ہے) اور بیان کے بادشاہ اشکانی تھے۔ اور ملوک طوائف میں شمار ہوتے تھے۔ دوسو برس ان کی حکومت رہی۔ اور کوئی کوئی اودن کا زمانہ حکمرانی میں سو چالیس ہی بیان کرتے ہیں۔ ان میں سے اشک بن اشکان میں برس بادشاہ رہا۔ پھر اوس کے بیٹے نے ساٹھ برس بادشاہی کی۔ اس کی حکومت کے اکتالیسویں سال میں حضرت مسیح عیسیٰ

ابن مریم علیہ السلام کا ظہور ہوا ہے۔ اور اسی زمانہ میں تیطوس ابن اسفیانوس روم کا بادشاہ ہوا تھا۔ جس نے حضرت مسیح کے ارتقا کے کوئی چالیس برس بعد بیت المقدس پر چڑھائی کی۔ اور اس پر قبضہ کر کے وہاں کے باشندوں کو قتل و اسیر کیا اور شہر کو خراب و برباد کر ڈالا۔ پھر شاپور کے بعد گوزر بن اشکان اکبر دس سال بادشاہ رہا۔ پھر بیرون اشکانی نے گیارہ برس حکومت کی۔ پھر گوزر اشکانی نو اسی سال بادشاہ رہا۔ پھر نرسی اشکانی چالیس برس حکومت کرتا رہا۔ پھر مزداشکانی سترہ برس تخت کا مالک رہا۔ پھر اردوان اشکانی بائیس برس حاکم رہا پھر کسری اشکانی ہوا اور چالیس برس حکومت کی۔ پھر بلاش اشکانی نے چوبیس برس سلطنت کی۔ پھر اردوان صغیر تیرہ برس حاکم رہا۔ پھر اس کے بعد اردشیر بن بابک بادشاہ ہوا۔

اور بعض لوگوں نے یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ سکندر کے بعد ملک فارس کے وہ ہی ملک طوائف بادشاہ رہے ہیں جنہیں سکندر نے بادشاہ کر دیا تھا۔ اور ملک کے حصے حصے انہیں دیدے تھے۔ اور ہر ایک شخص اپنے اپنے ملک پر برابر بادشاہ رہا۔ مثلاً سواد کے ملک میں سکندر کے مرنے کے بعد چون برس تک رومیوں کی حکومت رہی۔ اور ملک طوائف میں ایک شخص بادشاہ تھا جو پچھلے بادشاہوں کی نسل سے تھا۔ اور جیل اور اصفہان پر حکومت کرتا تھا۔ پھر اس کی اولاد اس کے بعد سواد پر غالب ہو گئی۔ اور پھر یہ لوگ سواد پر اور نیز ماہات جبال اصفہان پر قابض ہو کر تمام ملک طوائف کے رئیس شمار ہونے لگے۔ کیونکہ کچھ دستور ایسا پڑ گیا تھا کہ یہاں کے حاکم کو اور اس کی اولاد کو دوسرے بادشاہوں پر مقدم سمجھا کرتے تھے اور اسی واسطے سیر ملک کی کتابوں میں انھیں کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ اور اسی لئے

ہم نے بھی اور دن کو چھوڑ کر انہیں کے بیان پر اکتفا کیا ہے۔

غرض ملوک طوائف کی حکومت کی مدت دو سو ساٹھ برس اور بعض کے نزدیک تین سو چوالیس برس اور کسی کسی کے نزدیک پانچ سو تیس برس بھی ہے۔ والد اعلم۔ اور جو لوگ کہ جبال کے حاکم رہے ہیں اور اون کی اولاد اون کے بعد سوا دہر بھی قابض ہو گئی ہے اون میں سے ایک شخص اشک ابن خزہ بھی ہے۔ اسے بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ اسفندیار ابن بشتاسب کی اولاد میں تھا اور بعض فارس والوں کے نزدیک اشک دار اکا بیٹا ہے۔ اور کوئی کوئی کہتے ہیں۔ کہ اشک ابن اشکان کہ کیکیاوس کی اولاد میں تھا۔ اور بیس برس حاکم رہا تھا۔ پھر اوس کے بعد اوس کا بیٹا اشک گیارہ برس بادشاہ رہا۔ اوس کے شاہ پور نے تیس برس حکومت کی۔ پھر اوس کے بعد اوس کا بیٹا گوردز دہل برس حاکم رہا۔ پھر اوس کے بعد تیری ہوا اور گیارہ برس حکومت کی۔ پھر گوردز اصغر ہوا۔ اور اونیس برس بادشاہی کی۔ اوس کے بعد نرسہ چالیس برس حاکم رہا۔ پھر ہرمز بن اشک بن اشکان سترہ برس حکومت کرتا رہا۔ پھر اردوان الکبیر بن اشکان بارہ برس رہا۔ پھر کسریٰ ابن اشکان نے چالیس برس حکومت کی۔ پھر اردوان اصغر بن بلاش ہوا۔ اور تیرہ برس حاکم رہا یہ شخص ملوک اشکانیہ میں سب سے بڑا بادشاہ ہوا ہے۔ اور بڑا نامی گرامی اور ذی رعب تھا۔ بادشاہ اوس سے ڈرتے تھے۔

اوس کے بعد اردشیر ابن بابک ہوا۔ اور اوس نے فارس کی جدا جدا حکومتوں کو ایک جگہ جمع کیا۔ جس کا ذکر آئینہ کرینگی۔ انشا اللہ تعالیٰ بعض لوگوں نے ان ملوک طوائف کے اور اوز نام بھی بیان کئے ہیں۔ اون کا ذکر بڑا طویل ہے۔ بے ضرورت سمجھ کر سمیٹنے اور سے چھوڑ دیا ہے۔ اون میں سے بعض کا بیان ہم نے

اردشیر بن بابک کے بیان کے ساتھ کر ہی دیا ہے۔

ملوک طوائف کے زمانہ کے واقعات

حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم اور یحییٰ ابن زکریا علیہ السلام

۱۵۷۔ حنہ اور ایشاع اور حنہ کا حاملہ ہونا اس عنوان میں ہم نے ان دو بڑے بڑے واقعات کو اس لیے جمع کر دیا ہے۔ کہ ایک واقعہ کو اور بچے کو محرر کرنا۔

دوسرے سے تعلق ہے۔ اب سنئے۔ عمران ابن ماثان حضرت سلیمان ابن داؤد کی اولاد میں تھا۔ اور نبی اسرائیل کے سردار اور اون کے علما و اختیار آل ماثان میں ہی ہوا کرتے تھے۔ عمران کا بیاد حنہ بنت قاقوذ سے ہوا تھا۔ اور زکریا ابن برخیا کو حنہ کی بہن ایشاع دی گئی تھی۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ ایشاع مریم بنت عمران کی بہن تھی۔

یہ حنہ بڑی بوڑھی ہو گئی تھی۔ اور اوس کی اولاد کی عمر نکل گئی تھی۔ اور اب تک کوئی بچہ نہیں ہوا تھا۔ ایک مرتبہ کہیں وہ ایک درخت کے نیچے سے گزری۔ دیکھتی کیا ہے۔

کہ ایک چڑیا اپنے بچہ کو چوگا دے رہی ہے۔ او سے دیکھ کر اولاد کا شوق پیدا ہوا اور اوس نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی۔ اور اولاد کے لیے دعا مانگی۔ اور یہ نذر مانی۔ کہ

اگر خدا تعالیٰ او سے بیٹا دے۔ تو وہ میت المقدس کے خدام میں او سے دیدگی

اس خیال کے ساتھ ہی اوس نے اپنے پیٹ کے بچے کو محرر کر دیا۔ حالانکہ او سے

معلوم بھی نہ تھا۔ کہ اوس کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی (تحریر کے معنی آزاد کرنے

کے ہیں۔ مطلب اس سے یہ ہے کہ وہ دنیا کے کاموں سے آزاد ہو جاتا تھا)

اور نذر تحریر کا اون کے نزدیک یہ قاعدہ تھا۔ کہ لڑکا کٹیشہ میں دیدیا جاتا۔ اور وہ اوس کی

خدمت کیا کرتا۔ اور اوس سے باہر باغ ہونے سے پیشتر کہیں نہیں جاتا تھا۔ جب باغ ہو جاتا تو اوسے اختیار ہوتا تھا۔ وہ چاہتا تو وہیں رہتا اور نہیں چاہتا تو جہان چاہتا چلا جاتا تھا۔ اور صنفِ ریا کے ہی محرر ہوا کرتے تھے لڑکیاں حیض کی تکالیف کے سبب اس نذر کے قابل نہیں سمجھی جاتی تھیں۔

۱۵۸۔ بی بی مریم کا پیدا ہونا اور حضرت زکریا کے بچہ عمران تو مر گیا۔ اور حنہ ابھی تک حاملہ ہی تھی پاس اودن کا بیت المقدس میں رہنا۔ مریم اوس کے پیٹ میں تھی۔ جب وضع حمل ہوا

تو دیکھا۔ کہ وہ لڑکی ہے حنہ نے کہا۔ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعْتَ وَکَیْسَ الذِّکْرِ کَا لُنْتَ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ درپردہ کا یہ تو لڑکی پیدا ہوئی۔ اور اسے

اکوئوب معلوم تھا کہ کس درجہ کی لڑکی ہے اور زینہ کے اور وہاں کے عابدون کی خدمت کے لئے لڑکی کو لڑکے سے کیا نسبت ہے۔ اس کا نام بی بی مریم رکھا ہے۔ مریم اودن کی بولی میں عبادت کو کہتے تھے۔ پہر اوس نے لڑکی کو ایک کپڑے میں لپیٹا اور سجدہ کو لے گئی۔ اور اپنا

ہارون کے پاس جو اختیار تھے جا کر کہا۔ یہ لوگ بیت المقدس کے اوسے طرح متولی ہوا کرتے تھے جیسے بنی شیبہ خانہ کعبہ کے متولی ہوتے تھے۔ حنہ نے اودن سے

کہا۔ کہ اس کی مین نے نذر مانی تھی سو اسے لے لو۔ چونکہ یہ لڑکی اودن کے امام اور صاحبِ قربان کی تھی۔ اس لئے اودن مین سے ہر ایک نے چاہا کہ وہ مجھے ہی مل جائے۔

زکریا نے کہا۔ کہ اس لڑکی کی خالہ میرے گھر میں ہے اس واسطے میں اوس کے لینے کا سب سے زیادہ حقدار ہوں اور انہوں نے کہا۔ نہیں ہم قرعہ ڈالتے ہیں جس کا

نام نکلے وہ ہی اسے لے لے۔ پھر انہوں نے ایک بھتی ہوئی ندی اودن میں اپنے قلم پینے جس سے وہ توریت لکھا کرتے تھے۔ حضرت زکریا کا قلم پانی پتیر نے لگا اور

لوگوں کے قلم نیچے بیٹھ گئے۔ اس واسطے زکریا نے اوسے لے لیا۔ اور اوس کی پرورش کے کفیل ہو کر اوسے یحییٰ کی مان اوس کی خالہ کے پاس رکھ دیا۔ اور اوسکو دودھ پلویا پھر جب وہ بڑی ہو گئی۔ تو اوس کے لیے مسجد میں ایک بالا خانہ بنوایا کہ بغیر بیڑی کے اوس پر کھڑے ہو سکے۔ اور نہ اوس کے پاس اور کوئی جاسکے۔ لیکن باوجود اس کے بھی اوسکی پاس وہ میوے جو گرمی میں پیدا ہوتے ہیں جاڑے میں اور جو سردی میں پیدا ہوتے ہیں گرمی میں وہ دیکھا کرتے تھے۔ اور جب وہ اذن سے پوچھتے کہ یہ میوے تیرے پاس کہاں سے آتے ہیں تو وہ کہتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے۔

۱۵۹ حضرت زکریا کی اولاد کی درخواست پر جب حضرت زکریا نے بی بی مریم کی یہ حالت دیکھی تو اونہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی بشارت دینا اور اوس کی نشانی۔

سردی میں اور سردی کے میوے گرمی میں دیکھے تو اونہیں بھی اس عمر میں اولاد کے ہونے کی امید ہو گئی اور کہا جس نے مریم کے ساتھ ایسا کیا ہے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ میری بی بی کو شفا دیدے اور اوس کے اولاد پیدا ہوئے۔ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ فِى الْمِحْرَابِ اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ رِزْقَهُ فَاِىْ حَسْبٍ مِّنَ اللّٰهِ (تو کہا۔ کہ اے پروردگار مجھے بھی تو اپنی جناب سے اچھی اولاد عنایت فرما۔ تو توب کی دعائیں سنتا ہے۔ پھر جب وہ) اپنی لوگوں کے بیچ میں (یا یونکہ) محراب میں نماز پڑھ رہے تھے تو اونہیں فرشتوں نے پکارا) یعنی اونہوں نے وہاں ایک جوان آدمی کو دیکھا جو جبریل تھے۔

اوس جوان کو دیکھ کر حضرت زکریاؑ کا گھبراہٹ (کہ) اسی میں اوس جوان نے اون سے کہا۔
 والہ تعالیٰ تم کو یحییٰ کے پیدا ہونے کی بشارت دیتا ہے۔ جو خدا کے حکم کی (یعنی حضرت مسیح
 ابن مریمؑ کی تصدیق کرینگے) حضرت یحییٰ ہی سب سے پہلے شخص ہیں جو حضرت
 عیسیٰؑ پر ایمان لائے اور اودن کی نبوت کی تصدیق کی ہے۔ اور یہ واقعہ اس طرح
 ہوا تھا کہ جب یحییٰ اپنی ماں کے پیٹ میں تھے۔ تو اوس وقت اُن کی ماں بی بی مریم
 کے پاس آئین۔ اور اس وقت حضرت عیسیٰؑ بھی اپنی ماں کے پیٹ میں تھے۔
 تو حنہ نے بی بی مریم سے پوچھا۔ کیا تم حاملہ ہو۔ اونہوں نے کہا۔ کہ تم کیوں پوچھتی ہو
 حنہ نے کہا۔ کہ میں دیکھتی ہوں میرے پیٹ کا حمل تمہارے پیٹ کے حمل کو
 سجدہ کرتا ہے۔ یہی سجدہ کرنا اودن کی تصدیق تھی۔ اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے
 کہ جب حضرت عیسیٰؑ کے تین برس کی عمر تھی تب اونہوں نے اودن کی نبوت کی
 تصدیق کی تھی۔ یہ نام حضرت یحییٰ کا والہ تعالیٰ نے ہی رکھا ہے۔ پہلے اون سے
 کوئی شخص اس نام کا نہیں گزرا ہے۔ چنانچہ والہ تعالیٰ فرماتا ہو۔ لَمْ يَجْعَلْ لِّهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا
 (ہم نے اس نام کا کوئی شخص پہلے پیدا نہیں کیا تھا۔) اور والہ تعالیٰ نے اودن کی نسبت یہ بھی
 فرمایا ہے وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا اور اودن کو ہر حال
 میں جس دن پیدا ہوئے اور جس دن مرینگے اور جس دن بھر دوبارہ اُٹھا کر کھڑے کئے جائینگے ان ہی
 اور حضرت یحییٰؑ حضرت مسیح سے تین برس اور ایک روایت میں ہے کہ چھ مہینے
 پیشتر پیدا ہوئے تھے۔ اور عورتوں سے مباشرت نہیں کرتے اور نہ بچوں میں
 کیلتے تھے قَالَ رَبِّ اَنِّي يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَاُمْرَاَتِي عَاقِرٌ قَالَ
 كَذَلِكَ اَللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً طَقَالَ اَيْتُكَ

اَلَا تَكْتُمُ النَّاسَ ثَلَاثَ اَيَّامٍ اِلَّا سَرْمَنَا دُجِبَ زَكَرِيَّا فِيْهِ بَشَرَاتٌ سَنِي - تو کہا پروردگار میرے لڑکا کیونکر پیدا ہوگا - میں تو اس قدر بوڑھا ہو گیا ہوں - اور میری بی بی بائجہ ہے (اون کی عمر اس وقت بائیس برس کی اور ایک روایت میں ہے کہ ایک سو بیس برس کی تھی - اور اون کی بی بی اٹھانوے برس کی تھی) اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی طرح ہوگا - اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے یہ بات اونہوں نے اس امر کے دریافت کرنے کے لیے کہی تھی - کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس بائجہ بی بی سے ہی اولاد عطا فرمائے گا یا کسی اور بی بی سے اس لئے تعین کہی تھی - کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اس سے انکار نکلے۔ عرض کیا - پروردگار میرے اطمینان و تسلی کے لیے کوئی نشانی ظہیر (جس سے میں سمجھوں کہ میری دعا قبول ہوئی) اللہ تعالیٰ نے فرمایا - نشان جہنم چاہتے ہو یہ ہے - کہ تین دن لوگوں سے تم بات نہ کرو گے - مگر مرزا (راوی) کہتا ہے کہ اون کے ان نشانی مانگنے کی وجہ سے تعذیباً خدا تعالیٰ نے اون کی زبان بند کر لی تھی - اور مرزا کے معنی اشارہ کے ہیں -

۱۶۰ - حضرت یحییٰ کی پیدائش اور اون کا زہد پہر جب حضرت یحییٰ پیدا ہوئے تو اون کے باپ نے دیکھا - کہ اون کی صورت اچھی اور عبادت اور خوفِ خدا -

اور بدن پر بال تھوڑے انگلیان چھوٹی چھوٹی اور ابروین پیوستہ اور آواز باریک اور باوجود اس کے ایام طفولیت سے ہی اللہ تعالیٰ کی طاعت میں قوی ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ اَتَيْنَاہُ اِلْحٰکَمَ صَبِيًّا اور وہ ابھی بچے ہی تھے کہ ہم نے اونہیں دانائی اور پیغمبری عطا فرمائی تھی - کہتے ہیں - کہ ایک اور اون کے ہم جو لیون نے لڑکپن میں اون سے کہا - کہ یحییٰ جلو کیلین - اونہوں نے کہا - کہ میں کھیل کے لئے پیدا نہیں ہوا ہوں - اون کی عادت تھی - کہ وہ گھاس چارہ اور درختوں کے

کے پتے کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو کی روٹی کھایا کرتے تھے ایک مرتبہ شیطان اون کے پاس آیا۔ اور اس وقت اون کے پاس جو کی ایک روٹی تھی۔ شیطان نے اون سے کہا کہ بھئی تو تو اپنے آپ کو زہر کھتا ہے۔ اور بھر بھی تو نے اپنے پاس جو کی روٹی رکھ چھوڑی ہے۔ بھئی نے کہا ملعون یہ تو انسان کا قوت ہے۔ ابلیس نے کہا۔ کہ جو شخص مرے گا۔ اس کے لیے توڑی قوت کافی ہے اس پر بارگاہ ایزدی سے وحی آئی۔ کہ بھئی سوچو وہ تم سے کیا کھتا ہے۔

حضرت یحییٰ اڑکپن بن ہی بنی ہو گئے تھے۔ اور مخلوق کو عبادت الہی کی ہدایت کیا کرتے۔ اور صوف کے کپڑے پہنتے تھے۔ اون کے پاس نہ تو دینار و درہم ہوتا اور نہ رہنے کو گھر تھا۔ جہاں رات ہو جاتی وہیں پڑ جاتے۔ اور کوئی لونڈی غلام ہی اون کی پاس نہ تھا۔ عبادت بہت کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اونہوں نے اپنے بدن کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ بہت دبلا ہو گیا ہے۔ اس سے وہ روئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کے یہاں سے وحی آئی۔ کہ بھئی جسم کے دیلے ہونے سے روتے ہو مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے اگر میں آگ کے اوپر بھی ایک مرتبہ نظر ہر ہو جاؤں تو وہ بھی میرے خوف سے بجائے صوف کے لوہے کی زرہ پہن لیگی۔ یہ سنکر حضرت یحییٰ رو پڑے۔ اور روتے روتے آنسوؤں کے بننے سے اون کے رخساروں کا گوشت اڑ گیا۔ اور دانت و کمانی دینے لگے۔ اون کی مان یہ بات سنکر اون کے پاس آئی۔ اور حضرت زکریا بھی اختیار کو ساتھ لیے اون کے پاس آئے اور کہا بیٹے ایسا کیوں کرتے ہو۔ حضرت یحییٰ نے کہا۔ کہ تم نے ہی تو مجھے اس کا

حکم دیا ہے۔ تم نے کہا تھا کہ جنت اور دوزخ کے درمیان ایک عقیبہ یعنی سخت دشوار گزار مقام ہے۔ کہ اوس سے پار وہ ہی ہو سکتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا کرتے ہیں۔ یہ سن کر زکریا نے کہا۔ اچھا تو روؤ اور عبادت ہی کیے جاؤ۔ پھر اون کی مان نے منہ کے دو ٹکڑے اون کے رخساروں پر کہہ دئے۔ کہ اون کے دانت اوس سے چھپ جائیں۔ پھر وہ اتنے رویا کرتے کہ وہ تڑپو جیا کرتے تھے۔ حضرت زکریا جب کبھی وعظہ کہتے تو ادھر ادھر دیکھ لیا کرتے اگر بھیجی موجود ہوتے تو جنت و دوزخ کا ذکر نہیں کیا کرتے تھے۔

۱۲۱ ہیر دوس پادشاہ بنی اسرائیل کا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو رسول کر کے حضرت یحییٰ کو قتل کرنا۔

بہیجا اور انہوں نے تورات کے بعض احکام منسوخ کر دئے۔ چنانچہ اون احکام منسوخ شدہ میں سے ایک یہ تھا کہ بہائی کی بیٹی سے نکاح ناجائز ہو۔ اور اون کے پادشاہ ہیر دوس کے بہائی کی بیٹی تھی۔ وہ اسے بہت چاہتا تھا۔ اور اس کا ارادہ تھا۔ کہ اس سے نکاح کر لے۔ حضرت یحییٰ نے اسے اس کی مانعت کی ہیر دوس کا یہ قاعدہ تھا۔ کہ ہر روز اس لڑکی کی ایک درخواست پوری کر دیا کرتا تھا۔ جب اس لڑکی کی مان نے یہ حال سنا کہ یحییٰ نے ایسا حکم دیا ہے۔ تو اس نے اپنی بیٹی سے کہا۔ کہ جب پادشاہ تجھ سے تیری درخواست پوچھے۔ تو اس سے کہنا میری درخواست یہ ہے کہ یحییٰ ابن زکریا کو بیج کر ڈال۔ بہر جب وہ لڑکی ہیر دوس کے پاس گئی اور اس لڑکی سے پوچھا۔ کہ تیری درخواست کیا ہے۔ تو کہا۔ میں چاہتی ہوں کہ تو یحییٰ ابن زکریا کو بیج کر ڈال۔ کہا کچھ اور مانگ۔ بولی کہ میں اور تو کچھ نہیں مانگتی۔ جب اس نے بھجرا سکے اور درخواست کرنے سے انکار کیا۔ تو ہیر دوس نے یحییٰ کو بلوایا۔ اور ایک طشت

منگا کر اوس میں اد۔۔۔ سے فیج کرادیا۔ جب اوس لڑکی نے اون کا سر دیکھا۔ تو کہا آج میری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں۔ پھر اوپر اپنے قصر کے چڑھی تو وہاں سے زمین پر گر پڑی۔ وہاں شکای کتے نیچے کھڑے تھے۔ کتے اوس پر چھوٹ پڑے اور پکار کر کہا گئے۔ اور وہ دیکھ رہی تھی کہ مجھے کتے پہاڑ ہے اور کمار ہے میں۔ اسے دیکھنے کے لیے ایسا ہوا تھا۔ کہ اوس کی آنکھیں کتوں نے سب سے پیچھے کھائی تھیں۔

۱۲۲ | حضرت یحییٰ کے قتل پر بخت نصر کی چڑھاٹی جس وقت حضرت یحییٰ قتل ہوئے تھے تو اوس وقت اون کے خون کا ایک قطرہ زمین میں بنی اسرائیل پر اور اس روایت کی غلطی۔

گر پڑا تھا۔ اس قطرہ میں غلیان اور جوش پیدا ہو گیا۔ اور یہ جوش اوس کا بخت نصر کے پیدا ہونے تک نہ تنہا۔ جب بخت نصر قدس میں آیا۔ تو اوس کے پاس ایک عورت آئی۔ اور اوسے اس خون تک یلگئی۔ بخت نصر نے جب اوس کے جوش کو دیکھا تو اوس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ خیال ڈال دیا۔ کہ اوس پر لوگوں کو قتل کرے جس سے آخر کار اس کا جوش جاتا رہے۔ اس واسطے اوس نے اوس پر آدمیوں کو قتل کرنا شروع کیا۔ اور جب ستر ہزار کے قتل پر پہنچا تب اوس کا جوش فرو ہوا۔ سدومی نے بھی اسی طرح اس واقعہ کو بیان کیا ہے۔ حضرت اس قدر اوس میں اختلاف ہے۔ کہ پادشاہ نے اپنی بی بی کی بیٹی سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا تھا حضرت یحییٰ نے اس سے منع کیا۔ اس پر پادشاہ کی بی بی نے اوس سے درخواست کی کہ یحییٰ کو قتل کر دے اور اس نے اون کو ہلا کر قتل کر دیا۔ اور اون کا سر شربت میں اپنے سامنے منگایا۔ سر اوس وقت بھی یہی کتا جاتا تھا۔ کہ وہ تیرے لیے حلال نہیں ہے۔ غرض کہ اوس خون کے قطرہ کا جوش فرو نہیں ہوا۔ اس واسطے اوس پر مٹی ڈلوائی۔ اور ڈالتے ڈالتے

شہر کی دیوار کے برابر ڈھیر ہو گیا۔ لیکن اوس خون کا جوش کم نہ ہوا۔ آخر کار خدا تعالیٰ نے بخت نصر کو اون پر مسلط کیا۔ اور وہ ایک بڑی فوج لیکر اون پر گیا۔ اور ادھنیں شہر میں محصور کیا۔ لیکن اوس سے فتح حاصل نہیں ہوئی۔ اور اوس نے لوٹنا چاہا۔ اسے مین اوس کے پاس بنی اسرائیل کی ایک عورت آئی۔ اور اوس سے کہا۔ میں سنتی ہوں کہ تیرا ارادہ لوٹ جانا کا ہے کہ ماہان مجھے یہاں بہت عرصہ گزر گیا۔ اور فوج کے پاس سامان رسد نہیں رہا ہے۔ اس سے بڑی تکلیف ہو رہی ہے اوس عورت نے کہا۔ کہ اگر میں تجھے شہر فتح کر ادون تو جسے میں حکم کروں تو اوسے قتل کر دوں گا۔ اور جب میں کہوں کہ قتل نہ کرتے تو قتل موقوف کر لیا۔ بخت نصر نے کہا ہاں۔ عورت نے کہا تو اپنے لشکر کے چار حصہ کر۔ اور شہر کے چاروں طرف اوسے مقرر کر دے۔ پھر تم آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگو۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھی کے خون کی برکت سے تو ہمیں فتح دیدے۔ چنانچہ بخت نصر کے آدمیوں نے ایسا ہی کیا۔ اور شہر کی تفصیل گر گئی۔ اور یہ لوگ اوس میں اندر داخل ہو گئے۔

پھر اس بڑھیا نے ادھنیں حکم دیا۔ کہ حضرت یحییٰ کے خون کے عوض اس قدر لوگوں کو قتل کر کہ ادون کے خون کا جوش فرو ہو جائے۔ چنانچہ جب اوس نے قتل کرنا شروع کیا۔ تو ستر ہزار آدمی تک قتل کرتا چلا گیا۔ تب جا کر اوس کا جوش فرو ہوا۔ پھر اوس عورت نے کہا بس کرتب اوس نے قتل موقوف کیا اور بیت المقدس کو خراب کر کے حکم دیا۔ کہ اوس میں لاشیں بھردی جائیں۔ پھر دانیال وغیرہ سرداران بنی اسرائیل کو جن میں عزرا اور میثائیل بھی تھے اور جاہلوت کا سر بھی تھا اپنے ساتھ لے گیا۔ پھر بخت نصر دانیال کی سب لوگوں سے زیادہ خاطر کرنے لگا۔ اس سے مجوسیوں کو

حسد ہوا۔ اور بخت نصر سے اونہون نے اون کی چغلیان کھائیں۔ غرض کہ اسی طرح کی اس راوی نے اور باتیں ہی جن کا اوپر ذکر آ گیا ہے۔ لکھی ہیں۔ کہ ان بزرگان بنی اسرائیل کو درندوں کے سامنے ڈالا گیا۔ اور اون پر فرشتہ آیا اور بخت نصر کی صورت مسخ ہو گئی اور وہ سات برس تک وحشیوں میں رہا۔ لیکن یہ قول اور اور اقوال سہی جن کا ہم نے ذکر نہیں کیا ہے کہ بخت نصر ہی نے حضرت یحییٰ ابن زکریا کے قتل پر بیت المقدس کو خراب اور بنی اسرائیل کو قتل کیا اہل سیر اور مورخین کے نزدیک باطل ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اون سب کا اتفاق ہے۔ کہ بخت نصر نے بنی اسرائیل پر اوس وقت چڑھائی کی تھی۔ جب اونہون نے اپنے نبی شعیاء کو ارمیا ابن برخیا کے زمانہ میں قتل کیا تھا۔ اور ارمیا کے زمانے اور حضرت یحییٰ کے قتل میں چار سو اکٹھ برس کا فرق ہے۔ اور اسے یہود اور نصاریٰ دونو تسلیم کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ بات اون کی کتابوں اور اسفار میں بخوبی موجود ہے۔ اور مجوسی بھی اون کے ساتھ بنی اسرائیل پر بخت نصر کی چڑھائی سے سکندر کے مرنے تک موافق ہیں۔ مگر سکندر کے مرنے کے بعد اور یحییٰ کی پیدائش کے درمیان جو مدت ہے اوس میں وہ اون سے مختلف ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ان دونو واقعوں میں کیا دن برس کا فرق ہے۔

۱۴۳۔ گو درزکی بیت المقدس پر چڑھائی اور ابن اسحاق نے جو بیان کیا ہے وہ اس طرح حضرت یحییٰ کے خون کا جوش قتل سے فرو ہونا ہے وہ کہتا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ بنی اسرائیل جب بابل سے لوٹے تو وہ بیت المقدس میں اگر آباد ہوئے۔ اور پھر کثرت ہو گئے بعد ازاں اونہون نے پہر گناہوں پر کمر باندھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اون کی طرف

رسول بھیجے۔ ان رسولوں کو اون مین سے ایک فریق نے جھٹلایا۔ اور نہ مانا۔ اور ایک فریق نے اون کو قتل کیا۔ ہوتے ہوتے اللہ تعالیٰ نے اون پر حضرت زکریا اور اون کے بیٹے یحییٰ اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو مبعوث کیا۔ بنی اسرائیل نے زکریا اور یحییٰ کو بھی قتل کر دیا۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے ملوک بابل مین سے ایک پادشاہ کو جس کا نام گودرز تھا اون کی طرف بھیجا۔ چنانچہ وہ اگر شام مین اون کے پاس پہونچا۔ جب وہ بیت المقدس مین آیا۔ تو اوس نے ایک بڑے سپہ سالار سے جس کا نام بنوزاذن یا فیروز تھا اور جو ہائیون کا افسر تھا کہا۔ کہ مین نے قسم کھائی ہے کہ بنی اسرائیل پر اگر مجھے فتح حاصل ہو جائیگی۔ تو اون کو اس قدر قتل کروں گا۔ کہ اون کے خون سے میرے لشکر کے وسط مین ندی بہ جائے۔ یا یہ کہ اون کا کوئی شخص مارنے کو بھی نہ رہے تب مین چپ رہ جاؤں گا۔ اور اوسے حکم دیا کہ شہر مین جائے اور اون مین قتل کرنا شروع کرے۔ اور یہاں تک قتل کرے کہ اون کا خون میرے لشکر مین بہنے لگے۔

پھر بنوزاذن شہر مین گیا۔ اور جہاں قربانی کا مقام تھا وہاں جا کر کھڑا ہوا۔ وہاں اوس نے دیکھا۔ کہ خون جوش کھارہا ہے۔ اس لیے اوس نے بنی اسرائیل سے پوچھا۔ کہ یہ خون کیون غلیان پر ہے۔ بولے کہ یہ ایک ہماری قربانی کا خون ہے جسے خدا نے قبول نہیں فرمایا ہے۔ اس لیے وہ جوش مین ہے۔ کہا تم نے مجھ سے سچ سچ حال نہیں بتلایا۔ کچھ اور بات ہوگی۔ بنی اسرائیل نے کہا۔ کہ ہم سے پادشاہی اور فوج جاتی رہی ہے۔ اس لیے یہ قربانی ہماری مقبول نہیں ہوئی۔

بنوزاذن نے اوس پر تب اون کے سات نوکتر سردار لیے۔ اور اون مین اوس

خون پر قتل کر ڈالا۔ مگر اوس کا جوش کم نہ ہوا۔ پھر سات سو عالم لیے اونہیں بھی اوس خون پر فوج کر دیا۔ تب بھی جوش فرو نہ ہوا۔ جب اوس نے دیکھا۔ کہ خون ٹھنڈا ہی نہیں ہوتا۔ تو اوس نے کہا۔ اسرائیلیو سچ سچ کہو اور جو کچھ تمہارے پروردگار نے حکم کیا ہے اوس پر صبر کرو۔ تم نے دنیا میں بہت مدت حکومت کی ہے۔ اور جو چاہتے وہ کرتے رہے ہو۔ اگر تم سچ سچ نہ بتاؤ گے تو میں تم میں کوئی شخص نہ جھوڑوں گا جو کسی گہر میں چراغ جلا کر بیٹھے جب اسرائیلیوں نے اس سختی اور قتل کو دیکھا تو اونہوں نے صاف صاف کہہ دیا۔ کہ یہ ہمارا ایک نبی تھا۔ اوس نے ہمیں بہت باتوں سے منع کیا۔ کہ یہ نہ کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔ اور اوس نے ہمیں تمہاری خبر بھی دی تھی مگر ہم نے اوس کی بات کو سچ نہ مانا۔ اور اوسے قتل کر دیا۔ یہ اوس کا خون ہے۔ سپہ سالار نے پوچھا کہ اوس کا نام کیا تھا۔ کہا یہی بن زکریا۔ تب اوس نے کہا۔ کہ اب تم نے سچ سچ کہہ دیا۔ ایسے ہی آدمی کے سببے پروردگار نے تم سے انتقام لیا ہے۔ اور پھر سجدہ میں گر پڑا۔

پھر جو لوگ اوس کے پاس موجود تھے اون سے کہا کہ شہر کے دروازے بند کر دو۔ اور گوردوز کے لشکر کے آدمی یہاں سے چلے جائیں۔ جب اوس کے حکم کی تعمیل ہو گئی۔ اور صف بندی اسرائیل رہ گئے تو پھر اوس نے خون سے کہا یہ بھی تیرے اور میرے پروردگار کو معلوم ہے۔ جو کچھ تیرے خون کے سببے تیری قوم پر آفت آئی ہے۔ اور کتنے قتل ہو گئے ہیں۔ اب تو اوس سے پہلے تم جا کہ تیری قوم کا کوئی آدمی باقی نہ رہے۔ اس پر خون کا جوش فرو ہو گیا۔ اور بنوذا ان نے قتل موقوف کر دیا۔ اور کہا میں اوس پر ایمان لایا جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے

ہین۔ اور میں تصدیق کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے۔ کہ اوس کے سوا اور کوئی پروردگار نہیں ہے۔

پہلے اوس نے بنی اسرائیل سے کہا۔ کہ گودرز نے مجھے حکم دیا ہے۔ کہ میں تمہیں اس قدر قتل کروں کہ خون اوس کے لشکر تک بہ کر چلا جائے۔ اور میں اوس کے حکم کے خلاف نہیں کر سکتا ہوں۔ بنی اسرائیل نے کہا۔ کہ تو اوس کے حکم کی تعمیل کر اس لیے اوس نے ایک گڑھا کھودا یا اور گھوڑے۔ خچر۔ گدھے۔ گاؤں۔ بیل۔ بکری۔ اونٹ ذبح کرائے۔ اور جب خون بکثرت ہو گیا۔ تب اوس نے اوس پر پانی ڈلوادیا کہ جس سے وہ بہ گیا۔ اور اوس کے لشکر تک چلا گیا۔ اور جن لوگوں کو اوس نے پہلے قتل کیا تھا انہیں ذبح کیے ہوئے مولیٰ بنی پر ڈلوادیا۔ جب گودرز نے دیکھا کہ اوس کے لشکر تک پہنچ گیا تو اوس نے بنو زاذان کو حکم بھیج دیا۔ کہ اون کے کردار کا انتقام ہو چکا قتل موقوف کرو۔

۱۶۴۔ بنی اسرائیل میں دہڑے بڑے یہ دوسرا واقعہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل نساؤں کی قرآن شریف میں خبر اور اون کا زمانہ پر نازل کیا تھا۔ چنانچہ اوس کا حال اللہ تعالیٰ اپنے نبی محمد صلعم سے قرآن شریف میں اس طرح بیان فرماتا ہے۔

وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا ۖ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ ۖ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُم أَكْثَرًا نَفِيرًا ۖ إِنَّ أَحْسَنَ أَمْرِنَا لَأَنفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا

فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا
الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيَتَبَرَّوْا مَا عُلِّمُوا شَيْئًا عَلَيْهِ
رَبُّكُمْ أَنْ يَرْحَمَكُمُ وَإِنْ عُدْتُمْ عَدُوًّا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا ۝

داور ہم نے اوسے کتاب توریت میں نبی اسرائیل سے صاف صاف کہدیا تھا۔ کہ تم ضرور ملک میں
دو دفعہ فساد کرو گے۔ اور دونو دفعہ لوگوں پر بڑی زیادتیاں ہی کر دے گے تو جب اون فسادوں میں
سے پہلے فساد کا وقت آیا۔ تو ہم نے تمہارے مقابلہ میں اپنے ایسے ہندے اٹھا کر
کھڑے کیے۔ جو بڑے سخت گیر تھے اور وہ تمہارے شہروں کے اندر پھیل گئے
اور خدا کا وعدہ پورا ہونا ہی تھا۔ پھر ہم نے تم کو دشمنوں پر غلبہ دیکر دوبارہ تمہارے دن پھرے
اور مال سے اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی۔ اور تم کو بڑے جتنے والا بنا دیا۔ اگر اوس وقت
تم نے اپنے کام کیے تو اپنے ہی ذاتی فائدہ کے لیے اپنے کام کیے۔ اور اگر بڑے کام
کیے تو ہی اپنے ہی لئے۔ پھر جب دوسرے فساد کا وقت آیا۔ تو پھر ہم نے اپنے دوسرے
بندوں کو اٹھا کر کھڑا کیا۔ کہ تم کو اس قدر ماریں۔ کہ تمہارے منہ بگاڑ دیں (اور تمہاری شکلیں نہ پہچان
پڑیں) اور جس طرح پہلی دفعہ مسجد بیت المقدس میں گسے تھے۔ اور اوس کو ٹوٹا کسٹا تھا اوسے
طرح اس دفعہ پھر اوس میں گسین۔ اور جس چیز پر قابو پائیں۔ تو پھر اوس کا ستیا ناس کر دیں۔ اب
ہی عجب نہیں کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم فرمائے۔ اور اگر تم پہ پھیلی سی شدہ اذیتیں کر دے گے۔ تو ہم ہی
پھر وہی کریں گے جو پہلے کیا تھا یعنی سزا دیں گے۔ اور ہم نے کافروں کے لیے جہنم کا جیلخانہ تیار
کر رکھا ہے)

اور ان دونو اقعوں میں سے پہلا واقعہ نجات نصر کا اور اوس کے لشکر کا تھا۔
پھر اللہ سبحانہ تعالیٰ نے انہیں دشمنوں پر غلبہ دیکر اون کے دن پھر دئے۔ اوس کے

بعد یہ دوسرا واقعہ گودرز اور اوس کے لشکر کا ہوا۔ پڑا واقعہ تھا۔ اسمین ملک خراب ہوا۔ مرد مارے گئے بال بچے قید ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَيْتَئِذٍ وَاَمَّا عَلَوُا تَتَّبِعُوا اور بعض اہل علم کہتے ہیں۔ کہ یحییٰ کا قتل اردشیر بن بابک کے زمانے میں ہوا ہے۔ اور یہ ہی بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے اٹھ جانے سے ایک سال چھ ماہ قبل اون کا قتل ہوا تھا۔ واللہ اعلم۔

حضرت زکریا کا قتل

۱۶۵۔ حضرت زکریا کا خوف سے بہاگ کر ایک جب حضرت یحییٰ قتل ہو گئے۔ اور اون کے درخت میں گنا اور بنی اسرائیل کا اونہیں چڑھانا اور بیت المقدس کے پاس ایک باغ میں گئے جس میں بہت درخت تھے پادشاہ نے اون کے پیچھے اون کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ اور حضرت زکریا ایک درخت کے پاس ہو کر گر زے۔ درخت نے اون کو پکارا۔ اور کہانی اللہ میرے پاس آؤ جب وہ اوس کے پاس گئے۔ تو وہ چر گیا۔ اور اوس میں گس گئے۔ اور درخت جیسا کہ تھا پھر دیا ہی ہو گیا۔ اور زکریا اوس کے اندر رہ گئے۔ پیچھے ابلیس آیا۔ اور اون کی چادر کا پلو پکڑ لیا۔ اور درخت سے باہر نکال لیا۔ تاکہ جب تلاش کرنے والوں کو خبر دے۔ تو اس پلو کو دکھا کر اپنی بات کو سچ ثابت کرے۔ پھر وہ ڈھونڈنے والوں کے پاس آیا اور اونہیں خبر دی۔ اور پوچھا کہ تم کیا ڈھونڈتے ہو۔ کہا ہم زکریا کو دیکھتے ہیں۔ کہا اوس نے اوس درخت پر سحر کیا ہے۔ اور اس سبب درخت چر گیا اور وہ اونہیں گس گیا ہے۔ اونہوں نے کہا ہم کیونکر تجھے سچا سمجھیں۔ ابلیس نے کہا میں تمہیں

ایک نشانی دکھاتا ہوں۔ جس سے تم میری بات کو سچ سمجھ جاؤ گے۔ پھر اوس نے اونہین چادر کا پلو دکھایا۔ تب اونہون نے کلہاڑی لی۔ اور دخت کے دو ٹکڑے کیے۔ اور اوسے آ رہ سے چیر ڈالا۔ اس سے حضرت زکریا مر گئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے دنیا کے ایک بڑے خبیث کو اسرائیلیوں پر مسلط کر دیا۔ اور اوس نے اون کا انتقام لیا۔

یہ بھی کہتے ہیں کہ اون کے قتل کا سبب یہ تھا۔ کہ ابلیمس نبی اسرائیل کی مجالس میں آیا اور زکریا پر مریم کے ساتھ زنا کرنے کی تممت لگائی۔ اور اون سے کہا۔ کہ زکریا کے سوا اور کون ہے جس سے وہ حاملہ ہوئی ہو۔ یہی شخص اوس کے پاس جایا آیا کرتا ہے۔ اس پر نبی اسرائیل نے اونہین ڈھونڈا۔ اور وہ بہاگ گئے۔ بعد اسکے اوسطی طرح کا بیان ہے جیسا اوپر گزرا۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت و نبوت اور اخیر وقت تک کے حالات

۱۶۶۔ حضرت مسیح کی پیدائش کا زمانہ اور اون کی ولادت مسیح کی ولادت ملوک طوائف کے اور اون کی ماں مریم کی عمر وغیرہ۔ - زمانے میں ہوئی ہے۔ مجوس کہتے ہیں۔

کہ جب سکندر سرزمین بابل پر غالب ہو گیا ہے اوس سے پنیٹھ برس بعد حضرت مسیح پیدا ہوئے ہیں۔ اس وقت اشکانیوں کی حکومت کو اکیاون برس گزرے تھے لیکن نصاریٰ کہتے ہیں۔ کہ سرزمین بابل پر سکندر کے غلبہ سے تین سو تریٹھ برس بعد اون کی پیدائش ہوئی ہے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح کی پیدائش سے چھ مہینے پیشتر حضرت یحییٰ پیدا ہوئے تھے۔ اور بی بی مریم تیرہ برس کی عمر میں اور

ایک روایت میں ہے پندرہ برس اور کسی کسی کے نزدیک بیس برس کی عمر میں حاملہ ہوئی تھیں۔ اور حضرت عیسیٰ کی عمر اوس وقت کہ وہ اٹھائے گئے بتیس برس اور کچھ روز کی ہوئی تھی۔ اور مریم اس کے بعد چہ برس اور زندہ رہیں۔ اس لیے اون کی کل عمر کیا ون برس کی ہوئی۔ اور حضرت یحییٰ حضرت عیسیٰ کے اٹھ جانے سے قبل قتل ہوئے ہیں۔ اور حضرت مسیح تیس سال کی عمر میں نبی اور رسول ہوئے تھے۔

۱۶۷۔ مریم کا یوسف سے منسوب ہونا اور ساتھ بی بی مریم کو جو کنیسہ کی خدمت کے واسطے مقرر ہوا اور فرشتہ کا ایک تالاب پر آکر اونہیں حاملہ کرنا محرر کردی گئی تھیں اون کا حال تو ہم اوپر ذکر کو چکے ہیں۔ بی بی مریم اور اون کے چچا کا بیٹا یوسف بن یعقوب بن مانان جو بڑبڑی تھا کنیسہ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ اور یوسف حکیم اور بخار تھا۔ اپنے ہاتھ سے کام کرتا اور اوس سے صدقہ دیا کرتا تھا۔ اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ بی بی مریم اس یوسف کے ساتھ منسوب ہوئی تھیں۔ مگر یوسف نے ابھی اون کے ساتھ قربت نہیں کی تھی ان کی قربت حضرت مسیح کے اٹھ جانے کے بعد ہوئی ہے۔ واللہ اعلم۔

ان دونو کا یہ قاعدہ تھا کہ جب بی بی مریم اور یوسف کا پانی ہو چکے۔ تو دونو اپنے گھر سے لیتے اور اوس تالاب میں جاتے جہاں پانی تھا اور وہاں سے پانی لیا کرتے اور پھر کنیسہ کو لوٹ آیا کرتے تھے۔ اوس روز کہ جب مریم سے جبریل ملے ہیں اون کا پانی ختم ہو چکا تھا۔ اونہوں نے یوسف سے کہا کہ چلو پانی لے آئیں۔ یوسف نے کہا میرے پاس تو پانی ہے۔ اور کل تک کافی ہو گا۔ اس لیے مریم نے اپنا گھڑا لیا۔ اور اکیلی پانی لینے کے لیے چلی گئیں۔ اور اوس تالاب میں پہنچیں۔ وہاں اونہوں نے جبریل کو دیکھا۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے خاص آدمی کی صورت میں متمثل

کر دیا تھا۔ جبریل نے کہا مریم اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ کہ میں تمہیں ایک پاک سرشت لڑکا دوں۔ قَالَتْ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ کُنْتَ تَقِیًّا ۝
 (نبی بی مریم نے کہا کہ اگر تم تقی ہو تو میں تم کو خدا کا واسطہ دیتی ہوں کہ تم میرے سامنے سے ہٹ جاؤ) تقی ہو یعنی اللہ تعالیٰ کے مطیع ہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تقی ایک آدمی کا نام تھا وہ سمجھیں کہ یہ وہی شخص ہے۔ قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّکَ لَا هَبْ لَکْ عَلَمًا زَکِیًّا ۝ قَالَتْ اِنِّیْ یٰکُوْنُ لِیْ غُلَمٌ وَلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشْرًا ۚ وَلَکُمُ الْبَغِیُّ ۝ قَالَ لَکَ لَکَ قَالَ رَبُّکَ هُوَ عَلٰی هٰذَا هِیْٓ وَ لَنَجْعَلَ الْاٰیٰةَ لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً لِّسَّآ وَاَنْ اَمْرًا مَّقْضٰیًا (جبریل نے کہا کہ میں تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں۔ اور اس غرض سے آیا ہوں کہ تم کو ایک پاک سرشت لڑکا دوں۔ بی بی مریم نے کہا کہ میرے لڑکا کیسے ہو سکتا ہے۔ مجھ کو تو کسی روئے چھو انک بھی نہیں ہے اور نہ میں باغی) یعنی زانیہ (ہوں۔ جبریل نے کہا ایسا ہی ہوگا۔ جیسے میں کہتا ہوں۔ تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ یہ بات کہ تمہارے لڑکا پیدا کروں مجھ پر آسان ہے اور اس سے غرض یہ ہے کہ لوگوں کے لیے ہم اس کو اپنی قدرت کی ایک نشانی بنائیں۔ اور دنیا میں اسے اپنی رحمت کا ذریعہ قرار دیں اور یہ بات ہمارے بیان سے فیصل ہو چکی ہے۔) جب جبریل نے یہ بات کہی تو بی بی مریم نے اللہ کے حکم کے واسطے تسلیم کر لیا۔ اور انہوں نے اون کی کرتی کے گریبان میں پہونک دیا اور واپس چلے گئے۔ اور اون کو حمل رد کیا۔ پھر انہوں نے اپنا گھڑا ہرا۔ اور اپنے مکان کو لوٹ آئیں۔

۱۶۸۔ یوسف کا مریم کے حاملہ ہونے پر بی بی مریم اور اون کے چچا کا بنیلا یوسف نجار پریشان ہونا اور مریم سے اسکا حال پوچھنا عبادت میں ایسے مشہور تھے۔ کہ کوئی شخص

اون سے بڑکھنیں سمجھا جاتا تھا۔ اور یہ یوسف اون کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ اور جب
 اوسے مریم کے حاملہ ہونے کی خبر ہوئی۔ تو سب سے اول اوسی نے اس بات
 کو برا سمجھا۔ اور اوسے یہ بات دیکھ کر نہایت حیرت ہوئی۔ اور اس سوچ میں ہوا
 کہ اس کا سبب کیا قرار دے۔ جب اوس نے چاہا۔ کہ اون پر تہمت لگائے۔
 تو اوسے اون کی بارسائی کا خیال ہوتا تھا۔ اور اسی کے ساتھ یہ بھی جانتا تھا
 کہ وہ مجھ سے کبھی ایک ساعت کو علیحدہ بھی نہیں ہوئی ہین۔ اور جب یہ چاہتا
 تھا کہ اونہیں اس عیب سے بری سمجھے۔ تو یہی حل کو دیکھ کر بری بھی نہیں سمجھ سکتا تھا
 جب یہ متضاد خیالات نے اوس کے دل میں گرانی کی۔ تو اوس نے بی بی مریم سے
 کہا اور اس طرح تہسید کی۔ کہ تیری طرف سے میرے دل میں ایک ایسی بات
 آئی ہے۔ کہ جسے میں چاہتا ہوں فراموش کر دوں اور چہا ڈالوں۔ مگر میں نے ہر چند
 کوشش کی۔ لیکن میں اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہوا۔ اس لیے کچھ کہنا چاہتا
 ہوں۔ مریم بولیں کہ کوئی اچھی بات۔ یوسف نے کہا مجھے یہ بتا۔ کہ بغیر تخم کے بھی
 کبھی کیتی پیدا ہوا کرتی ہے۔ کہا ہاں ہوتی ہے۔ یوسف نے کہا کوئی درخت بغیر
 بارش کے پیدا ہوتا ہے۔ کہا ہاں ہوتا ہے۔ یوسف نے کہا کبھی بے مرد کے بھی
 بچا پیدا ہوتا ہے۔ کہا ہاں ہوتا ہے۔ بی بی مریم نے کہا۔ تجھے نہیں معلوم جب خدا تعالیٰ
 نے پہلے کیتی پیدا کی تو تخم کمان تھا۔ اور جب درخت پہلے پیدا کیے۔ تو اوس وقت
 بارش کمان تھی۔ اوسی پروردگار نے بارش کو درختوں کی زندگانی قرار دیدیا ہے۔ لیکن
 جب اوس نے اونہیں پیدا کیا تھا تو ہر ایک شے کو الگ الگ پیدا کیا تھا۔ کیا تو
 یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بغیر تخم اور بارش کے نباتات کے پیدا کرنے کی طاقت

نہیں ہے۔ یوسف نے کہا میں تو یہ نہیں کستا۔ بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ جو کرنا چاہے اوس پر قادر ہے۔ وہ جب کچھ کرنا چاہتا ہے تو دو کُن “ (یعنی ہوجا) کدیتا ہے اور چیزیں ہوجاتی ہیں۔ مریم نے کہا تجھے کیا یہ نہیں معلوم۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آدم و حوا کو بغیر مرد و عورت کے پیدا کیا ہے۔ کہا بے شک۔ جب مریم نے ایسی ایسی باتیں کہیں تو یوسف کے دل میں خیال مینٹہ گیا۔ کہ مریم پر یہ عنایت کچھ خدا کی طرف سے ہوئی ہے۔ اور چونکہ وہ اوسے چہپاتی ہے۔ اس لیے اب اور زیادہ پوچھنا مناسب نہیں ہے۔

ایک روایت اس طرح بھی ہے۔ کہ مریم حیض کی حالت میں ایک طرف کو حجر دن میں چلی گئی تھیں اور دیوار کے اوس طرف ایک پردہ میں ہو گئی تھیں۔ جب حیض سے وہ ظاہر ہو گئیں۔ تو اونہوں نے ایک مرد کو دیکھا۔ اور باقی وہ ہی مضمون ہے جو اوپر آیات قرآنیہ کا ذکر کیا گیا۔

۱۶۹۔ زکریا کی بی بی کے حمل کا مریم کے حمل جب بی بی مریم حاملہ ہو گئیں۔ تو اون کی خالہ کو سبھی دکرنا اور مریم کے حمل کی مدت۔ حضرت زکریا کی بی بی رات کو اون سے ملنے کو آئیں۔ جب مریم نے اوس کے لیے دروازہ کھولا۔ تو وہ اوسے چپٹ گئیں۔ حضرت زکریا کی بی بی بولی۔ کہ میں حاملہ ہوں۔ مریم نے اوس سے کہا کہ میں بھی حاملہ ہوں۔ زکریا کی بی بی بولی۔ کہ میرے پیٹ کا حمل تیرے پیٹ کے حمل کو سجدہ کرتا ہے بہر زکریا کی بی بی کے پیٹ سے بچھنی پیدا ہوئے۔

بی بی مریم کے حمل کی مدت کی نسبت علما کا اختلاف ہے۔ کوئی تو کہتے ہیں کہ نو مہینے حمل رہا۔ یہ نصاریٰ کا قول ہے۔ اور کوئی کہتے ہیں آٹھ مہینے حمل رہا۔ یہ ایک دوسرا

معجزہ ہوا۔ کیونکہ آٹھ مہینے کا سچا اون کے سوا اور کبھی زندہ نہیں رہا۔ اور کوئی حمل کی مدت چھ مہینے اور کوئی تین ساعت اور کوئی ایک ہی ساعت بتاتے ہیں۔ اور یہی بات قرآن شریف کے ظاہری الفاظ سے مستنبط ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَعَمَلُكَ فَانْتَبَذْتَهُ مَكَانًا قَصِيًّا ○ (جب جبریل نے اومنین لڑکے کے پیدا ہونے کی بشارت دی۔ تو وہ حاملہ ہو گئیں۔ اور ایک الگ دور مکان میں جا بیٹھیں) یہاں اللہ تعالیٰ نے انْتَبَذْتَهُ لاکر تعقیب کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسی وقت (اور وہی علامتیں شروع ہو گئیں۔ اور اسی لیے) وہ الگ ہو گئیں (مگر یہ ابن اثیر کا خیال صحیح نہیں ہے۔ وہ اس حمل رہنے کے شرم کے باعث الگ ہو گئی تھیں)

۱۷۰۔ بی بی مریم کا روزہ کے وقت ایک کعبہ کے درخت کے پاس چلا جانا۔
 تو وہ شرقی محراب کی طرف چلیں۔ اور سب دور چلی گئیں۔ فَاجَاءَهَا الْخَاصُّ إِلَى جَدْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَذَا وَكُنْتُ نَسِيًّا نَسِيًّا دُہرہ روزہ کے سبب سے ایک کعبہ کے درخت کی جڑ کے پاس چلی گئیں۔ اور جب روزہ ہونے لگا تو لوگوں کی شرم سے اونہوں نے کہا۔ کہ کیا اچھا ہوتا جو میں اس سے پہلے ہی مر گئی ہوتی۔ اور نسیا نسیا ہو گئی ہوتی (یعنی دنیا سے میرا ذکر میرا نشان مٹ گیا ہوتا۔)

بی بی مریم کتنی ہیں۔ کہ جب میں ایام حمل میں اکیلی ہوتی تو عیسیٰ مجھ سے باتیں کرتے اور میں اون سے باتیں کیا کرتی تھی۔ اور جب ہمارے پاس کوئی انسان ہوتا تو میں اپنے شکم میں سے اون کی تسبیح پڑھنے کی آواز سناتی تھی۔ فَسَادَيْنَا مِنْ تَحْتِهَا

نہیں ہے۔ یوسف نے کہا میں تو یہ نہیں کہتا۔ بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ جو کرنا چاہے اوس پر قادر ہے۔ وہ جب چو کرنا چاہتا ہے تو دو گن " (یعنی ہو جا) کہہ دیتا ہے اور چیزیں ہو جاتی ہیں۔ مریم نے کہا تجھے کیا یہ نہیں معلوم۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آدم و حوا کو بغیر مرد و عورت کے پیدا کیا ہے۔ کہا بے شک۔ جب مریم نے ایسی ایسی باتیں کہیں تو یوسف کے دل میں خیال بیٹھ گیا۔ کہ مریم پر یہ عنایت کچھ خدا کی طرف سے ہوئی ہے۔ اور چونکہ وہ اوسے چھپاتی ہے۔ اس لیے اب اور زیادہ پوچھنا مناسب نہیں ہے۔

ایک روایت اس طرح بھی ہے۔ کہ مریم حیض کی حالت میں ایک طرف کو حجر دن میں چلی گئی تھیں اور دیوار کے اوس طرف ایک پردہ میں ہو گئی تھیں۔ جب حیض سے وہ ظاہر ہو گئیں۔ تو ادھون نے ایک مرد کو دیکھا۔ اور باقی وہ ہی مضمون ہے جو اوپر آیات قرآنیہ کا ذکر کیا گیا۔

۱۶۹۔ زکریا کی بی بی کے حمل کا مریم کے حمل جب بی بی مریم حاملہ ہو گئیں۔ تو ادھون کی خالہ کو سجدہ کرنا اور مریم کے حمل کی مدت۔ حضرت زکریا کی بی بی رات کو ادھون سے ملنے کو آئیں۔ جب مریم نے اوس کے لیے دروازہ کھولا۔ تو وہ اوسے چھپ گئیں۔ حضرت زکریا کی بی بی بولی۔ کہ میں حاملہ ہوں۔ مریم نے اوس سے کہا کہ میں بھی حاملہ ہوں۔ زکریا کی بی بی بولی۔ کہ میرے پیٹ کا حمل تیرے پیٹ کو مل کو سجدہ کرتا ہے پھر زکریا کی بی بی کے پیٹ سے بچھنی پیدا ہو گئے۔

بی بی مریم کے حمل کی مدت کی نسبت علما کا اختلاف ہے۔ کوئی تو کہتے ہیں کہ نو مہینے حمل رہا۔ یہ نصاریٰ کا قول ہے۔ اور کوئی کہتے ہیں آٹھ مہینے حمل رہا۔ یہ ایک دوسرا

معجزہ ہوا۔ کیونکہ آٹھ مہینے کا سچا اون کے سوا اور کبھی زندہ نہیں رہا۔ اور کوئی حمل کی مدت چھ مہینے اور کوئی تین ساعت اور کوئی ایک ہی ساعت بتاتے ہیں۔ اور یہی بات قرآن شریف کے ظاہری الفاظ سے مستنبط ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **فَعَمَلُكَ فَانْتَبَذْتَهُ مَكَانًا أَفْصَحًا** ○ (جب جبریل نے اونہیں لڑکے کے پیدا ہونے کی بشارت دی۔ تو وہ حاملہ ہو گئیں۔ اور ایک الگ دور مکان میں جا بیٹھیں) یہاں اللہ تعالیٰ نے انبثذت پرف لاکر تعقیب کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسی وقت (دور کی علامتیں شروع ہو گئیں۔ اور اسی لیے) وہ الگ ہو گئیں (مگر یہ ابن اثیر کا خیال صحیح نہیں ہے۔ وہ اس حمل رہنے کے شرم کے باعث الگ ہو گئی تھیں)

۱۷۰۔ بی بی مریم کا دروزہ کے وقت ایک کعبور کے درخت کے پاس چلا جانا۔
تو وہ شرقی محراب کی طرف چلیں۔ اور سب دور چلی گئیں۔ **فَاجَاءَهَا الْخَاصُّ إِلَى جَدْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَلَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَذَا وَكُنْتُ نَسِيًّا مَنْسِيًّا** (پھر وہ دروزہ کے سب سے ایک کعبور کے درخت کی جڑ کے پاس چلی گئیں۔ اور جب دروزہ ہونے لگا تو لوگوں کی شرم سے (اونہوں نے) کہا۔ کہ کیا اچھا ہوتا جو میں اس سے پہلے ہی مر گئی ہوتی۔ اور نسیا منسیا ہو گئی ہوتی) یعنی دنیا سے میرا ذکر میرا نشان مٹ گیا ہوتا۔

بی بی مریم کتنی ہیں۔ کہ جب میں ایام حمل میں اکیلی ہوتی تو عیسیٰ مجھ سے باتیں کرتے اور میں اون سے باتیں کیا کرتی تھی۔ اور جب ہمارے پاس کوئی انسان ہوتا تو میں اپنے شکم میں سے اون کی تسبیح پڑھنے کی آواز سناتی تھی۔ **فَنَادَيْنَا مِنْ تَحْتِهَا**

الْأَخْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكَ تَحْتَكَ سِرِّيًّا (پھر جبریل نے اوس سے) یعنی پہاڑ کے نیچے
 سے (یا اون کو کہ اوس چشمہ سے جو مریم کے تلے خدا کی قدرت سے بہ نکلا تھا اودھین آواز دی کہ بخندہ
 خانہ خوب۔ دیکھو تیرے پروردگار نے تیرے نیچے ایک سری کر دی ہے) سری کے معنی ہین
 حیوٹی ندی جسے اللہ تعالیٰ نے اون کے نیچے بہا دیا تھا۔ اب بعض تو اس آیت کو
 مین تختہ تا بکسر المیم پڑھتے ہین اور جبریل کو منادی بتاتے ہین۔ کہ نہ جبریل نے دی تھی
 اور بعض اوسے مین تختہ تا بفتح المیم پڑھتے ہین اور کہتے ہین۔ کہ یہ حضرت عیسیٰ کا
 قول ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسی وقت سے نطق دیدیا تھا وَهَيَّئْ لِي الْيَك
 بِجَذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقُطُ عَلَيْكَ رَطْبًا جَنِيًّا ○ (اور کہجو کی جڑ کو پکڑ
 کر انہی طرف کو ہلاؤ) کہتے ہین کہ یہ جڑ کٹی ہوئی تھی۔ جب بی بی مریم نے اوسے ہلایا۔ تو وہ
 کہجو کا ایک درخت ہو گئی۔ اور ایک روایت ہے کہ وہ کٹی ہوئی ڈالی تھی۔ جب اون پر
 دروزہ کی شدت ہوئی۔ تو اونہوں نے اوسے پکڑ لیا۔ کہ اسی مین وہ کھڑی ہو کر ہری
 اور پہل دار ہو گئی۔ اور اون سے کہا گیا۔ وَهَيَّئْ لِي الْيَك بِجَذْعِ النَّخْلَةِ دَمْرُ پَر پَکے پَکے
 تازی کہجو مین جھڑ پڑیگی۔ پھر تازی کہجو مین گر پڑیں۔ فَكَلُوا وَاشْرَبُوا قَرَسِي عَيْنًا قَامَا
 تَرَيْنَ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَنِ صَوْمًا فَلَنْ أَكَلُوا يَوْمَ انْسِيَا
 دپہرہ سے کہجو مین کہاؤ اور چشمہ سے پانی پیو۔ اور بیٹے کو دیکھ دیکھ آکھین ٹنڈی کرو۔ پھر جب کوئی
 آدمی تم کو نظر پڑے تو اوس سے اشارہ سے کہو کہ مین نے خدا کے لیے روزہ کی منت مان کر لی
 ہے۔ آج مین کسی انسان سے بات چیت نہ کرونگی) اوس زمانہ مین یہ دستور تھا۔ کہ جو شخص روزہ
 رکھتا تو شام تک وہ کسی سے بات نہیں کرتا تھا۔

اے ا۔ حضرت عیسیٰ کے پیدا ہونے پر اسرائیل
 جب بی بی مریم کا بچا پیدا ہو گیا۔ تو ابلیس نکلا

کہانی بی مریم کو مطعون کرنا۔

اور نبی اسرائیل سے جا کر کہا۔ کہ مریم کے بچا ہوا

ہے۔ تو وہ لوگ مریم کی تلاش میں آئے۔ اور چاروں طرف خوب تلاش کیا۔ قَاتِلَتْ يَهُدَىٰ قَوْمَهَا تَحْمِلُ دُہرِمْ لِرُكْلَيْ كَوْكُودَيْنِ ۚ اُپنے لوگوں کے پاس آئین (یہ بھی ایک روایت ہے۔ کہ یوسف بخار نے بچے کو چالیس روز تک ایک غار میں رکھا تھا۔ اوس کے بعد وہ مریم کے لوگوں کے پاس اوسے لایا تھا قَالُوا اَيْمَرْءٍ لَقَدْ حَبِطَ شَيْءًا فَرِيًّا يَا حَتَّ هَرُونَ مَا كَانَ اَبُوكَ اِمْرًا سَوِيًّا وَمَا كَانتِ اُمْلٰى بَغِيًّا فَانْشَارَتْ اِلَيْهِ ۝ قَالُوا كَيْفَ نُنْكِلُكَ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْلِكِ صَبِيًّا ۝ قَالَ اِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ ۝ اٰتٰنِي الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۝ وَجَعَلَنِي مَبَارَكًا اَيْنَمَا كُنْتُ ۝ وَاصٰنِي بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَادْمُوعِيًّا ۝ جب اونہوں نے بچے کو دیکھا۔ تو کہنے لگے مریم یہ نوتو نے بہت ہی بُرا کام کیا ہے۔ ہارون کی بہن جس سے مراد ہارون موسیٰ کے بہائی تھیں بلکہ مریم کا کوئی بہائی (راوی ہے) نہ تو تیرا باپ ہی بُرا آدمی تھا۔ اور نہ تیری ماں ہی بد کا تھی (یہ تو نے کیا حرکت کی بی بی مریم حضرت ہارون کی نسل سے تھیں۔ جو حضرت موسیٰ کے بہائی تھے۔

یہ ایک روایت اس طرح لکھی ہوئی ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ وہ ہارون کی نسل سے نہ تھیں۔ وہ سبط یہود ابن یعقوب کی نسل سے اور سلیمان بن داؤد کے خاندان میں تھیں۔ یہ لوگ سلاج اور نیک مشہور تھے۔ اور حضرت ہارون لاوی بن یعقوب کی نسل میں تھے۔ پھر بی بی مریم نے وہ ہی جواب اون کو دیا جس کا بعد میں اللہ تعالیٰ نے اونہیں حکم دیا تھا۔ جب اونہوں نے چاہا کہ بی بی مریم جواب دین (تب مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا۔) وہ اس سے بڑے غصہ میں آئے (اور کہنے لگے) کہ تیرا سخرہ بن توہیں تیری بدکاری سے ہی بُرا معلوم ہوتا ہے (سہلا ہم گو۔ کے بچے سے کیسے بات کریں) یہ سنکر (وہ) یعنی حضرت عیسیٰ (لول اُٹھے۔ کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اوس

اوس نے مجھ کو کتاب (انجیل عنایت فرمائی اور مجھ کو پیغمبر بنایا ہے۔ اور میں کمین ہی رہوں۔ مجھے بابرکت کیا ہے اور مجھے حکم دیا ہے۔ کہ جب تک میں زندہ رہوں نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دیا کروں) اس میں حضرت عیسیٰ نے سب سے اول عیوبیت کا اقرار کیا۔ تاکہ جو لوگ اودن کی الوہیت کے معتقد ہیں اودن کے برخلاف اچھی بڑی محبت قائم ہو جائے۔ اس وقت بی بی مریم کے لوگوں نے ہاتھوں میں تہہ اٹھائے تھے۔ کہ اونہیں سنگسار کر دیں۔ لیکن جب اودن کے بیٹے نے کلام کیا۔ تو اودنوں نے مریم کو چھوڑ دیا۔ پھر حضرت عیسیٰ اوس وقت تک نہ بولے جب تک کہ اودن کی عمر اور بچوں کی طرح باتیں کرنے کی نہ ہو گئی۔

۱۷۲۔ یوسف نجار کا مریم اور اودن کے پہر بنی اسرائیل۔ نے کہا۔ کہ مریم کو حمل نہ کر یا سے ہوا بچے کو مصدہ کو لیجانا۔ ہو گا یہی اوس کے پاس جاتا آتا تھا۔ اس واسطے

وہ زکریا کی تلاش میں چلے۔ کہ جاکر مارڈالین۔ زکریا سے ملے۔ پھر اودنوں نے جاکر اور اودنیں بکڑا کر مارڈالا۔ اس باب میں اختلاف ہی ہے۔ روایتیں مختلف ہیں۔ جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

یہ بھی کہتے ہیں کہ جب مریم کے نفاس کا زمانہ قریب آیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے مریم پر وحی بھیجی کہ تو اپنے لوگوں کے مکان سے نکل جا۔ کیونکہ اگر وہ تجھے دیکھیں گے تو تجھ کو شرمندہ کرینگے اور بڑا لینگے اور تجھے اور تیرے بچے کو مارڈالینگے۔ اس واسطے یوسف نجار نے مریم کو لیا۔ اور صحرے کی طرف چل دیا۔ پھر جب وہ مصر کے حدود میں پہونچا۔ تو وہاں مریم کے درد زہ شروع ہوا۔ اور جب بچہ پیدا ہوا۔ تو اودنیں بڑا بچہ ہوا۔ تب اودن سے کہا گیا۔ کہ رنجیدہ نہ ہو۔ تمہارے پروردگار نے تمہارے تلے ایک چشمہ بہا دیا ہے اور کعبہ کی جڑ کو بکڑا کر اپنی طرف ہلاؤ۔ تم پر پکی پکی تازہ کھجوریں بھڑپڑینگیں۔ پھر اودنیں کہا وہ پو۔ اور انکمیں ٹھنڈی کرو اور تم کو کوئی

آدمی نظر پڑے تو کہہ دینا کہ میں نے خدا کے لیے روزہ کی سنت مان رکھی ہے تو میں کسی آدمی سے آج بات نہیں کر سکتی۔ پھر اون پر تازہ تازہ کج بھوریں ٹوٹ ٹوٹ کر گرتی تھیں اور یہ موسم سرما کا تھا۔

۱۷۴۔ حضرت عیسیٰ کی ولادت سے جب حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے۔ تو تمام بیت شیاطین کی حالت۔

پہیل گیا۔ اس سے وہ اکٹھے ہو کر ابلیس کے پاس آئے۔ جب اوس نے اون کو دیکھا۔ تو بوجہ کہ کیا ہے۔ اونہوں نے اپنا حال بیان کیا۔ تو ابلیس نے کہا۔ کہ زمین پر کہیں کوئی نیا واقعہ ہوا ہوگا اور یہ کھرا ڈرا۔ اور اون کے پاس سے چلے دیا۔ اور وہاں پہونچا جہاں حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے تھے۔ وہاں اوس نے فرشتوں کو دیکھا۔ کہ انہیں گھیرے ہوئے ہیں۔ تو اوس نے جانا۔ کہ یہیں پر کوئی بات ہوئی ہے۔ لیکن فرشتوں نے اوسے حضرت عیسیٰ تک نہیں جانے دیا۔ اس واسطے وہ اپنے لوگوں کے پاس لوٹ آیا۔ اور اون سے اس کا حال بیان کیا۔ اور کہا۔ کہ کوئی عورت بچا نہیں جنتی مگر میں ہمیشہ وہاں موجود ہوتا ہوں۔ صرف یہی ایک ایسا پیدا ہوا ہے جہاں میں نہیں پہونچ سکا ہوں۔ البتہ مجھے امید ہے۔ کہ اس بچے کے سبب جتنے لوگوں کو ہدایت ہوگی۔ اون سے زیادہ میں اوس کی وجہ سے گمراہ کر دوں گا۔ پھر مریم اپنے بچے کو مصر کو لیکٹیں اور وہاں اوسے بارہ برس تک چھپائے رہیں۔

۱۷۴۔ بی بی مریم کے مصر جانے کا سبب

مگر میرے نزدیک تو وہ بھی پہلا قول کہ عیسیٰ اپنی قوم کے ملک میں پیدا ہوئے صحیح ہے۔ کیونکہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے قول فانت به قومہا احتملہ اور کیف نکلمن کان فی المہل صیاسہ مستنبط ہوتی ہے۔ اور یہ بھی کہتے

ہیں۔ کہ حضرت مسیح کے پیدا ہونے کے بعد مریم اونیہ میں مہر کو لے گئی تھیں۔ اور اون کے ساتھ یوسف نجار بھی تھا۔ اور اس آیت وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَأَوْنَيْنَاهُمَا إِلَىٰ الرُّبُوعِ ذَاتِ قُرْآنٍ وَوَعَيْنٍ رَّاهِمٍ نے مریم کے بیٹے عیسیٰ اور اون کی ماں مریم کو اپنی قدرت کی نشانی بنایا۔ اور اون دونوں کو ایک اونچی جگہ پر چھبیرنے کے قابل اور شاداب بھی نہی لجا کر ہنا دی (ہیں جو ربوۃ کا امدتعالیٰ نے ذکر کیا ہے اوس سے ہی مہر کا ملک مراد ہے۔ اور بعض یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ ربوۃ سے دمشق اور کسی کسی کے نزدیک بیت المقدس وغیرہ مراد ہے۔ اور اس ہجرت کا سبب بنی اسرائیل کے پاؤں کا خوف تھا۔ یہ بادشاہ روم کی طرف سے تھا۔ اور اوس کا نام ہیردوس تھا یہودیوں نے اوس سے ہبکا دیا تھا۔ کہ اونیہ قتل کر دے۔ اس لیے مریم اور اون کے شوہر یوسف مہر کو چلے گئے۔ اور وہیں بارہ برس تک مقیم رہے۔ جب یہ بادشاہ مر گیا تو توپہر شام کو لوٹ آئے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہیردوس نے اون کے قتل کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ بلکہ جب تک حضرت عیسیٰ اٹھائے نہ گئے تب تک اوس نے ان کا حال ہی نہیں سنا تھا۔ مریم اور یوسف کو جو خوف ہوا تھا وہ صرف یہودیوں سے ہی تھا واللہ اعلم۔

حضرت مسیح کی نبوت اور اون کے بعض معجزات

۱۷۵۔ حضرت عیسیٰ کا بے دیکھے چورنگو جب بی بی مریم مصر میں تھیں۔ تو ایک دہقان

بتانا اور خالی شکونین شراب پیدا کر دینا۔

میں فقر اور مساکین اکٹوبر کرتے تھے کہیں اوس کے مکان میں کچھ چوری ہو گئی۔

لیکن اوس دہقان نے کسی مسکین پر تہمت نہ لگائی۔ اس سببی بی مریم کو بڑا ملال ہوا۔ جب حضرت عیسیٰ نے دیکھا کہ اون کی مان آزدہ اور ملول ہیں۔ تو کہا کہ کیا میں جوری کے مال کا تم کو ہتہ بتا دوں۔ مریم نے کہا۔ ہاں۔ حضرت عیسیٰ نے کہا کہ یہ مال ایک اند ہے اور ایک بچے نے ملکر چرایا ہے۔ اند ہا بچے کو اٹھا کر لایا تھا۔ اور اوس نے جوری کی تھی۔ لوگوں نے اند سے کہا کہ بچے کو اٹھا کر بچل۔ بولا کہ مجھ میں اس قدر طاقت کہاں ہے۔ حضرت مسیح نے اوس سے کہا۔ کل شام جب تم نے جوری کی تو اوس سے کیسے اٹھا کر لایا تھا۔ آخر کار اونہوں نے اقرار کیا۔ اور مال واپس کر دیا۔

اور ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ اسی دہقان کے ہاں کچھ مہمان آئے۔ اور اوس کے یہاں شراب پلانے کو نہ تھی اس سے وہ بڑا مشوش ہوا۔ جب حضرت عیسیٰ نے دیکھا۔ تو دہقان کے گھر میں گئے۔ وہاں گھڑوں کی دو قطاریں رکھی تھیں۔ اون کے منہوں پر اونہوں نے ہاتھ پھیر دیا۔ اور اون پر سے گزر گئے۔ اس سے تمام گھڑوں میں شراب بھر گئی۔ اس وقت اون کی عمر بارہ برس کی تھی۔

وہ بچوں سے وہ باتیں بھی بغیر دیکھے کہ دیا کرتے تھے جو اون کے گھر والے کہا کرتے اور وہ اپنے گھروں میں کہا سنا کرتے تھے۔

۱۷۱۔ حضرت عیسیٰ کا ایک مردہ کو زندہ کرنا۔ وہب نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ عیسیٰ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ ایک لڑکے نے دو سے بچے پر حملہ کیا۔ اور اوس کے پانویں کچھ مارا جس سے بچہ مر گیا اور اوس مقتول کو جو خون میں ڈوبا ہوا تھا حضرت مسیح کے پیروں میں ڈال دیا۔ انہیں لوگ پکڑ کے اوس شہر کے حاکم کے پاس لے گئے۔ اور بیان کیا کہ عیسیٰ نے اس بچے کو مار ڈالا ہے۔ حاکم نے ان سے دریافت کیا۔

تو ادنہون نے کہا میں نے تو نہیں مارا ہے۔ لیکن اوس نے ان کی بات کو جھوٹ سمجھا اور پامیون نے چاہا کہ انہیں گرفتار کر لیں۔ حضرت عیسیٰ نے کہا۔ تو اوس بچے کو میرے پاس لاؤ۔ میں اوس سے پوچھوں گا کہ تجھے کس نے مارا ہے۔ لوگوں کو انکی اس بات پر بڑا تعجب ہوا۔ لیکن آخر کو ادنہون نے اوس مقتول کو اودن کے سامنے لا کر حاضر کیا۔ حضرت عیسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ تو اوس نے اوس مردہ کو زندہ کر دیا حضرت عیسیٰ نے اوس سے پوچھا کہ تجھے کس نے مارا ہے۔ کہا فلان شخص نے مجھے قتل کیا ہے۔ جس نے مارا تھا اوس کا نام بتا دیا بنی اسرائیل نے اوس مقتول سے عیسیٰ کی طرف اشارہ کر کے پوچھا۔ کہ یہ کون ہے۔ کہا یہ عیسیٰ بن مریم ہے۔ پھر وہ مقتول اوسی وقت مر گیا۔

۱۷۷۔ حضرت عیسیٰ کا ایک ہی رنگ سے عطا نے ذکر کیا ہے۔ کہ بی بی مریم نے حضرت عیسیٰ کو ایک رنگریز کے پاس تعلیم کے واسطے سپرد کر دیا تھا۔ اس رنگریز کے پاس کچھ کپڑے رنگنے کو اکٹھے ہو گئے۔ اور ایک ضرورت اوسے پیش آئی۔ جہاں اوسے جانا ضرور تھا۔ اس لیے اوس نے حضرت عیسیٰ سے کہا۔ کہ میں تو جاتا ہوں۔ یہ کپڑے فلان فلان رنگ کے رنگنا ہیں۔ اور جس رنگ کا جو کپڑا رنگنا ہے اوس میں نے اوسی رنگ کا تاگا لگا دیا ہے۔ تو اوسے اوسی رنگ میں رنگ لینا اور جب تک میں لوٹ کر آؤں تیار کر رکھنا۔ حضرت مسیح نے اودن کپڑوں کو لیا۔ اور سب کو ایک ہی رنگ کے ٹکے میں ڈال دیا۔ جب رنگ ریز آیا۔ تو اوس نے پوچھا کپڑے تو نے رنگ لیے۔ حضرت عیسیٰ نے کہا رنگت لیے کہا کہاں ہیں۔ ادنہون نے کہا اس ٹکے میں ہیں۔ پوچھا۔ کہ سب کے سب اسی میں

ہیں۔ عیسیٰ نے کہا ہاں۔ رنگ ریزیہ بات سن کر بڑا ناراض ہوا۔ اور کہا کہ کپڑوں والے کیا کہیں گے۔ تو نے تو بڑا غضب کیا۔ کہ سب کپڑے ایک ہی رنگ میں رنگ ڈالے۔ حضرت مسیح نے کہا جلدی نہ کر۔ تو اون کپڑوں کو نکال کر دیکھ۔ اس پر وہ رنگ بڑا اٹھا۔ تو انہیں نکال کر دیکھتا کیا ہے۔ کہ اون میں سے ہر ایک کپڑا اسی رنگ کا رنگا ہوا ہے جس طرح کا کہ اس کے مالک نے رنگنے کے لیے کہا تھا۔ رنگ ریز یہ حالت دیکھ کر حیرت میں ہو گیا۔ اور جان گیا۔ کہ یہ کچھ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کاشمہ ہے

۱۷۸۔ حضرت مسیح کی نبوت اور مریضوں کا جب حضرت عیسیٰ اور اون کی ماں شام کو لوٹ کر آئے۔ تو وہ ایک گانا ناصراہ نام میں آکر سکونت علاج کرنا اور اون کے حواری۔

پذیر ہوئے۔ اور اسی ناصراہ گائون سے اون کو ناصری اور اون کے متبعین کو نصاریٰ کہنے لگے۔ یہاں وہ تیس سال کی عمر تک رہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بھیجی اور حکم دیا۔ کہ وہ لوگوں میں جائیں اور انہیں اللہ کی طرف بلائیں۔ اور مریضوں و زلیوں مادر زاد اندھوں مبرصوں وغیرہ بیماروں کا علاج کریں اس پر حضرت مسیح نکلے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرنے لگے۔ اور مخلوق نے اون کی طرف رجوع کیا۔ اور اون کے اتباع کثرت سے ہو گئے۔ اور تمام مخلوق میں اون کا چرچا پھیل گیا۔

ایک مرتبہ حضرت مسیح کسی پادشاہ کے یہاں کمانا کمانے گئے۔ اس نے مخلوق کی دعوت کی تھی۔ یہ بھی ایک طباق برکمانے کو بیٹھ گئے۔ اور اس سے کمانا کمانے لگے۔ لیکن کتنا ہی اوس میں سے کمایا۔ مگر کمانا طباق میں سے کچھ کم نہ ہوا۔ جتنا تھا اتنا ہی رہا۔ پادشاہ نے یہ دیکھ کر ان سے پوچھا۔ آپ کون ہیں۔ کہا میں عیسیٰ ابن مریم ہوں۔ یہ سنتے ہی پادشاہ نے اپنی پادشاہی سے کنارہ کیا۔ اور اپنے چند دوستوں کو

لیکر ان کے ساتھ بھولیا۔ یہی لوگ حواریین کہلاتے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ حواری وہ رنگریز اور اداس کے ساتھی ہیں جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اور کوئی بیان کرتے ہیں کہ حواری کچھ شکاری یا دھوبی یا ملالاح تھے۔ والد علم۔ ان حواریوں کی تعداد بارہ تھی۔

۹۱ حضرت عیسیٰ کا نہیں سے روٹی پانی کا ٹکڑا ان حواریوں کا یہ قناعہ تھا کہ جب انہیں بھوک اور چنگا کی موت میں جان ڈالنا اور اندھنوں کوڑھیوں کو اچھا کرنا اور عازر اور ایک عورت اور پیا۔ سے ہیں حضرت عیسیٰ ایک ہاتھ میں سام اور عزیز وغیرہ کا زندہ کرنا۔ پر مارتے۔ تو زمین میں سے ہر ایک آدمی کے

لیے دو روٹیاں اور کچھ پانی پینے کے لیے نکل آتا۔ جب حواریوں کو اس طرح کمانے کو ملتا تو وہ کہتے کہ ہم میں افضل کون ہے۔ جب ہم چاہتے ہیں تو آپ ہمیں کمانا کہلاتے اور پانی پلاتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ فرماتے کہ تم میں افضل وہ ہی شخص ہے جو اپنے ہاتھ سے کمائی کر کے کھاتا ہے۔ اس واسطے ان کے حواری اجرت پر کپڑے دھونے لگے۔

جب اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا رسول کیا۔ تو انہوں نے مخلوق کو معجزات دکمائے اور مٹی سے ایک پرندہ کی صورت بنائی۔ اور اوپر پہونک دیا۔ وہ اللہ کے حکم سے زندہ پرندہ ہو گئی۔ کہتے ہیں کہ یہ چمگاڈر ہے جسے حضرت عیسیٰ نے بنا کر جان ڈال دی تھی۔

اس زمانے میں طب کا پراجہ چلتا تھا۔ اس واسطے انہوں نے مادرزاد اندھنوں کو آنکھیں دین۔ کوڑھیوں کو چنگا کیا اور مردوں کو جلایا۔ انہیں لوگوں میں سے جنہیں حضرت عیسیٰ نے جلایا ایک شخص عازر بھی تھا۔ وہ حضرت عیسیٰ کا دوست تھا عازر کی

ہن نے عیسیٰ کے پاس کسی کی معرفت کھلا بیجا۔ کہ عازر کا برا حال ہے۔ وہ مرنے ہے۔
 اگر دیکھ جاؤ۔ حضرت عیسیٰ اوس کے پاس کو چلے۔ تین دن کا راستہ تھا۔ جب یہ
 وہاں پہنچے۔ تو اس سے مرے ہوئے تین دن ہو چکے تھے اور قبر میں بھی گاڑ دیا تھا
 حضرت عیسیٰ اوس کی قبر پر گئے۔ اور اوس کے واسطے دعا کی۔ تو وہ زندہ ہو گیا
 اور مدت تک زندہ رہا۔ اور اوس کے اولاد بھی پیدا ہوئی۔

حضرت عیسیٰ نے ایک عورت بھی جلا دی تھی اوس کے بھی بچے پیدا ہوئے
 تھے۔ اور اس سے بڑا کہ یہ ہے کہ اونہون نے سام ابن نوح کو بھی زندہ کیا تھا۔ ایک
 مرتبہ وہ حواریین میں بیٹھے ہوئے حضرت نوح کا اور دنیا کے غرق ہونے اور اوس کی
 کشتی کا ذکر کر رہے تھے۔ لوگوں نے کہا۔ کہ اگر آپ کسی ایسے شخص کو جلا دیں جو
 اوس معاملہ کی گواہی دے تو بت ہی اچھا ہو۔ اس واسطے وہ ایک ٹیلہ پر آئے
 اور کہا یہ سام ابن نوح کی قبر ہے پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ سام زندہ ہو گئے۔ اور پوچھا
 کیا قیامت کا وقت آگیا۔ حضرت مسیح نے کہا۔ نہیں لیکن میں نے اللہ تعالیٰ سے
 دعا مانگی تھی۔ اوس نے تمہیں زندہ کر دیا ہے۔ لوگوں نے سام سے حالات دریافت
 کیے۔ اور اونہون نے سب معاملہ بتایا۔ پھر وہ مردہ ہو گئے۔

اور اونہون نے عزیز نبی کو بھی زندہ کیا تھا۔ نبی اسرائیل نے اون سے کہا۔ کہ عزیز کو زندہ
 کر دے۔ ورنہ ہم تجھے جلا دیں گے۔ اس واسطے حضرت عیسیٰ نے اللہ سے دعا
 مانگی۔ تو عزیز زندہ ہو گئے۔ لوگوں نے اون سے پوچھا کہ حضرت عیسیٰ کیسے شخص
 ہیں۔ عزیز نے کہا۔ کہ میں جانتا ہوں۔ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اسی طرح حضرت عیسیٰ نے نبی ابن زکریا کو بھی جلا دیا۔ اور کہتے ہی اور آدمی

سہی جلائے تھے اور وہ خود پانی پر خشکی کی طرح چلا کرتے تھے۔ اور پانی میں نہین ڈوبتے تھے۔

مائدہ کا نازل ہونا

۱۸۰۔ حضرت عیسیٰ کی دعا سے
 خان کا آسمان سے نازل ہونا۔
 ایک مائدہ کے نازل ہونے کا معجزہ بھی ہے۔ اور

سب اس کا یہ تھا۔ کہ اون کے حواریں نے کہا: لَعِيْشَةَ ابْنِ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ اَنْ يُنْزِلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ؟ قَالَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لَّا وَلَئِنَّا وَآخِرِنَا قَالَ اللهُ اِنِّیْ مُنْزِلُهَا عَلَیْكُمْ فَمَنْ یَكْفُرْ بَعْدَ مِنْكُمْ فَاِنِّیْ اُعَذِّبُ عَنْ اَبَائِیْ لَا اُعَذِّبُ عَنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِیْنَ ط
 (اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تمہارے پروردگار سے یہ ہو سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے کمانے کا ایک دسترخوان اتارے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم نے) دعا مانگی اور رکھا۔ اے اللہ اے ہمارے پروردگار۔ ہم پر آسمان سے کمانے کا خوان اتار۔ اور خوان کا اتارنا ہمارے اگلوں اور پچھلوں سب کے لیے عید قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بہت اچھا میں خوان تو تم پر اتارتا ہوں۔ لیکن پہرہی جو شخص میری خدائی کا انکار کرتا رہیگا تو ہم اس کو ایسے سخت عذاب میں مبتلا کریں گے۔ کہ دنیا جہان میں کسی کو بھی ایسی سزا نہیں دیں گے۔)

پھر اللہ تعالیٰ نے اون پر آسمان سے خوان نازل کیا۔ اوسمیں روٹی اور گوشت تھا اور کتنا ہی کھاؤ ختم ہی نہین ہوتا تھا۔ حضرت عیسیٰ نے اون سے کہا۔ کہ وہ اس وقت تک برابر اتار ہیگا۔ جب تک کہ تم اسے جمع کر کے نہ رکھو۔ لیکن ایک دن بھی نگرا تھا کہ اونہوں نے جمع کرنا شروع کر دیا۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ فرشتے آئے تھے اور وہ خوان

لاکے تھے۔ اوسمین سات روٹیاں اور سات پھلیاں تھیں۔ فرشتوں نے لاکر اونکے سامنے رکھا۔ اور اون کے سب آدمیوں نے اوّل سے آخر تک پیٹ بھر کے کمالیا یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اوسمین جنت کے کچھ پہل تھے۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ گوشت کے سوا اوسمین سب قسم کا کھانا تھا۔ کسی کسی نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ اوس میں ایک جھلی تھی۔ جس میں ہر قسم کا مڑہ تھا۔ اون میں پانچ ہزار آدمیوں سے زائد تھے جب اونہوں نے اسے کھایا تو سب کا پیٹ بھر گیا۔ اور ہل اُٹھے کہ تو اللہ کا رسول ہے۔

۱۸۱۔ مادہ کے انکار سے لوگوں کا خنزیر پر وہ لوگ خوان میں سے کہا کر ادھر ادھر چلے کی صورت بنانا اور حضرت مسیح اور اون کے حواریں کا اسے نہ کھانا۔

اور وہ لوگ خوان میں سے کہا کر ادھر ادھر چلے گئے۔ اور جا بجا اس کے ذکر تذکرہ کرنے لگے مگر جو لوگ وہاں موجود نہ تھے۔ اونہوں نے اسے جھوٹا سمجھا۔ اور کہتا م پر اوس نے نظر بندی کر دی ہوگی۔ اس سے بعض لوگ جنہوں نے خوان میں سے کھایا تھا بے مک لگے۔ اور کافر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اونہیں خنزیر بنا دیا۔ اونہیں کوئی عورت اور بچانہ تھا۔ تین دن تک وہ خنزیر کی صورت میں رہے۔ پھر سب کے سب مر گئے۔ اور اون کے اولاد نہیں ہوئی۔

یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اس مادہ میں سرخ رنگ کا دسترخوان تھا۔ اور اوس کے نیچے اور اوپر ابر تھا۔ جب وہ نازل ہوا ہے تو لوگ اسے دیکھ رہے تھے۔ وہ اوپر سے آتے آتے اون کے سامنے آگیا۔ اسے دیکھ کر حضرت عیسیٰ رو پڑے۔ اور کہا۔ ”اے اللہ مجھے شاکر کر۔ اے اللہ اسے رحمت کا باعث کر اور اسے عذاب اور عذاب کا یادگار نہ بنا۔ اور یہود اسے دیکھ رہے تھے۔ کہ ایسی چیز تو ہم نے کبھی نہیں دیکھی۔ اور اوس کی سی عمدہ خوشبو کبھی نہیں سونگھی۔ شمعون حواری نے پوچھا۔ روح اللہ

یہ دنیا کا کمانا ہے یا جنت کا کمانا۔ حضرت مسیح نے فرمایا یہ کمانا نہ تو دنیا کا ہے اور نہ جنت کا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے۔ پہراونہوں نے کہا جو تم چاہتے تھے وہ تمہارے لیے موجود ہے کہاؤ عرض کیا۔ کہ روح اللہ آپ پہلے کمائے۔ کہا معاذ اللہ میں تو یہ کہی نہ کہاؤنگا۔ اور اوس میں سے نہ تو حضرت عیسیٰ نے کمایا۔ اور نہ اون کے حواریوں نے کمایا۔

پھر حضرت عیسیٰ نے مریضوں زخمیوں اور فقر کو بلایا۔ اور اونہوں نے اس میں سے کمایا۔ یہ لوگ ایک ہزار تین سو تھے۔ سب کا پیٹ بھر گیا۔ اور کمانا جتنا تھا اوسی قدر موجود رہا۔ کچھ بھی کم نہ ہوا۔ اور اوس کے کمانے سے مریض اور زخمی اچھے ہو گئے۔ اور فقیر غنی ہو گئے۔ پھر مادہ آسمان کو اون کی نظروں کے سامنے اٹھ گیا اور نظروں سے غائب ہو گیا۔

اور چونکہ حواریوں نے اوس میں سے کمانا نہ کمایا اس لیے اونہیں بڑا افسوس ہوا۔ یہی کہتے ہیں۔ کہ یہ مادہ چالیس دن آتا رہا تھا۔ ایک دن بیچ آیا کرتا تھا۔

۱۸۲۔ مادہ سے امیر و نکاحا اور صورت مسیح ہوا اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو حکم دیا تھا۔

کہ اس مادہ میں سے کمانے کی اجازت فقروں کو دیں اور دولت مندوں کو اوسے نہ کمانا جب حضرت عیسیٰ نے اس طرح کیا۔ تو امیر دن کو بڑا ناگوار گزرا۔ اور وہ اسی لیے اوس کے نزول سے ہی انکار کرنے لگے۔ اور اوس میں اونہیں شک ہو گیا۔ اور اونہوں نے دوسرے لوگوں کے دلوں میں بھی شک ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ پر وحی بھیجی۔ اور فرمایا کہ ہم نے شر ط کی تھی۔ کہ جو لوگ ہماری خدائی کا پھر بھی انکار کرتے رہیں گے تو ہم اون کو ایسے سخت عذاب میں مبتلا کریں گے کہ دنیا جہان میں کسی کو

بھی ایسی سزا نہ دینگے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اون میں سے تین سو تینتیس آدمیوں کی صورت مسخ کر دی اور انہیں ٹوک بنا دیا جب لوگوں نے یہ حالت دیکھی تو بہت گہرائے اور حضرت عیسیٰ کے پاس دوڑتے آئے حضرت عیسیٰ بھی اون خنزیروں کو دیکھ کر روئے۔ اور جب اون خنزیروں نے حضرت عیسیٰ کو دیکھا تو وہ بھی روئے اور عیسیٰ کے گرد اہوئے۔ حضرت عیسیٰ انہیں نام بنام پکارتے اور وہ اپنے نام سن کر سرورں سے اشارہ کرتے جاتے تھے۔ مگر بات زبان سے نہیں کر سکتے تھے یہ خنزیر تین روز زندہ رہے پھر مر گئے۔

حضرت مسیح کا آسمان پر اٹھ جانا اور اپنی ماں کو پاس آنا اور پھر آسمان پر چلا جانا

۱۸۳۔ یہودیوں کا حضرت عیسیٰ اور اون کی ماں پر تہمت لگانا۔ اور عیسیٰ کا آسمان پر اٹھنا اور کسی کا اون کی صورت بنکر مصلوب ہونا۔ اور گالیان میں۔ اور انہیں اور اون کی ماں کو تہمت لگائی۔ (لَعْنُوْا ذٰلِکَ الَّذِیْ جَعَلَہَا) جب حضرت عیسیٰ نے یہ سنا۔ تو انہوں نے اون پر بددعا کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اون کی دعا مقبول نہ کیا۔ اور انہیں خنزیر بنادیا۔ جب اسرائیلیوں کے سردار نے دیکھا تو بہت گہرا یا۔ اور ڈر کر یہودیوں کو اس بات پر متفق کیا۔ کہ حضرت عیسیٰ کو قتل کر دیں۔ یہودی سب متفق ہوئے اور اون سے اگر سوال جواب کیے۔ حضرت عیسیٰ نے کہا۔ اے یہودیو! اللہ تعالیٰ تم سے ناراض ہے۔ یہ سن کر یہودی بڑے جوش میں آئے۔ اور اون پر بارواڑا لے کر تیار ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس واسطے جبریل کو اون کے پاس بھیجا۔ اور انہوں نے

عیسیٰ کو پکڑ کر ایک مکان کی کٹر کی مین پہنچا دیا۔ جس کے چہت مین ایک روزن تھا اسی روزن سی حضرت عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا۔

جب یہودیوں کے سردار نے دیکھا۔ کہ عیسیٰ اس مکان مین چلے گئے تو اس نے اپنے ایک آدمی کو جس کا نام نطلیا نوس تھا اس مکان کے اندر جانے اور اون کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ جب نطلیا نوس وہاں گیا تو وہاں کسی کو بھی نہ پایا۔ نطلیا نوس کی صورت حضرت عیسیٰ کی سی ہو گئی۔ جب وہ باہر نکلا تو لوگوں نے جانا کہ وہ ہی عیسیٰ ہے اس واسطے اسے قتل کر ڈالا۔ اور صلیب دیدی۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے رفیقوں سے کہا تھا۔ کہ کون آدمی یہ بات چاہتا ہے کہ اس کی صورت میری سی ہو جائے اور لوگ اسے قتل کر ڈالیں۔ ایک شخص نے اون مین سے کہا روح اللہ مین چاہتا ہوں۔ کہ آپ کی صورت ہو جائے اور آپ کے بدلے مارا جائے چنانچہ اس کی صورت حضرت عیسیٰ کی سی ہو گئی۔ اور وہ ہی مقتول و مصلوب ہوا۔ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ جو شخص حضرت عیسیٰ کی شکل کا ہو کر مصلوب ہوا۔ وہ ایک اسرائیلی تھا اور اس کا نام بھی یوشع تھا۔

۱۸۴۔ حضرت عیسیٰ کا موت سے ڈرنا اور حواریں سے دعا چاہتا اور اون پر نیند کا غلبہ۔ کہا۔ کہ وہ اس دنیا سے اب نکل جائیں گے تو عیسیٰ موت سے نہایت گھبرائے اور اپنے حواریں کو بلایا۔ اور اون کی دعوت کی اون کے لئے کمانا پکویا۔ اور کہا آج رات کو میرے پاس رہو مجھے تم سے کچھ کام ہے جب وہ رات کا کمانا کمانا نے بیٹھے۔ تو حضرت عیسیٰ اون کی خاطر داری کے لئے اٹھے۔ جب وہ کمانا کما چکے۔ تو حضرت عیسیٰ اپنے آپ اون کے ہاتھ دھلانے

اور اپنے کپڑے سے اونہیں پونچنے لگے۔ تو اونہوں نے اس پر تعجب کیا۔ اور اچھا نہ سمجھا۔ حضرت عیسیٰ نے کہا۔ کہ جو کچھ میں کروں اسے آج کرنے دو۔ اگر کوئی میری بات کو آج نہ مانے گا تو وہ میرا نہیں ہے۔ اس لیے سب خاموش ہو گئے اور جس طرح اونہوں نے کیا اس میں کچھ نہ بولے۔ جب حضرت عیسیٰ فلان ہو گئے۔ تو اون سے کہا۔ کہ میں نے جو کہانے کے وقت تمہاری خدمت کی اور تمہارے ہاتھ دھلائے یہ اس لیے تھا۔ کہ تم میری باتیں سیکھ کر میرا تتبع کرو۔ اور آپس میں ایک دوسرے پر غور نہ کرو۔ اب یہی میری حاجت جو مجھے آج تم سے ہے وہ یہ ہے کہ میرے واسطے دعا کرو اور خوب اچھے دل سے دعا مانگو۔ کہ اللہ تعالیٰ میری موت کو ٹال دے۔

غرض جب وہ دعا کرنے کے لیے تیار ہوئے۔ تو اون پر نیند کا غلبہ ہو گیا۔ اور دعا کی طاقت ہی نہ رہی۔ حضرت عیسیٰ اونہیں جگاتے۔ اور کہتے سبحان اللہ ایک رات بھی میرے لیے تم سے صبر نہیں ہوتا اس پر وہ کہنے لگے۔ ہم نہیں جانتے کہ جہنم کیا ہو گیا ہے۔ ہم تو رات کو بات چیت کیا کرتے۔ اور بہت دیر تک رات میں جاگتے رہتے تھے۔ مگر آج رات ہم میں جاگنے کی طاقت ہی نہیں رہی ہے۔ اور ہر چند ہم دعا کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ہم سے دعا ہو ہی نہیں سکتی ہے۔

۱۸۵۔ حضرت عیسیٰ کے ایک حواری کا انکا پہر حضرت مسیح نے کہا۔ چرواہا جا گیا۔ تو بکر بیان اور ایک حواری کا اونہیں پکڑنا اور یہودیوں کا حضرت عیسیٰ کے دہو کر میں ایک اور شخص کو متفرق ہو جائیگی (یعنی میں غائب ہوا کہ خود کا صلیب چڑھنا اور قتل کرنا۔

پیشتر تین مرتبہ تم میں سے ایک شخص میرا دوست ہونے سے انکار کر گیا۔ اور نیز تم

مین سے ایک شخص بہت ہی تھوڑے درہمیں پر مجھے فروخت کر لیا اور وہ میری قیمت کو کمائیگا۔ پہرہ نکلے اور اپنی اپنی راہ چلے گئے۔ اور یہو دحضرت مسیح کو ڈھونڈتے پہرتے تھے اونہوں نے حضرت مسیح کے حواریوں میں سے شمعون کو کسین پکڑ پایا۔ کما یہ اوس کا شاگرد ہے۔

علما کا اس باب میں اختلاف ہے۔ کہ وہ آسمان پر جانے سے پہلے مرے یا نہیں کوئی تو کہتے ہیں۔ کہ بغیر مرے ہی آسمان پر چلے گئے۔ اور کوئی کہتے ہیں کہ وہ مر گئے اور تین گنٹہ مرنے کے بعد اللہ نے اونہیں زندہ کر کے اوپر اٹھالیا۔ جب وہ آسمان کو اٹھ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اون سے کہا کہ نیچے اُترو۔

پھر جب شمعون سے مسیح کی نسبت سوال کیا گیا۔ تو کما میں اوس سے نہیں جانتا۔ اس لیے اونہوں نے اوسے چھوڑ دیا اور اس طرح اونہوں نے تین مرتبہ اوس سے سوال جواب کیے۔ کہ اسی میں مرغ نے بانگ دی۔ تو شمعون رو دیا اور اس سے اوسے بڑا بے ہوا۔

اور ایک شخص انہیں حواریوں میں سے یہودیوں کو پاس آیا۔ اور انہیں مسیح کا پتا بتایا۔ اور یہودیوں نے اوسے تیس درہم دئے۔ اور اوس گھر میں جہاں حضرت مسیح تھے۔ اون کو لو الے گیا۔ اور اوس میں گسا۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت انہیں اٹھا لیا۔ اور اسی پتا بتانے والے کو اونکی صورت کا کر دیا۔ یہودیوں نے اس لیے اوسے پکڑ کر باندھ لیا۔ اور لے آئے اور کہنے لگے۔ تو تو مردوں کو جلاتا۔ اور فلان فلان کام کرتا تھا۔ اب تو اپنی جان تو ہم سے بچالے۔ اور وہ آدمی کہتا تھا۔ کہ میں نے تمہیں عیسیٰ کا پتا بتایا ہے۔ مگر اونہوں نے اوس کی بات نہ سنی اور اوسے لکڑی کے پاس لے گئے۔ اور اوس پر اسی چڑ پادیا

اور صلیب دیدی۔

اور یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ جب حضرت عیسیٰ کے حواری نے اِدُن لوگوں کو حضرت مسیح کا پتا بتایا۔ تو وہ اِدُس کے پیچھے پیچھے گئے۔ اور اِدُس گہرین جا کر حضرت عیسیٰ کو پکڑ لیا۔ اور صلیب دینے کے لیے لے آئے اس پر تمام دنیا میں اندھیرا ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا۔ کہ وہ حضرت عیسیٰ کے اور اِدُن لوگوں کے درمیان آگئے۔ اور جس نے بتایا تھا اِدُس کی صورت حضرت عیسیٰ کی سی ہو گئی۔ اس واسطے یہودیوں نے صلیب دینے کے لیے اِدُسے ہی پکڑ لیا۔ اِدُس نے ہر چہ نہ کہا۔ کہ میں نے تمہیں راستہ بتایا ہے۔ مگر اِدُنوں نے اِدُس کی بات پر کچھ التفات نہ کیا اور اِدُسے قتل کر کے صلیب پر چڑھا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے تین گنٹہ اور بعض کے نزدیک سات گنٹہ تک مار کر زندہ کیا۔ اور اوپر اٹھالیا۔

۱۸۶۔ حضرت عیسیٰ کا اپنی ماں کے پاس سہانہ پہر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ سے فرمایا۔ تم سے اُنکر آنا اور حوارین کو رسول کر کے ملک میں بھیجا۔

تم پر رومی ہیں۔ کہ ایسا کوئی نہیں رویا ہے۔ اور نہ کسی کو اِدُن کے برابر رنج ہوا ہے۔ اس لیے حضرت عیسیٰ سات دن کے بعد اُترے اور جب حضرت عیسیٰ اُترے تو پہاڑ نور سے چمکنے لگا۔ بی بی مریم اِدُس شخص کے پاس کھڑی رہ رہی تھیں جو مصلوب پڑا تھا۔ اور اِدُن کے پاس ایک اور عورت بھی تھی۔ جو پہلے مجنون تھی اور اِدُسے حضرت عیسیٰ نے اچھا کیا تھا حضرت عیسیٰ نے اِدُن دونوں سے کہا۔ کیون روتی ہو۔ کہا تجھ پر روتے ہیں۔ کہا مجھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس اٹھالیا ہے۔ اور مجھے کچھ ہی تکلیف نہیں ہوئی ہے۔ اور یہ جو مصلوب پڑا ہے میں نہیں ہوں۔ بلکہ اِدُسے

میرے شبہ میں انہوں نے تسلیم کر چڑھا دیا ہے۔

پہراہنی مان سے حضرت عیسیٰ نے کہا۔ کہ میرے حواریوں کو جمع کرو۔ جب انہوں نے جمع کیا۔ تو حضرت عیسیٰ نے انہیں اس کی طرف سے رسول کر کے ملک میں روانہ کیا اور حکم دیا۔ کہ جو جو اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے اسی کی مخلوق میں تبلیغ کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں اوپر اٹھالیا۔ اور انہیں پروردے۔ اور نور کا لباس پہنا دیا۔ اور کہانے پینے کی لذت ان سے لے لی۔ اور وہ فرشتوں کے ساتھ اوڑ گئے اور اب وہ وہیں رہتے ہیں۔ اور ایک انسان ملکی صفات اور زمینی الاصل آسمانی سیرت ہو گئے ہیں۔ پھر حواری حضرت عیسیٰ کے حکم کے بموجب ملکوں میں ادھر ادھر چلے گئے۔ یہی وہ رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے انہیں نیچے اتارا تھا۔ اس رات کی یادگار میں نصارے ہر سال اسی تاریخ منجور سلگایا کرتے ہیں۔

۱۸۷۔ یہودیوں کا حواریوں کو تکلیف دینا اور ہیردوس نے کمر باندھی اور انہیں تکلیف اور گالیاں دینے لگے۔ یہ بات روم کے بادشاہ ہیردوس نے سنی۔ جس کی حکومت میں یہودی رہتے تھے۔ یہ ایک بت پرست بادشاہ تھا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ اسرائیلیوں میں ایک شخص تھا۔ جو معجزہ دکھایا کرتا تھا۔ مردوں کو زندہ کرتا سٹی کی چڑیوں میں جان ڈالتا اور غیب کی خبریں دیا کرتا تھا۔ اسے یہودیوں نے زبردستی مار ڈالا۔ وہ کہتا تھا کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اس بادشاہ نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس کا تذکرہ مجھ سے کسی نے نہیں کیا۔ اگر مجھے یہ حال معلوم ہوتا۔ تو میں انہیں کبھی قتل نہ کرنے دیتا۔ پھر اس نے حواریوں کو بلایا۔ اور یہودیوں سے انہیں چھڑایا۔ اور

حضرت عیسیٰ کے دین کا اون سے حال پوچھا۔ جب اونہوں نے اس مذہب کی حقیقت سنائی تو وہ اون کا تابع ہو گیا۔ اور جو شخص مصلوب ہوا تھا اس سے دہان سے پینک دیا۔ اور جس لکڑی پر اسے صلیب دی تھی اس کو لیا۔ اور بڑی تعظیم کے ساتھ حفاظت سے رکھا۔ اور بنی اسرائیل کو خوب تنگ کیا۔ اور اون کے بہت آدمی قتل کر ڈالے۔ رومیون میں جو نصرانی مذہب پیلا ہے اس کی اصل یہی ہے۔ ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ یہ ہیردوس بادشاہ روم کے بڑے بادشاہ ملقب بقیصر کا ایک نائب تھا۔ اس قیصر کا نام طیباریوس تھا۔ اور اس کو بھی بادشاہ کہتے تھے۔ اور طیباریوس نے تین برس بادشاہی کی ہے۔ ان میں سے حضرت مسیح کے ارتفاع تک اس کی حکومت کو اٹھارہ برس کچھ دن گزرے تھے۔

باب الحاء



اشتراک چھاپی مطبع مفید عام گره

خدا کے فضل و کرم سے اس مطبع میں ہر قسم اور ہر زبان کی کتابیں اردو
 ہندی فارسی - عربی ہندوستانی خوشنویسی و خط و حیلہ ان نسخہ و سیاہی و تصاویر
 سے لیتھوگرافی طبع ہوتی ہیں - عدالتوں و مکاتیب و بیت اور چھاپی وغیرہ کو جگہ کاغذ
 بھی چھپتے ہیں و یا اپنی مطبع میں سے اپنے فرائض منصبی کو نہایت
 ایمان داری اور خوش معاملگی سے ادا کر رہا ہے اور اسکی شہرت و نیکنامی روز
 افزون ہو اور اس مطبع میں کتب بہ نسبت اور سلطان کے بہت خوش خط و نشان
 و عمدہ چھاپی جاتی ہیں جن صاحبوں کو کچھ چھپانا ہو انکو کیفیت نسخہ و غیرہ کی خط کتابت سے
 مدد ہو سکتی ہے ورنہ کیلئے ہمارے مطبع کی چھاپی ہوتی کتابیں کافی و کافی ہیں فقط
 اللہ
 محمد قادر علیخان صوفی مالک و مہتمم مطبع مفید عام گره

